إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

یعنی اے اللہ زندہ رکھ مجھ کو اس وقت تک جب تک زندگی میرے لئے بہتر ہو اور موت دے مجھ کو اس وقت جبکہ میرا مرنا بہتر (بخاری و مسلم)

جاں کنی کے وقت جس چیز کی تلقین کی جائے اس کا بیان

۹ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ وَّأَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ابو سعیدؓ اور ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ مرنے والے کے سامنے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھا کرو۔ (مسلم)

۱۰ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَبِيْ سَلَمَةَ وَقَدْ شَقَّ بَصَرُهُ فَأَغْمَضَهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الرُّوْحَ إِذَا قُبِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ فَضَجَّ نَاسٌ مِّنْ أَهْلِهِ فَقَالَ لَا تَدْعُوْا عَلٰى أَنْفُسِكُمْ إِلَّا بِخَيْرٍ فَإِنَّ الْمَلٰئِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَا تَقُوْلُوْنَ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأَبِيْ سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمَهْدِيِّيْنَ وَاخْلُفْهُ فِيْ عَقِبِهِ فِي الْغَابِرِيْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهُ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ وَافْسَحْ لَهُ فِيْ قَبْرِهِ وَنَوِّرْ لَهُ فِيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ جب ابی سلمہؓ یعنی ان کے شوہر کی آنکھیں موت کے وقت پتھرا گئیں تو رسول اللہ صلعم تشریف لائے اور اپنے ہاتھ سے ان کی آنکھیں بند کیں اور پھر فرمایا جب روح قبض کی جاتی ہے تو اس کی بینائی بھی روح کے ساتھ چلی جاتی ہے۔ ابو سلمہؓ کے گھر کے لوگ یہ سنکر سمجھ گئے کہ ابو سلمہؓ کا انتقال ہو گیا ہے اور وہ رونے چلانے لگے۔ آپؐ نے فرمایا اپنے نفسوں پر بھلائی کے سوا اور کوئی دعا نہ کرو اس لئے کہ اس وقت جو کچھ تمہاری زبان سے نکلتا ہے فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔ اس کے بعد آپؐ نے فرمایا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأَبِيْ سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمَهْدِيِّيْنَ وَاخْلُفْهُ فِيْ عَقِبِهِ فِي الْغَابِرِيْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهُ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ وَافْسَحْ لَهُ فِيْ قَبْرِهِ وَنَوِّرْ لَهُ فِيْهِ یعنی اے اللہ ابو سلمہؓ کو بخش دے اور اس کا مرتبہ بلند فرما ان لوگوں میں اس کو شامل فرما دے۔ جن کو راہ مستقیم دکھائی گئی ہے۔ اور اس کے پسماندوں کا

Marfat.com

کارساز اور داتے پر عدد کا سدا فون جہاں کے ہم کو۔ اور اس کو بخش دے۔ اور اس کی قبر میں کشادگی فرما۔ اور اس کی قبر کو منور فرما۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ اٰخِرُ كَلَامِهٖ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ

حضرت معاذ بن جبلؓ کہتے ہیں۔ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ جس شخص کا آخری کلام لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہو وہ جنت میں داخل ہوگا (ابوداؤد) ۱۱

وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَءُوْا سُوْرَةَ يٰسٓ عَلٰى مَوْتَاكُمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ

حضرت معقلؓ بن یسارؓ کہتے ہیں۔ فرمایا رسول اللہ صلعم نے مرنے والوں کے سامنے سورۂ یٰسین پڑھا کرو۔ (احمد۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ) ۱۲

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَيِّتَ تَحْضُرُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ فَاِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَالِحًا قَالُوْا اُخْرُجِيْ اَيَّتُهَا النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الطَّيِّبِ اُخْرُجِيْ حَمِيْدَةً وَاَبْشِرِيْ بِرَوْحٍ وَّرَيْحَانٍ وَّرَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانَ فَلَا تَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذٰلِكَ حَتّٰى تَخْرُجَ ثُمَّ يُعْرَجُ بِهَا اِلَى السَّمَآءِ فَيُفْتَحُ لَهَا فَيُقَالُ مَنْ هٰذَا فَيَقُوْلُوْنَ فُلَانٌ فَيُقَالُ مَرْحَبًا بِالنَّفْسِ الطَّيِّبَةِ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الطَّيِّبِ اُدْخُلِيْ حَمِيْدَةً وَاَبْشِرِيْ بِرَوْحٍ وَّرَيْحَانٍ وَّرَبٍّ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں۔ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ قریب مرگ انسان کے پاس فرشتے آتے ہیں پس اگر وہ مرد صالح ہوتا ہے۔ تو فرشتے کہتے ہیں۔ اے پاک جان۔ جو پاک بدن میں تھی۔ نکل اس حال میں کہ خدا اور مخلوق کے نزدیک تیری تعریف کی گئی ہے۔ اور تجھ کو خوشخبری ہو۔ راحت کی اور جنت کے پاک رزق کی اور خدا سے ملاقات کی۔ جو تجھ پر غضبناک نہیں بلکہ تجھ سے خوش ہے۔ یہ فرشتے برابر اس قریب مرگ شخص کے سامنے یہی کہتے ہیں۔ یہاں تک کہ روح خوش ہو کر جسم سے باہر نکل آتی ہے۔ اور فرشتے اس کو آسمان کی طرف لے جاتے ہیں۔ پھر اس کے واسطے آسمان کا دروازہ کھولا جاتا ہے اور دربان پوچھتا ہے کون ۱۳

Marfat.com

غَيْرَ غَضْبَانَ فَلَا تَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذٰلِكَ حَتّٰى تَنْتَهِيَ إِلَى السَّمَاءِ الَّتِي فِيهَا اللّٰهُ فَإِذَا كَانَ الرَّجُلُ السُّوْءُ قَالَ اخْرُجِي أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْخَبِيثَةُ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الْخَبِيثِ اخْرُجِي ذَمِيمَةً وَأَبْشِرِي بِحَمِيمٍ وَغَسَّاقٍ وَآخَرَ مِنْ شَكْلِهِ أَزْوَاجٍ فَمَا تَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذٰلِكَ حَتّٰى تَخْرُجَ ثُمَّ يُعْرَجُ بِهَا إِلَى السَّمَاءِ فَيُفْتَحُ لَهَا فَيُقَالُ مَنْ هٰذَا فَيُقَالُ فُلَانٌ فَيُقَالُ لَا مَرْحَبًا بِالنَّفْسِ الْخَبِيثَةِ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الْخَبِيثِ ارْجِعِي ذَمِيمَةً فَإِنَّهَا لَا تُفْتَحُ لَكِ أَبْوَابُ السَّمَاءِ فَتُرْسَلُ مِنَ السَّمَاءِ ثُمَّ تَصِيرُ إِلَى الْقَبْرِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

ہے یہ فرشتے کہتے ہیں یہ فلاں شخص ہے۔ پس کہا جاتا ہے مرحبا۔ اس پاک جان کو جو پاک بدن میں تھی۔ اور داخل ہو اے پاک جان آسمان میں اس حال میں کہ تیری تعریف کی گئی ہے اور خوشخبری ہو تجھ کو راحت کی رزق جنت کی خوشنودی خدا کی۔ یہی چلے اس سے برابر کہے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ روح اس آسمان میں پہنچتی ہے۔ جہاں خدا کی خاص رحمت ہے۔ اور اگر وہ بدکار انسان ہے تو فرشتے اس سے کہتے ہیں اے نفس خبیث جو خبیث اور (ناپاک) بدن میں تھا۔ نکل اس حال میں کہ تیری برائی کی گئی ہے اور بشارت ہو تجھ کو گرم پانی کی پیپ کی۔ طرح طرح کے عذابوں کی۔ فرشتے برابر یہی الفاظ کہتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ روح جسم سے باہر نکل آتی ہے اور فرشتے اس کو آسمان کی طرف لے چلتے ہیں۔ آسمان کا دروازہ کھولا جاتا ہے اور پوچھا جاتا ہے کہ کون شخص ہے۔ پس کہا جاتا ہے۔ یہ فلاں شخص ہے۔ آسمان کا دربان کہتا ہے۔ خوشخبری نہ ہو۔ پاک روح کو جو ناپاک جسم میں تھی۔ واپس جا۔ اس حال میں کہ تیری برائی کی گئی ہے پس تیرے لئے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے پس وہ قبر کی طرف چلی آتی ہے۔ (ابن ماجہ)

میت کو غسل اور کفن دینے کا بیان

عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا

حضرت ام عطیہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلعم ہمارے پاس تشریف لائے۔ جب کہ ہم آپ کی بیٹی (زینبؓ کی میت) کو غسل دے رہے تھے۔ اور

Marfat.com

ثَلٰثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَاَيْتُنَّ ذٰلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا اَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِيْ فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاهُ فَاَلْقٰى اِلَيْنَا حَقْوَهٗ فَقَالَ اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِغْسِلْنَهَا وِتْرًا ثَلٰثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا وَابْدَاْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا وَقَالَتْ فَضَفَرْنَا شَعْرَهَا ثَلٰثَةَ قُرُوْنٍ فَاَلْقَيْنَاهَا خَلْفَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

آپ نے فرمایا غسل دو اس کو پانی اور بیری کے پتوں سے۔ تین بار یا پانچ بار یا اس سے زیادہ اگر تم اس کی ضرورت سمجھو۔ اور آخر میں کافور یا کوئی چیز کافور میں سے ڈالو۔ اور جب تم غسل دینے سے فارغ ہو جاؤ تو مجھ کو اطلاع دو پس ہم جب غسل سے فارغ ہو گئے تو آپ کو خبر کی آپ نے اپنا تہبند ہماری طرف پھینک دیا اور فرمایا اس تہبند کو میت کے بدن سے لگا دو یعنی اس کے جسم پر لپیٹ دو کہ بدن سے لگا رہے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ غسل دو اس کو طاق یعنی تین بار یا پانچ بار یا سات بار اور شروع کرو غسل کو دائیں طرف سے اور وضو کے اعضا سے، ام عطیہؓ کہتی ہیں کہ ہم نے میت کے بالوں کی تین چوٹیاں گوندھیں اور ان کو کمر کی جانب ڈال دیا۔ (بخاری و مسلم)

۱۵ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ اَنَّهٗ لَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ دَعَا بِثِيَابٍ جُدُدٍ فَلَبِسَهَا ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمَيِّتُ يُبْعَثُ فِيْ ثِيَابِهِ الَّتِيْ يَمُوْتُ فِيْهَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ

حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ جب ان کی موت کا وقت قریب آگیا۔ تو انھوں نے نئے کپڑے منگوائے اور ان کو پہن کر کہا میں نے رسول اللہ صلعم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ مردے کو انھیں کپڑوں میں اٹھایا جاتا ہے جس میں وہ مرتا ہے (ابو داؤد)

۱۶ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلٰى اُحُدٍ اَنْ يُّنْزَعَ عَنْهُمُ الْحَدِيْدُ وَالْجُلُوْدُ وَاَنْ يُّدْفَنُوْا بِدِمَائِهِمْ وَثِيَابِهِمْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ شہدا احد کی نسبت رسول اللہ صلعم نے یہ حکم دیا ہے کہ ان کے جسموں سے ہتھیار اور چمڑا یعنی پوستین وغیرہ اتار لئے جائیں اور پھر ان کو ان کے کپڑوں اور خون سمیت دفن کر دیا جائے (ابو داؤد۔ ابن ماجہ)

Marfat.com

جنازہ کے ساتھ جانے اور نماز پڑھنے کا بیان

۱۷ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَسْرِعُوْا بِالْجَنَازَةِ فَاِنْ تَكُ صَالِحَةً فَخَیْرٌ تُقَدِّمُوْنَهَا اِلَیْهِ وَاِنْ تَكُ سِوٰی ذٰلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُوْنَهٗ عَنْ رِقَابِكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں۔ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ جلدی کرو جنازہ کے لئے چلنے میں اس لئے کہ اگر وہ نیک آدمی کا جنازہ ہے تو اس کو نیکی کی طرف جلد پہنچانا چاہئے اور اگر وہ بدکار کا جنازہ ہے تو جلد اس کو اپنی گردنوں سے اتار کر رکھ دو (بخاری و مسلم)

۱۸ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ فَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلٰی اَعْنَاقِهِمْ فَاِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدِّمُوْنِیْ وَاِنْ كَانَتْ غَیْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ لِاَهْلِهَا یَا وَیْلَهَا اَیْنَ تَذْهَبُوْنَ بِهَا یَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَیْءٍ اِلَّا الْاِنْسَانُ وَلَوْ سَمِعَ الْاِنْسَانُ لَصَعِقَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ

حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ جس وقت تیار کیا جاتا ہے۔ جنازہ تو اٹھالے جاتے ہیں اس کو لوگ اپنی گردنوں پر پھر اگر وہ نیک آدمی کا جنازہ ہے۔ تو کہتا ہے مجھ کو جلد میری منزل کی طرف لے چلو۔ اور اگر بدکار کا جنازہ ہے تو اپنے رشتہ داروں اور عزیزوں سے کہتا ہے۔ افسوس ہے تم مجھ کو کہاں لئے چلتے ہو۔ میت کی اس آواز کو ہر چیز سنتی ہے مگر انسان نہیں سنتا۔ اگر انسان اس آواز کو سنے تو بیہوش ہو کر گر پڑے یا مر جائے (بخاری)

۱۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَیْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا یَقْعُدْ حَتّٰی تُوْضَعَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ جب تم جنازے کو دیکھو۔ تو کھڑے ہو جاؤ۔ اور جو شخص جنازے کے ساتھ جائے تو اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک کہ جنازہ کو نہ رکھ دیا جائے (بخاری و مسلم)

۲۰ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ مَرَّتْ جَنَازَةٌ فَقَامَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْنَا مَعَهٗ فَقُلْنَا

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ ایک جنازہ گذرا رسول اللہ صلعم اس کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے۔ ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ پھر ہم نے عرض

Marfat.com

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا يَهُوْدِيَّةٌ فَقَالَ اِنَّ الْمَوْتَ فَزَعٌ فَاِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

کیا یا رسول اللہ یہ تو ایک یہودی عورت کا جنازہ ہے آپ نے فرمایا۔ موت فوت خوف اور گھبراہٹ کی چیز ہے۔ پس تم جنازہ کو دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ (بخاری و مسلم)

وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ رَاَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَقُمْنَا وَقَعَدَ فَقَعَدْنَا يَعْنِيْ فِي الْجَنَازَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةِ مَالِكٍ وَاَبِيْ دَاوُدَ قَامَ فِي الْجَنَازَةِ ثُمَّ قَعَدَ بَعْدُ

۲۱ حضرت علی کہتے ہیں کہ دیکھا ہے۔ ہم نے رسول اللہ صلعم کو کہ کھڑے ہوئے ہیں پس ہم بھی کھڑے ہو گئے۔ پھر آپ بیٹھے تو ہم بھی بیٹھ گئے یعنی جنازہ کو دیکھ کر (مسلم) اور مالک ابوداؤد کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ کھڑے ہوئے رسول اللہ صلعم جنازہ کو دیکھ کر اور پھر بیٹھ گئے

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا وَّكَانَ مَعَهُ حَتّٰى يُصَلّٰى عَلَيْهَا وَيَفْرُغَ مِنْ دَفْنِهَا فَاِنَّهُ يَرْجِعُ مِنَ الْاَجْرِ بِقِيْرَاطَيْنِ كُلُّ قِيْرَاطٍ مِثْلُ اُحُدٍ وَمَنْ صَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ اَنْ تُدْفَنَ فَاِنَّهُ يَرْجِعُ بِقِيْرَاطٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۲۲ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ جو شخص کسی مسلمان کے جنازے کے ساتھ مومن ہونے کی حیثیت سے اور طلب ثواب کی غرض سے چلے۔ اس کے ساتھ رہے۔ اس پر نماز پڑھے اور اس کے دفن سے فارغ ہو تو وہ دو قیراط ثواب لے کر لوٹتا ہے۔ جس میں سے ہر قیراط احد پہاڑ کے برابر ہے۔ اور جو شخص صرف جنازے کی نماز پڑھ کر لوٹ آئے۔ اور دفن میں شریک نہ ہو۔ اس کو ایک قیراط ثواب ملتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعٰى لِلنَّاسِ النَّجَاشِيَّ الْيَوْمَ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ وَخَرَجَ بِهِمْ اِلَى الْمُصَلّٰى فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ

۲۳ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے لوگوں کو نجاشی (شاہ حبش) کے مرنے کی اطلاع دی اسی روز جس روز کہ اس کا انتقال ہوا تھا۔ اور پھر صحابہ کو ساتھ لیکر عیدگاہ

Marfat.com

أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۲۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ كَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ أَوْ مَشَابٌّ فَفَقَدَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عَنْهَا أَوْ عَنْهُ فَقَالُوا مَاتَ قَالَ أَفَلَا كُنْتُمْ آذَنْتُمُونِي قَالَ فَكَأَنَّهُمْ صَغَّرُوا أَمْرَهَا أَوْ أَمْرَهُ فَقَالَ دُلُّونِي عَلَى قَبْرِهِ فَدَلُّوهُ فَصَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ إِنَّ هٰذِهِ الْقُبُورَ مَمْلُوَّةٌ ظُلْمَةً عَلَى أَهْلِهَا وَإِنَّ اللّٰهَ يُنَوِّرُهَا لَهُمْ بِصَلَاتِي عَلَيْهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهُ لِمُسْلِمٍ

۲۴

تشریف لے گئے۔ پھر صف باندھی اور چار تکبیریں کہیں یعنی اس پر نماز پڑھی۔ (بخاری ومسلم)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک کالی عورت مسجد نبوی میں جھاڑو دیا کرتی تھی۔ یا ایک جوان جھاڑو دیا کرتا تھا۔ رسول اللہ صلعم نے اس کو غائب پایا تو پوچھا وہ کہاں ہے؟ صحابہ نے عرض کیا۔ وہ مرگئی یا مرگیا، آپؐ نے فرمایا۔ تم نے اس کی خبر مجھ کو دی۔ ابوہریرہؓ کہتے ہیں۔ گویا صحابہ نے اس عورت کی موت کو ایک معمولی بات خیال کیا اور آپؐ کو اس کی اطلاع نہ دی۔ آپؐ نے فرمایا اچھا مجھ کو اس کی قبر بتاؤ۔ صحابہ آپؐ کو اس کی قبر پر لے گئے۔ اور آپؐ نے اس کی قبر پر نماز پڑھی اور پھر فرمایا یہ قبریں تاریکیوں سے بھری ہوتی ہیں۔ اور اللہ (بخاری ومسلم) اور اس کے الفاظ مسلم کے ہیں۔

۲۵ وَعَنْ جَابِرٍ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ يَقُولُ أَيُّهُمْ أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى أَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ وَقَالَ أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هٰؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَائِهِمْ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

۲۵

اور انکی تعداد ننانوے (۹۹) ہے

انکی شہادت کی گواہی دونگا۔

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم شہدا احد میں سے دو دو شہیدوں کو ایک ایک کپڑے میں لپیٹتے تھے۔ یعنی دو آدمیوں کو ایک ایک کفن دیتے تھے۔ پھر آپؐ صحابہ سے پوچھتے تھے۔ ان میں سے یعنی ان دونوں میں سے کس کو قرآن زیادہ یاد تھا۔ جب صحابہ ان میں سے ایک طرف اشارہ کرتے تو آپ لحد میں اسی کو قبلہ کی جانب پہلے رکھتے اور پھر فرماتے۔ میں قیامت کے دن پھر آپ نے حکم دیا کہ ان کو اسی خاک و خون میں لتھڑے ہوئے دفن

Marfat.com

کردو۔ آپؐ نے ان پر نہ تو نماز پڑھی اور نہ ان کو غسل دیا۔ (بخاری)

۲۶ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا مَرَّتْ بِکَ جَنَازَۃٌ یَھُوْدِیٍّ اَوْ نَصْرَانِیٍّ اَوْ مُسْلِمٍ فَقُوْمُوْا لَھَا فَلَسْتُمْ لَھَا تَقُوْمُوْنَ اِنَّمَا تَقُوْمُوْنَ لِمَنْ مَّعَھَا مِنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ رَوَاہُ اَحْمَدُ

حضرت ابوموسیٰؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ جب تیرے قریب سے کسی یہودی یا نصرانی یا مسلمان کا جنازہ گزرے تو کھڑے ہو جاؤ تم جنازہ کے ادب و احترام کے لئے، کھڑے نہیں ہوتے بلکہ ان فرشتوں کے لئے کھڑے ہوتے ہو جو جنازے کے ساتھ ہوتے ہیں (احمد)

میّت کو دفن کرنے کا بیان

۲۷ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَنَّ سَعْدَ بْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ فِیْ مَرَضِہِ الَّذِیْ ھَلَکَ فِیْہِ اِلْحَدُوْا لِیْ لَحْدًا وَانْصِبُوْا عَلَیَّ اللَّبِنَ نَصْبًا کَمَا صُنِعَ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاصؓ کہتے ہیں کہ سعد بن وقاص نے اپنی اس بیماری میں جس میں انھوں نے وفات پائی ہے یہ کہا کہ میرے دفن کرنے کے لئے لحد بنانا اور مجھ پر کچی اینٹیں کھڑی کرنا جیسا کہ رسول اللہ صلعم کی لحد میں کیا گیا تھا (مسلم)

۲۸ وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْہِ مُرْسَلًا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَثٰی عَلَی الْمَیِّتِ ثَلٰثَ حَثَیَاتٍ بِیَدَیْہِ جَمِیْعًا وَاَمَّہٗ رَشَّ عَلٰی قَبْرِ ابْنِہٖ اِبْرَاھِیْمَ وَوَضَعَ عَلَیْہِ حَصْبَاءَ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ وَرَوَی الشَّافِعِیُّ مِنْ قَوْلِہٖ رَشَّ

حضرت جعفر بن محمدؒ اپنے والد [illegible] روایت کرتے ہیں کہ نبی صلعم نے میت [illegible] دو ہاتھوں میں مٹی بھر کر تین لپیں ڈالیں [illegible] اپنے بیٹے ابراہیم کی قبر پر پانی چھڑکا اور قبر پر نشان کے لئے پتھر کے ٹکڑے رکھے (شرح السنۃ)

۲۹ وَعَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی عَائِشَۃَ فَقُلْتُ یَا اُمَّاہُ اکْشِفِیْ لِیْ عَنْ قَبْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

حضرت قاسم بن محمدؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ اے میری ماں کھول دو میرے لئے قبر

Marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا جَلَيْهِ نَكَشَفَتْ لِي عَنْ ثَلٰثَةِ قُبُوْرٍ لَا مُشْرِفَةٍ وَلَا لَاصِقَةٍ مَبْطُوْحَةٍ بِبَطْحَاءِ الْعَرْصَةِ الْحَمْرَاءِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ

رسول اللہ صلعم کی اور ان کے دونوں دوستوں یعنی ابوبکرؓ و عمرؓ کی حضرت عائشہؓ نے حجرے کا دروازہ کھول دیا۔ میں نے تین قبروں کو دیکھا جو نہ تو بہت اونچی تھیں اور نہ بالکل زمین سے ملی ہوئی اور ان پر اطراف مدینہ کے میدان کی سرخ کنکریاں بچھی ہوئی تھیں (ابوداؤد)

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَ رَاٰنِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا عَلٰى قَبْرٍ فَقَالَ لَا تُؤْذِ صَاحِبَ هٰذَا الْقَبْرِ اَوْ لَا تُؤْذِهٖ رَوَاهُ اَحْمَدُ

حضرت عمرو بن حزامؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے مجھ کو ایک قبر کے سہارے بیٹھے دیکھا تو فرمایا تو اس قبر والے کو اذیت نہ دے یا یہ فرمایا کہ اس کو ایذا نہ دے (احمد)

وَعَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ قَالَ اُغْمِيَ عَلٰى اَبِيْ مُوْسٰى فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ اُمُّ عَبْدِ اللّٰهِ تَصِيْحُ بِرَنَّةٍ ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ اَلَمْ تَعْلَمِيْ وَكَانَ يُحَدِّثُهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا بَرِيْءٌ مِمَّنْ حَلَقَ وَصَلَقَ وَخَرَقَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهٗ لِمُسْلِمٍ

حضرت ابوبردہؓ کہتے ہیں کہ ابوموسیٰؓ بے ہوش ہوگئے تو ان کی بیوی ام عبداللہ نے چلا چلا کر رونا شروع کیا۔ پھر جب ابوموسیٰ کو ہوش آگیا تو انھوں نے کہا کیا تجھ کو معلوم نہیں ہے کہ رسول اللہ صلعم نے یہ فرمایا ہے کہ میں اس شخص سے بری الذمہ ہوں جو مصیبت میں سر کے بال منڈائے۔ چلا چلا کر روئے اور کپڑے پھاڑے (بخاری و مسلم)

وَعَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعٌ فِيْ اُمَّتِيْ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَتْرُكُوْنَهُنَّ اَلْفَخْرُ فِي الْاَحْسَابِ وَالطَّعْنُ فِي الْاَنْسَابِ وَالْاِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُوْمِ وَالنِّيَاحَةُ وَقَالَ النَّائِحَةُ اِذَا لَمْ

حضرت ابومالک اشعریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ ایام جاہلیت کی چار باتیں ہیں جن کو میری امت کے لوگ نہ چھوڑیں گے (۱) فخر کرنا حسب پر (۲) طعن کرنا نسب پر (۳) پانی طلب کرنا ستاروں سے (۴) نوحہ کرنا اور نوحہ کرنے والی عورت اگر اپنے مرنے سے پہلے توبہ نہ کرے گی تو قیامت کے دن کھڑی کی جائے گی

Marfat.com

تُكْتَبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِّنْ قَطِرَانٍ وَدِرْعٌ مِّنْ جَرَبٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اس حالت میں کہ اس کے جسم پر قطران اور خارش کا کرتہ ہوگا۔ یعنی اس کے جسم میں خارش ہوگی (مسلم)

۴۳ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمُوْتُ لِمُسْلِمٍ ثَلٰثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ فَيَلِجُ النَّارَ اِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں۔ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ جس مسلمان کے تین بچے مرجائیں وہ آگ میں داخل نہ ہوگا مگر قسم کھولنے کے لئے یہ اشارہ ہے اس آیت کی جانب وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا یعنی تم میں سے کوئی شخص خدا کی قسم ایسا نہیں ہے جو دوزخ میں داخل نہ ہو۔ اگرچہ ایک آن ہی کو جلے۔ (بخاری ومسلم)

۴۴ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُّؤْمِنٍ اِلَّا وَلَهٗ بَابَانِ بَابٌ يَصْعَدُ مِنْهُ عَمَلُهٗ وَبَابٌ يَنْزِلُ مِنْهُ رِزْقُهٗ فَاِذَا مَاتَ بَكَيَا عَلَيْهِ فَذَالِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت انسؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ ہر ایک مومن کے دو دروازے ہوتے ہیں ایک دروازے سے اس کے اعمال جاتے ہیں اور دوسرے دروازے سے اس کا رزق اترتا ہے پس جب مومن مرجاتا ہے تو دونوں دروازے اس پر روتے ہیں۔ یہی معنی ہیں اللہ کے اس قول کے فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ یعنی نہیں رویا۔ کافروں پر آسمان اور زمین (ترمذی)

۴۵ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لَهٗ مَاتَ ابْنٌ لِّیْ فَوَجَدْتُ عَلَيْهِ هَلْ سَمِعْتَ مِنْ حَبِيْبِكَ صَلَوٰتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَامُهٗ شَيْئًا يُطَيِّبُ بِالْكَسْرِ عَنْ مَّوْتَانَا قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُهٗ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے ان سے کہا کہ اس کا چھوٹا بیٹا مرگیا ہے۔ کیا تم اپنے دوست (یعنی رسول اللہ) سے ان پر خدا کی رحمت اور سلام ہو۔ کوئی ایسی بات ہمارے چھوٹے مردوں کی نسبت سنی ہے۔ جو ہمارے دلوں کو خوش کرنے والی ہو۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے

Marfat.com

صِغَارُهُمْ دَوَابُّ الْجَنَّةِ يَلْقَى اَحَدُهُمْ اَبَاهُ فَيَاخُذُ بِنَاحِيَةِ ثَوْبِهٖ فَلَا يُفَارِقُهٗ حَتّٰى يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَاَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهٗ

کہ اس کے جواب میں میں نے کہا ہاں میں نے رسول اللہ صلعم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ مسلمانوں کے چھوٹے بچے جنت میں ایسے ہوں گے جیسے دریا کے جانور۔ ان میں سے جب کوئی اپنے باپ سے ملے گا تو اس کے کپڑے کا گوشہ پکڑے گا اور اس وقت تک نہ چھوڑے گا جب تک اس کو جنت میں داخل نہ کرے۔ (مسلم و احمد)

۳۶ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَهَبَ الرِّجَالُ بِحَدِیْثِكَ فَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ نَّفْسِكَ یَوْمًا نَاْتِیْكَ فِیْهِ تُعَلِّمُنَا مِمَّا عَلَّمَكَ اللّٰهُ فَقَالَ اجْتَمِعْنَ فِیْ یَوْمِ كَذَا وَكَذَا فِیْ مَكَانِ كَذَا وَكَذَا فَاجْتَمَعْنَ فَاَتَاهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَّمَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَهُ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْكُنَّ امْرَاَةٌ تُقَدِّمُ بَیْنَ یَدَیْهَا مِنْ وَّلَدِهَا ثَلٰثَةً اِلَّا كَانَ لَهَا حِجَابًا مِّنَ النَّارِ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِّنْهُنَّ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاثْنَیْنِ فَاَعَادَتْهَا مَرَّتَیْنِ ثُمَّ قَالَ وَاثْنَیْنِ وَاثْنَیْنِ وَاثْنَیْنِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ

حضرت ابو سعیدؓ کہتے ہیں کہ ایک عورت نے رسول خدا صلعم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ مردوں نے آپ کی حدیثوں سے فائدہ اٹھایا۔ آپ اپنی طرف سے ہمارے لئے بھی ایک دن مقرر فرما دیجئے کہ ہم آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوں اور آپ ہم کو وہ باتیں سکھائیں جو خدائے تعالیٰ نے آپؐ کو سکھائی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا اچھا تم فلاں دن فلاں وقت اور فلاں جگہ حاضر ہو۔ چنانچہ وقت مقررہ پر عورتیں جمع ہو گئیں اور رسول اللہ صلعم نے تشریف لا کر ان کو وہ باتیں سکھائیں جو اللہ تعالیٰ نے ان کو سکھائی تھیں۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا تم میں سے جس نے اپنے آگے تین بچوں کو بھیج دیا ہو یعنی اس کے تین بچے لڑکے یا لڑکیاں مر گئے ہوں تو وہ اس کے لئے آگ سے پردہ ہوں گے۔ یعنی اس کو دوزخ میں نہ جانے دیں گے۔ ان میں سے ایک عورت نے پوچھا یا رسول اللہ اگر دو بچے بھیجے ہوں

دو مرتبہ اس نے یہ الفاظ کہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا دو، دو، دو کا بھی یہی ثواب ہوگا۔ (بخاری)

Marfat.com

قبروں کی زیارت کرنے کا بیان

وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلٰثٍ فَاَمْسِكُوْا مَا بَدَا لَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيْذِ اِلَّا فِيْ سِقَاءٍ فَاشْرَبُوْا فِي الْاَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت بریدہؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ منع کیا تھا میں نے تم کو قبروں کی زیارت کرنے سے پس اب زیارت کرو تم۔ ان کی اور منع کیا تھا۔ میں نے تم کو تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے سے۔ پس اب رکھو تم قربانی کا گوشت جب تک تم رکھ سکو اور منع کیا تھا۔ میں تم کو نبیذ سے مگر مشک کے اندر کی نبیذ سے منع نہیں کیا تھا۔ اب تم جس برتن میں چاہو پیو لیکن نشہ لانیوالی چیز ہرگز نہ پیو (مسلم)

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْمَيِّتُ فِي الْقَبْرِ اِلَّا كَالْغَرِيْقِ الْمُتَغَوِّثِ يَنْتَظِرُ دَعْوَةً تَلْحَقُهُ مِنْ اَبٍ اَوْ اُمٍّ اَوْ اَخٍ اَوْ صَدِيْقٍ فَاِذَا لَحِقَتْهُ كَانَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَيُدْخِلُ عَلٰى اَهْلِ الْقُبُوْرِ مِنْ دُعَاءِ اَهْلِ الْاَرْضِ اَمْثَالَ الْجِبَالِ وَاِنَّ هَدِيَّةَ الْاَحْيَاءِ لِلْاَمْوَاتِ الْاِسْتِغْفَارُ لَهُمْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ قبر میں مردہ کی حالت ایسی ہوتی ہے جیسی کہ ڈوبنے والے شخص کی ہوتی ہے وہ ہر وقت اپنے متعلقین یعنی باپ ماں بھائی یا دوست کی طرف سے دعا کا منتظر رہتا ہے اور جس وقت اس کو دعا پہنچتی ہے تو وہ اس کے نزدیک دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے زیادہ عزیز ہوتی ہے۔ اور خداوند تعالیٰ قبر والوں کو دنیا والوں کے دعا کا اتنا بڑا ثواب پہنچاتا ہے۔ جیسا پہاڑ اور زندوں کی طرف سے مردوں کے لئے بہترین ہدیہ استغفار ہے (بیہقی)

Marfat.com

قیامت کی ہولناک نشانیوں کا بیان

باب ذیل میں قرب قیامت کی تباہ کن نشانیوں قیامت کے ہولناک دن کے عدل وانصاف عذاب وسزا، نیکی وبدی کے حساب وکتاب، میزان، اچھے برے اعمال کا بدلہ پانے، نیک لوگوں کے اچھے انجام، برے لوگوں کے برے انجام اور پیش آنے والے سخت واقعات کا بیان مذکور ہے نیز قیامت وجہنم کے عذاب اور اللہ کے حضور میں اس کے قہر وغضب اور اپنی شرمندگی سے بچنے کے متعلق مفصل تلقین درج ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:۔

وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْئًا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ

اس دن سے ڈرو جس دن میں کوئی کسی کو نفع نہ دے گا اور اس سے نہ سفارش قبول ہوگی

وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝ البقرہ

اور نہ کوئی بدلہ اور فدیہ لیا جائے گا۔ نہ وہ مدد کئے جائیں گے۔

يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا ۚ وَمَا

جس دن ہر نفس اپنی کی ہوئی نیکیوں کو اور اپنی کی ہوئی برائیوں کو موجود پالیگا۔ آرزو

عَمِلَتْ مِنْ سُوْٓءٍ ۚ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗٓ اَمَدًا بَعِيْدًا ۗ وَ

کرے گا کہ کاش اس کے اور برائیوں درمیان بہت ہی دوری ہوتی اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی ذات سے

يُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ۗ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ۝ آل عمران

ڈرا رہا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بڑا ہی مہربان ہے۔

وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ ۨالْحَقُّ ۚ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

اس دن عدل وانصاف کے ساتھ اعمال کا تول ہونا ہی ہے۔ جنکی نیکیوں کا پلہ بھاری ہوگیا۔ وہ چھٹکارا

وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ

پانے والے ہیں اور جن کی نیکیوں کا پلہ ہلکا ہوگیا۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنا نقصان آپ کیا

بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ ۝ اعراف

کیونکہ وہ ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے۔

Marfat.com

* وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ تَنْزِيْلًا ﴿۲۵﴾ وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ﴿۲۷﴾ يٰوَيْلَتٰى

جس دن آسمان بادل پر پھٹ جائے گا۔ اور فرشتے لگاتار اتریں گے۔ اس دن ستمگر شخص اپنے ہاتھوں کو چبا چبا کر کہے گا، ہائے کاش کہ میں نے رسول کی راہ لی ہوتی،

لَيْتَنِي لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ﴿۲۸﴾

ہائے افسوس کاش کہ میں نے فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا۔

* وَيَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ

قیامت کے دن تو دیکھے گا کہ ایمان دار مردوں اور عورتوں کا نور ان کے آگے آگے اور ان

وَبِاَيْمَانِهِمْ بُشْرٰىكُمُ الْيَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

کے دائیں دوڑ رہا ہوگا۔ آج تمہیں ان جنتوں کی خوشخبری ہے۔ جن کے نیچے نہریں جاری ہیں جن

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۲﴾ سورہ حدید

میں ہمیشہ کی رہائش ہے۔ یہ ہے بہترین کامیابی۔

فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ:۔

(۱) حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو فرماتے سنا ہے کہ وہ قیامت کی علامتیں یہ ہیں کہ علم اٹھا لیا جائے گا۔ جہالت زیادہ ہوگی۔ زنا کثرت سے ہوگا۔ شراب پی جائے گی۔ مردوں کی تعداد کم ہو جائیگی اور عورتوں کی تعداد بڑھ جائے گی۔ یہاں تک کہ پچاس عورتوں کی خبر گیری کرنے والا ایک مرد ہوگا اور روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ علم کم ہوگا اور جہالت زیادہ ہوگی۔

(بخاری و مسلم)

(۲) حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ زمین اپنے جگر کے ٹکڑوں کو نکال کر باہر پھینک دے گی۔ جو سونے چاندی کے ستونوں کے مانند ہوں گے۔ ایک شخص جس نے اس مال کے لئے لوگوں کو قتل کیا ہوگا۔ آئے گا اور کہے گا۔ کیا اسی مال کو حاصل کرنے کے لئے میں نے لوگوں کو قتل کیا ہے۔ پھر وہ شخص آئے گا جس نے قرابت داروں سے تعلق منقطع کر لیا ہوگا۔ اور کہے گا۔ کیا اسی مال کے لئے میں نے قرابت داروں سے قطع تعلق کیا ہے پھر چور آئیگا۔ اور کہے گا۔ کیا اسی مال کے لئے میرا ہاتھ کاٹا گیا ہے ان میں سے کوئی شخص اس مال میں سے کچھ نہ لے گا اور اس کو یوں ہی پڑا رہنے دے گا۔ (مسلم)

Marfat.com

(۳) حضرت حذیفہ بن اُسید غفاریؓ کہتے ہیں کہ ہم لوگ قیامت کا ذکر کر رہے تھے کہ رسول اللہ صلعم نے ہماری طرف جھانکا اور فرمایا قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک دس نشانیوں کو نہ دیکھ لو گے۔ اس کے بعد آپؐ نے ان نشانیوں کا ذکر فرمایا (۱) دھواں جو مشرق و مغرب میں چالیس دن تک پھیلا رہے گا۔
(۲) دجال (۳) دابہ (یعنی دابتہ الارض یاخرج) دابتہ الارض ایک چوپایہ ہوگا۔ ساٹھ گز لمبا۔ اس کے پاس حضرت موسیٰؑ کی لاٹھی اور حضرت سلیمانؑ کی انگشتری ہوگی۔ دوڑنے میں کوئی اس کا مقابلہ نہ کر سکے گا۔ وہ مومن کو عصائے موسیٰؑ سے مارے گا اور اس کے منہ پر مومن لکھ دے گا اور کافر کے منہ پر مہر لگا کر کافر لکھے گا۔ (۴) آفتاب کا مغرب کی طرف سے نکلنا (۵) عیسیٰؑ بن مریمؑ کا نازل ہونا (۶) یاجوج و ماجوج۔
(۷) (۸) (۹) تین مقامات پر زمین کا دھنس جانا۔ یعنی ایک مغرب میں دوسری مشرق میں اور تیسرے جزیرہ عرب میں
(۱۰) وہ آگ جو عدن کے اسی کنارہ سے نکلے گی اور لوگوں کو گھیر کر محشر کی طرف لے جائیگی۔ اور ایک روائت میں دسویں نشانی ایک ہوا بیان کی گئی ہے۔ جو لوگوں کو دریا میں پھینک دے گی۔

(مسلم)

(۴) حضرت عائشہ صدیقہؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے۔ قیامت کے دن لوگوں کو ننگے پاؤں، برہنہ جسم، اور بے ختنہ جمع کیا جائے گا۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ عورتوں اور مردوں سب کو ان میں سے ایک دوسرے کو دیکھے گا۔ آپ نے فرمایا عائشہؓ موقع اس سے زیادہ ہولناک ہوگا کہ لوگ ایک دوسرے پر نظر ڈالیں۔

(بخاری و مسلم)

خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا شکر ہے کہ اُس نے اپنے بندوں کو درپیش آنے والے تمام اچھے بُرے حالات سے آگاہ کیا۔ قیامت کے روز اپنے عدل و انصاف، نیکی و بدی کے حساب و کتاب اور میزان کے متعلق آگاہ کیا ہے اور جنت و جہنم کے تمام حالات کھول کھول کر ہمارے سامنے رکھ دیئے ہیں۔ ورنہ انسان کو نیکی و بدی کا کیا پتہ چلتا اور اچھے بُرے کا کیا خوف ہوتا۔ اس صورت میں انسان نے بے خوف اندھا دھند برائیاں اور بدکاریاں کرنی تھیں۔ جس کی وجہ سے اسے اچانک عذاب الٰہی کا سامنا کرنا پڑتا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کا انسان کو تمام اچھی بری چیزوں سے آگاہ کرنے، بھلائی برائی کے متعلق سمجھانے اور قیامت کے بہت بُرے اور سخت عدل و انصاف والے دن کے متعلق صاف صاف آگاہ کرنے کے باوجود اکثر لوگ اپنی بدقسمتی سے انہیں محسوس بھی نہیں کرتے اور ان چیزوں کی طرف دھیان بھی نہیں دیتے

Marfat.com

اللہ کے عذاب وقہر سے اس طرح غافل بیٹھے ہوئے ہیں۔ جیساکہ انہوں نے کچھ سنا ہی نہ ہو۔ گویا قیامت ان کے سامنے آنے کی ہی نہیں اور جنت وجہنم، زمین وآسمان کا پھٹنا، مرکر جینا اور حساب وکتاب دینا یہ سب چیزیں ان کے نزدیک خواب وخیال کی باتیں ہیں۔ اس غفلت اور غلط فہمیوں کی بنا پر اکثر لوگ خدا ورسول کو بھول ہی چکے ہیں۔ دین کی پیروی انہیں کھیل تماشا محسوس ہوتی ہے۔ برائیوں، بدکرداریوں اور بے شرمی کے کاموں میں اس قدر مصروف ومشغول ہیں کہ دیکھنے والے حیران ومتعجب رہ جاتے ہیں۔ لیکن یہ ہیں کہ انہیں شراب پیتے، زنا وچوری کرتے، ڈاکے ڈالتے، جوا، وسٹہ کھیلتے اور سود خوری، اغلام بازی، جھوٹ فریب ودغا بازی نیز جبر وستم کرتے اور بہتان باندھتے پیش آنے والے عذاب کا احساس بھی نہیں گزرتا۔ نماز وروزہ اور حج وزکواۃ سے لاپرواہی وغفلت اسقدر ہے کہ ان کی طرف دھیان بھی نہیں دیتے۔

قیامت کا دن بہت ہی بڑا اور بُرا دن ہے۔ اُس دن اللہ تبارک وتعالیٰ زمین وآسمان، جن وانس، غرض یہ کہ تمام مخلوقات کو فنا کرے گا۔ زمین وآسمان ریزہ ریزہ اور چورا چورا ہوکر گریں گے۔ تمام زمین وآسمان الٹ پلٹ ہوکر صرف ایک طبقہ چٹیل میدان کا بن جائیں گے اور تمام مخلوقات اس زمین کی تہوں میں مل کر چھد چھد ہوجائے گی۔ پھر اللہ تبارک تعالیٰ اپنی کامل قدرت سے تمام کو زندہ فرمائے گا۔ پھر تمام اچھے بُرے کے متعلق سوال فرمائے گا۔ جن کے نیک اعمال کا پلڑا ترازو میں بھاری ہوگا، انہیں بخش دے گا اور جنکا بدی والا پلڑا بھاری ہوگا انہیں سخت ترین عذاب اور ہمیشہ رنج وغم کی زندگی میں رہنا پڑے گا۔ دنیا میں جس نے کسی پر ظلم کیا ہوگا۔ اسے ظلم کے بدلے عذاب مظلوم کو تکلیف کے عوض ثواب دیا جائے گا۔ وہ ایسا دن ہے جس میں خوف اور عذاب کے ڈر سے بچے یکلخت ضعیف ہوجائیں گے۔ عورتیں اپنے حمل گرادیں گی۔ سورج بالکل ہی قریب ہوگا۔ اس کی گرمی کی شدت سے لوگوں کے پسینوں سے زمین پر پسینہ کا سمندر بنے گا۔ پسینہ اس قدر گرم ہوگا۔ گویا کہ وہ کڑھائی میں ابلتا ہوا تیل ہے۔ بعض لوگ پسینہ میں ٹخنوں تک، بعض گھٹنوں تک اور بعض کانوں کی لو تک ڈوبے رہیں گے۔ تمام کے تمام مرد وزن برہنہ تن اور بے ختنہ ہوں گے۔ سب کی گردنیں اکڑی ہوئی اور منہ آسمان کی طرف ہوں گے۔ ہیبت کے مارے کوئی کسی کی طرف آنکھ اٹھاکر دیکھنے کی جرأت نہیں کریگا۔ اس پسینہ، زمین کی گرمی اور سورج کی تپش سے لوگ اسقدر تنگ ہوں گے کہ داد وفریاد، اور نالہ وزاری کریں گے کہ کسی طرح سے اعمال کا حساب ہو اور اس عذاب سے چھٹکارا ملے۔ لوگ اس عذاب کو

Marfat.com

جہنم کے عذاب سے سخت تصور کریں گے۔ لیکن جہنم کا عذاب اس کی نسبت بدرجہا بدتر ہوگا۔ اس طرح یہ عذاب حساب کے وقت تک بھگتنا پڑے گا۔ قیامت کی ساعت کوئی معمولی ساعت نہیں ہے۔ بلکہ پچاس ہزار سال کا ایک دن ہے اور وہاں کا ایک ایک دن ہماری دنیا کے ایک ہزار دنوں کے برابر ہے۔ حساب کتاب کے وقت بُرے لوگوں پر جب انکی برائیاں اور انکا مجرم ہونا ثابت ہوگا تو وہ اپنی برائیوں سے منکر ہو گئے۔ لیکن اللہ تعالیٰ ان کے مونہوں پر مہر کر دے گا۔ جس سے انکی بات چیت بند ہو جائے گی۔ پھر ان کے ہاتھ پاؤں، آنکھ کان، شرمگاہ وغیرہ صاف صاف اس کی گواہی دیں گے۔ جو کچھ انہوں نے کیا ہوگا۔ مثلاً اگر کسی شخص نے چوری کی۔ کسی کو قتل کیا، زنا کیا یا کسی پر ظلم کیا تو ہاتھ کہیں گے۔ ہم نے فلاں شخص کو فلاں مطلب کے لئے قتل کیا، ہمنے فلاں جگہ فلاں شخص سے مال لوٹا۔ اور فلاں کی چوری کی۔ منہ کہے گا، میں نے شراب پی۔ شرمگاہ کہے گی میں نے زنا کیا۔ جسم کہے گا میں فلاں جگہ فلاں عورت کے ساتھ مس ہوا۔ منہ کہے گا، میں نے فلاں بات کے لئے جھوٹ کہا۔ پیٹ گواہی دے گا کہ میں نے فلاں کی چیز ناجائز طریقے سے کھائی، فلاں جگہ فلاں سے سود لے کر کھایا۔ منہ کہے گا کہ میں نے فلاں شخصوں کی چغلی کھا کر ان میں جدائی ڈلوائی۔ فلاں پر بہتان لگا کر اُسے ذلیل کیا۔ غرضیکہ وجود اور وجود کے تمام اعضا اس کے خلاف گواہ بن کر ہر چیز کی سچی سچی گواہی دے کر خدا کے سامنے اُسے مجرم ثابت کریں گے۔ اس کے بعد اس شخص کو جہنم میں ڈالنے کا حکم کیا جائیگا۔ یہ شخص اپنے وجود اور دست دل سے بُری طرح بیزار ہوگا اور کہے گا کہ تم نے میرے خلاف گواہی دے کر اپنی ذات کے لئے بہت بُرا کیا۔ جواب میں وہ کہیں گے کہ تم نے خود اپنی جان پر ظلم کیا کہ دنیا میں ہم سے بُرے کام کروائے اور خدا کے سامنے تو نے ان کاموں سے انکار کیا۔ اس پر خداوند تعالیٰ نے ہمیں بولنے کی قوت دی۔ ہم اللہ تعالیٰ کے سامنے جھوٹ کسطرح کہتے۔ آخر اسے جہنم میں ڈال دیا جائیگا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں صاف صاف آگاہ کرتا ہے کہ اس دن کوئی نفس کسی کے کام نہیں آئیگا اور نہ کوئی کسی کی سفارش کرے گا۔ دنیا میں تو یہ ہے کہ اگر کچھ تکلیف پہنچتی ہے تو والدین اور بیوی بچے اس کی تکلیف کی خاطر تڑپتے ہیں۔ ہر ممکن کوشش کر کے ڈاکٹر اور حکیم وغیرہ سے علاج کراتے ہیں۔ دوائیں لاتے ہیں نیز ہر طرح کی ہمدردی و غمخواری کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ دشمن بھی ایسے وقت میں ترس کھا کر ہمدردی کرتے ہیں۔ لیکن روز قیامت کسی دشمن کا ہمدردی و غمخواری کرنا تو دور کی بات ہے، روز قیامت سگی اولاد اور سگے ماں باپ بہن بھائی دوست واحباب ایکدوسرے کی مدد نہیں کریں گے۔ یہی شخص آرزو

Marfat.com

کرے گا کہ بے شک میرے ماں باپ، آل و اولاد اور مال و جائیداد سب کچھ میرے بدلے جہنم میں چلے جائیں لیکن میری جان کی خلاصی ہو جائے۔ یہانتک کہ قیامت کا حساب کتاب ختم ہوگا اور لوگ جنّت و جہنم کی طرف روانہ ہوں گے اگر ایک شخص جنتی ہو کر جنّت کی طرف جائے گا اور اس کی اولاد، بیوی یا والدین جہنم کی طرف جا رہے ہوں گے تب بھی یہ اُن کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھنے کی جرأت نہیں کرے گا اور ہمدردی کرنا تو ہوگا ہی ناممکن۔ جنہوں نے دنیا میں اللہ کے احکامات پر عمل کیا۔ ظلم و زیادتی سے بچے اور سختی و نرمی میں صبر کیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس ہولناک دن کی گرمی و پیاس کی شدت میں اپنے عرش کے سائے میں جگہ دے گا جو سائبان کی مانند ہوگا۔ انہیں عرش کے سائے کی برکت سے گرمی اور پیاس کی شدت محسوس نہ ہوگی۔ اللہ اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلّم کو ساقی کوثر بنا کر انہیں آب کوثر پلائے گا۔ جس سے لاکھوں سال تک پیاس محسوس نہ ہوگی۔

افسوس کہ اکثر قسمت کے مارے ان چیزوں کا احساس نہیں کرتے۔ اللہ اور رسول کے احکامات پر ایمان نہیں رکھتے۔ برائیوں سے بچ کر اپنی نجات کی صورت نہیں کرتے۔ قیامت کی نشانیاں صاف صاف ظاہر ہو رہی ہیں۔ قیامت قریب آ رہی ہے۔ لیکن لوگ دن بدن برائیوں کی طرف کثرت سے بڑھ رہے ہیں۔ یہ قیامت کی کھلی نشانی ہے۔ کہ اولاد اپنے والدین کی نافرمان ہو رہی ہے۔ بیٹا باپ کے کہنے میں نہیں اور بیٹی ماں کے کہنے میں نہیں ہے۔ عورت اپنے خاوند کی نافرمان ہے۔ اور مرد کو عورت کے جائز ناجائز کا احساس نہیں ہے۔ کہیں سننے میں آتا ہے کہ بھائی نے بہن کے ساتھ بدکاری کی۔ کہیں سسر نے بہو کے ساتھ اور کہیں ماموں نے بھانجی کے ساتھ۔ [illegible] اس قدر بڑھ رہا ہے کہ اسکی کوئی حد ہی نہیں ہے۔ شراب اور جوا لوگوں نے اپنا ایک رسم کھیل [illegible] ہے۔ چوری، ڈکیتی، غضب گری اور قتل و غارت کی کوئی حد ہی نہیں ہے۔ رشوت، غداری، مفاد پرستی لوگوں کا عمل بن چکی ہیں۔ رشوت، مال، حرام کو لوگ شیر مادر کی طرح حلال ٹھہرا کر اس پر اپنی زندگی کا دارومدار کئے ہوئے ہیں۔ غرور اس حد کو پہنچ چکا ہے کہ لوگوں کی طرف سے ظلم و زیادتی کی انتہا ہو چکی ہے۔ اب آسمان پر سورج اور چاند تک پہنچنے کی کوششیں کی جا رہی ہیں تاکہ ان پر بھی کسی طرح غلبہ اور دسترس حاصل ہو جائے۔ یہاں زمین پر تو اب ظلم و جبر اور بے حیائی سے کوئی جگہ خالی نہیں ہے۔ لہٰذا چاند، سورج اور ستاروں پر پہنچ کر ان برائیوں کو جمایا جائے۔ انسان انسان کے خون کا پیاسا ہے اور انسان انسان کی خوراک بن رہا ہے۔ ہر انسان دوسرے انسان کو اور ہر قوم دوسری قوم

Marfat.com

کو کھانے، دبانے اور غصب کرنے میں مصروف ہے۔ لوگ غربت و مسکینی کو موت اور سب سے بڑی آفت کی طرح دیکھتے ہیں۔ آسودہ حال انسانی درندوں کے نزدیک غریب و مسکین اور یتیم و لاچار کی قدر حیوانات اور پتھر کی ٹھیکریوں کے برابر بھی نہیں ہے۔ دین اور دین کے احکامات کو وبال تصور کیا جاتا ہے۔ دین پرست و دیندار لوگوں کو بھیڑ بکری کی طرح بے وقوف و ذلیل تصور کیا جاتا ہے۔ یہ سب چیزیں قیامت کی کھلی نشانیاں ہیں۔ ان ممتاز نشانیوں کو دیکھنے کے باوجود لوگ خدا سے خوف نہیں کھاتے۔ خدا کے حضور توبہ نہیں کرتے۔ اور یہ خیال نہیں کرتے کہ جب اسقدر کھلے آثار موجود ہیں تو نہ معلوم کس وقت آناً فاناً قیامت واقع ہو جائے کہ کلمہ پڑھنے اور توبہ کرنے کی بھی فرصت نہ ملے۔ اب دجال۔ دابۃ الارض اور عیسیٰؑ یعنی ان چند خصوصی نشانیوں کے علاوہ کونسی نشانی باقی نظر آتی ہے؟ جب اس سے قبل تمام نشانیاں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما چکے ہیں ظاہر ہو چکی ہیں۔ اور گمراہی کمال کو پہنچ چکی ہے تو دجال، یاجوج ماجوج کا ظاہر ہونا کونسی دور کی بات ہو سکتی ہے۔ دراصل کہا کس سے جائے؟ اور کون محسوس کرے؟ ان چیزوں کو وہی لوگ محسوس کرتے ہیں جنہیں اللہ اور رسول پر ایمان و یقین ہے اور انکی باتوں پر عمل بھی ہے۔ باب ذیل میں ارشاد باری تعالیٰ و فرمان رسولؐ مفصل مذکور ہیں ان پر خود عمل کریں اور ان واقعات سے عبرت حاصل کریں۔ اور اپنے اہل و عیال، عزیز و اقارب اور برادران اسلام کو بھی حتی الامکان سمجھائیں۔

فقط والسلام

میر عزیز اللہ

وَاللّٰہُ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ؕ

Marfat.com

آیاتِ قرآنی

وَاتَّقُوْا یَوْمًا لَّا تَجْزِیْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَیْئًا وَّ لَا یُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ
اور اس دن سے ڈرو جو کوئی کسی کو نفع نہ دے سکے گا اور اس سے نہ سفارش قبول ہو گی نہ کوئی بدلہ
وَّ لَا یُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّ لَا هُمْ یُنْصَرُوْنَ ۝
اور فدیہ لیا جائے گا نہ وہ مدد کئے جائیں گے۔

سورۃ البقرۃ پ۱

یَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَیْرٍ مُّحْضَرًا ۚ وَمَا عَمِلَتْ
جس دن ہر نفس اپنی کی ہوئی نیکیوں کو اور اپنی کی ہوئی برائیوں کو موجود پائے گا آرزو کرے
مِنْ سُوْٓءٍ ۚ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَیْنَهٗ وَبَیْنَهٗٓ اَمَدًۢا بَعِیْدًا ؕ وَیُحَذِّرُكُمُ
گا کہ کاش اس کے اور برائیوں کے درمیان بہت ہی دوری ہوتی اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی ذات سے ڈرا رہا ہے
اللّٰهُ نَفْسَهٗ ؕ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ۝

آل عمران پ۲

اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بڑا ہی مہربان ہے۔

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَیَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِ لَا رَیْبَ فِیْهِ ؕ
اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تم سب کو یقیناً قیامت کے دن جمع کرے گا جس کے آنے میں کوئی شک
وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِیْثًا ۝

سورۃ النساء پ۵

نہیں اللہ تعالیٰ سے زیادہ سچ بات والا اور کون ہو گا۔

قَدْ خَسِرَ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَتْهُمُ السَّاعَةُ
یقیناً ان لوگوں نے نقصان اٹھایا جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو جھٹلایا یہاں تک کہ ان کے پاس ناگہاں قیامت
بَغْتَةً قَالُوْا یٰحَسْرَتَنَا عَلٰى مَا فَرَّطْنَا فِیْهَا ۙ وَهُمْ یَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ
آپہنچی کہنے لگے افسوس ہماری کوتاہی پر جو ہم نے قیامت کے بارے میں کی یہ لوگ اپنے بوجھ جو ان کے گناہوں کے
عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ ؕ اَلَا سَآءَ مَا یَزِرُوْنَ ۝

سورۃ انعام پ۷

ہیں اپنی کمر پر لادے ہوئے ہوں گے دیکھو تو کیسا ہی برا بوجھ لادے ہوتے ہیں۔

فَالْوَزْنُ یَوْمَئِذِ ۨالْحَقُّ ۚ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ
اس دن عدل و انصاف کے ساتھ اعمال کا تول ہونا ہی ہے جن کی نیکیوں کا پلہ بھاری ہو گیا وہ چھٹکارا پانے

سورۃ الاعراف پ۸

Marfat.com

الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا

والے ہیں۔ اور جن کی نیکیوں کا پلہ ہلکا ہوگا یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنا نقصان آپ کیا کیوں

اَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ ۝ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ

کہ وہ ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے۔ تجھ سے قیامت کے بارے میں سوال کرتے

مُرْسٰىهَا ۭ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ ۚ لَا يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَآ اِلَّا هُوَ ۭ

ہیں کہ اس کا قائم ہونا کب ہے۔ تو جواب دے کہ اس کا علم تو صرف میرے پروردگار کے پاس ہی ہے وہی اس کے مقرر

ثَقُلَتْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ لَا تَاْتِيْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً ۭ يَسْـَٔلُوْنَكَ

وقت پر اسے ظاہر کر دے گا وہ تو زمین و آسمان میں گراں ہو رہی ہے وہ تمہارے پاس اچانک ہی آجاوے

كَاَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا ۭ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ

گی اس طرح تجھ سے دریافت کر رہے ہیں کہ گویا تو اس سے واقف ہے صاف کہدے کہ اس کا علم اللہ ہی کے

النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ ۱۸۷

پاس ہے لیکن اکثر لوگ نہیں سمجھتے۔

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ كَاَنْ لَّمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ يَتَعَارَفُوْنَ بَيْنَهُمْ ۭ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَاۗءِ اللّٰهِ وَمَا

جس دن اللہ انہیں جمع کرے گا گویا کہ یہ دن کی ایک ساعت ہی رہے تھے آپس میں ایک دوسرے کو

پہچان لیں گے بے شک وہ برباد ہوئے جو اللہ سے ملنے کو جھٹلاتے رہے اور

كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ۝ ۴۵ وَيَسْتَنْۢبِـُٔوْنَكَ اَحَقٌّ هُوَ ۭ قُلْ اِيْ وَرَبِّيْٓ

راہ یافتہ نہ ہوئے۔ تجھ سے دریافت کرتے ہیں کہ کیا یہ حق ہے تو کہدے کہ قسم ہے میرے

اِنَّهٗ لَحَقٌّ ۚ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ۝ ۵۳ وَلَوْ اَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ

پروردگار کی یہ بالکل حق ہے اور تم عاجز کرنے والے نہیں ہو۔ اگر ہر ظلم کرنے والے انسان کے لئے وہ ہو

ظَلَمَتْ مَا فِي الْاَرْضِ لَافْتَدَتْ بِهٖ ۭ وَاَسَرُّوْا النَّدَامَةَ

جو روئے زمین پر ہے تو وہ سب اپنے فدیے میں دیدے دل ہی دل میں پشیمان ہوں گے جب کہ عذاب کو اپنی آنکھوں

لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ۚ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ ۵۴

سے دیکھ لیں گے اور عدل کے ساتھ ان میں فیصلہ کر دیا جائے گا۔ اور وہ ظلم نہ کئے جائیں گے۔

سورۃ یونس پ ۱۱

Marfat.com

سورۂ ھود پ۱۲

اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ الْاٰخِرَۃِ ؕ ذٰلِکَ یَوْمٌ
یقیناً اس میں ان لوگوں کے لئے نشان عبرت ہے جو قیامت کے عذاب سے ڈرتے ہیں وہ دن جس میں
مَّجْمُوْعٌ ۙ لَّہُ النَّاسُ وَ ذٰلِکَ یَوْمٌ مَّشْہُوْدٌ ﴿۱۰۳﴾ وَ مَا نُؤَخِّرُہٗ
سب لوگ جمع کئے جائیں گے اور وہ وہ دن ہے جس میں سب حاضر کئے جائیں گے اسے ہم جو دیر کرتے
اِلَّا لِاَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ ﴿۱۰۴﴾ یَوْمَ یَاْتِ لَا تَکَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِہٖ ۚ
ہیں کہ وہ صرف ایک معین مدت تک ہے ۔ جس دن وہ آجائیگی مجال نہ ہوگی کہ خدائے تعالیٰ کی اجازت کے بغیر کوئی بات
فَمِنْہُمْ شَقِیٌّ وَّ سَعِیْدٌ ﴿۱۰۵﴾

بھی کرلے سو ان میں کوئی تو بدبخت ہوگا اور کوئی نیک بخت ۔

سورۂ یوسف پ۱۳

اَفَاَمِنُوْۤا اَنْ تَاْتِیَہُمْ غَاشِیَۃٌ مِّنْ عَذَابِ اللّٰہِ اَوْ تَاْتِیَہُمُ
کیا وہ اس بات سے بے خوف ہوگئے ہیں کہ ان کے پاس خدا کے عذابوں میں سے کوئی عام عذاب آجائے یا ان پر
السَّاعَۃُ بَغْتَۃً وَّ ہُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ﴿۱۰۷﴾

اچانک قیامت ٹوٹ پڑے اور وہ محض بے خبر ہی ہوں ۔

سورۂ ابراہیم پ۱۳

مُہْطِعِیْنَ مُقْنِعِیْ رُءُوْسِہِمْ لَا یَرْتَدُّ اِلَیْہِمْ طَرْفُہُمْ ۚ وَ اَفْـِٕدَتُہُمْ
اپنے سر اوپر اٹھائے دوڑ بھاگ کر رہے ہوں گے خود اپنی طرف بھی ان کی نگاہیں نہ لوٹیں گی اور ان کے دل
ہَوَآءٌ ﴿۴۳﴾ وَ اَنْذِرِ النَّاسَ یَوْمَ یَاْتِیْہِمُ الْعَذَابُ فَیَقُوْلُ
اڑے اور گرے ہوئے خالی ہوں گے ۔ لوگوں کو اس دن سے ہوشیار کردے جب کہ ان کے پاس عذاب آجائے گا اور
الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا رَبَّنَاۤ اَخِّرْنَاۤ اِلٰۤی اَجَلٍ قَرِیْبٍ ۙ نُّجِبْ دَعْوَتَکَ
ظالم کہنے لگیں گے کہ اے ہمارے رب ہمیں بہت تھوڑے قریب کے وقت تک کی ہی مہلت دے کہ ہم تیری
وَ نَتَّبِعِ الرُّسُلَ ؕ اَوَ لَمْ تَکُوْنُوْۤا اَقْسَمْتُمْ مِّنْ قَبْلُ مَا لَکُمْ مِّنْ
تبلیغ مان لیں اور تیرے پیغمبروں کی تابعداری میں لگ جائیں کیا تم اس سے پہلے بھی قسمیں نہیں کھا رہے تھے کہ تمہارے
زَوَالٍ ﴿۴۴﴾ وَ سَکَنْتُمْ فِیْ مَسٰکِنِ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَہُمْ وَ تَبَیَّنَ لَکُمْ
لئے زوال ہی نہیں ۔ تو اس دن گنہگاروں کو دیکھے گا کہ زنجیروں میں ملے جلے ایک جگہ جکڑے ہوں گے ۔
سَرَابِیْلُہُمْ مِّنْ قَطِرَانٍ وَّ تَغْشٰی وُجُوْہَہُمُ النَّارُ ﴿۵۰﴾ لِیَجْزِیَ

ان کے لباس گندھک کے ہوں گے اور آگ ان کے چہروں پر بھی چڑھی ہوئی ہوگی یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ہر شخص کو اس

Marfat.com

اللّٰهُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ ۚ إِنَّ اللّٰهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۝
کے کئے ہوئے اعمال کا بدلہ دے بیشک اللہ تعالیٰ کو حساب لینے کچھ دیر نہیں لگنے کی ۔

سورۃ النحل پ ۱۴

وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَمَا أَمْرُ السَّاعَةِ إِلَّا كَلَمْحِ
آسمان وزمین کا علم صرف اللہ ہی کو معلوم ہے قیامت کا امر تو ایسا ہی ہے جیسے آنکھ کا جھپکنا بلکہ
الْبَصَرِ أَوْ هُوَ أَقْرَبُ ۚ إِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ وَيَوْمَ
اس سے بھی زیادہ قریب ہے بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے ۔ جس دن ہم
نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا ثُمَّ لَا يُؤْذَنُ لِلَّذِينَ كَفَرُوا وَلَا
ہر امت میں سے گواہ کھڑا کر دیں گے پھر کافروں کو نہ اجازت دیجائے گی اور نہ وہ عذر اور رجوع طلب کئے جائیں گے
هُمْ يُسْتَعْتَبُونَ ۝ وَإِذَا رَأَى الَّذِينَ ظَلَمُوا الْعَذَابَ فَلَا يُخَفَّفُ
جب یہ ظالم عذاب دیکھ لیں گے پھر نہ تو وہ ان سے ہلکا کیا جائے گا اور نہ ڈھیل دیئے جائیں گے جب
عَنْهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ ۝ وَإِذَا رَأَى الَّذِينَ أَشْرَكُوا شُرَكَاءَهُمْ
مشرکین اپنے شریکوں کو دیکھ لیں گے تو کہیں گے اے ہمارے پروردگار
قَالُوا رَبَّنَا هٰؤُلَاءِ شُرَكَاؤُنَا الَّذِينَ كُنَّا نَدْعُو مِنْ دُونِكَ ۖ
یہی ہمارے وہ شریک ہیں جنہیں ہم تجھے چھوڑ کر پکارا کرتے تھے پس وہ انہیں جواب دیں گے
فَأَلْقَوْا إِلَيْهِمُ الْقَوْلَ إِنَّكُمْ لَكَاذِبُونَ ۝ وَأَلْقَوْا إِلَى اللّٰهِ
کہ تم بالکل ہی جھوٹے ہو ۔ اس دن وہ سب عاجز ہو کر خدا کے سامنے اطاعت
يَوْمَئِذٍ السَّلَمَ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ۝ الَّذِينَ
کا اقرار پیش کریں گے اور جو بہتان بازی کرتے تھے وہ سب ان سے گم ہو جائے گا ۔ جنہوں نے کفر
كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ زِدْنٰهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ
کیا اور راہ خدا سے روکا ہم انہیں عذابوں پر عذاب بڑھاتے جائیں گے ۔ یہ بدلہ ہوگا
بِمَا كَانُوا يُفْسِدُونَ ۝ وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِي كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا
ان کی فتنہ پردازیوں کا ۔ جس دن ہم ہر امت میں انہیں سے ان کے مقابلے پر گواہ کھڑا
عَلَيْهِمْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ ۖ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيدًا عَلٰى هٰؤُلَاءِ ۚ وَنَزَّلْنَا
کریں گے اور تجھے ان سب پر گواہ بنا کر لائیں گے اور ہم نے تجھ پر یہ کتاب نازل فرمائی جو ہر چیز کا

عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى
شافی بیان ہے اور ہدایت اور رحمت اور خوشخبری ہے مسلمانوں
لِلْمُسْلِمِيْنَ ۝
کے لئے۔

وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰٓئِرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ ۭ وَنُخْرِجُ لَهٗ يَوْمَ
ہم نے ہر انسان کی برائی بھلائی کو اس کے گلے لگا دیا ہے اور بروز قیامت ہم اس کے سامنے اس
الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا ۝ اِقْرَاْ كِتٰبَكَ ۭ كَفٰى بِنَفْسِكَ
کا نامہ اعمال نکالیں گے جسے وہ اپنے روبرو کھلا ہوا پائے گا خود ہی اپنی کتاب آپ ہی پڑھ لے آج تو
الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا ۝ يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍۢ بِاِمَامِهِمْ ۚ فَمَنْ
تو خود ہی اپنا حساب لینے کو کافی ہے۔ جس دن ہم ہر جماعت کو اس کے پیشوا سمیت بلائیں گے پھر جن کا بھی
اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَاُولٰۗىِٕكَ يَقْرَءُوْنَ كِتٰبَهُمْ وَلَا يُظْلَمُوْنَ
عمل نامہ دائیں ہاتھ میں دیدیا گیا وہ تو شوق سے اپنا نامہ اعمال پڑھنے لگیں گے اور ایک تاگے کے برابر بھی ظلم نہ کئے
فَتِيْلًا ۝ وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى
جائیں گے۔ اور جو کوئی اس جہان میں اندھا رہا وہ آخرت میں بھی اندھا اور
وَاَضَلُّ سَبِيْلًا ۝
راستے سے بہت ہی بھٹکا ہوا رہے گا۔

وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَى الْاَرْضَ بَارِزَةً ۙ وَّحَشَرْنٰهُمْ
جس دن ہم پہاڑوں کو چلائیں گے اور زمین کو تو صاف کھلی ہوئی دیکھے گا اور تمام لوگوں کا ہم حشر کریں گے
فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا ۝ وَعُرِضُوْا عَلٰي رَبِّكَ صَفًّا ۭ لَقَدْ
ان میں سے ایک کو بھی باقی نہ چھوڑیں گے۔ سب کے سب تیرے رب کے سامنے صف بستہ حاضر کئے جائیں
جِئْتُمُوْنَا كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍۢ ۭ بَلْ زَعَمْتُمْ اَلَّنْ نَّجْعَلَ لَكُمْ
گے یقیناً ہم تمہیں اسی طرح لائے جس طرح تمہیں اول مرتبہ ہم نے پیدا کیا تھا لیکن تم تو اسی خیال میں رہے کہ ہم
مَّوْعِدًا ۝ وَوُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا فِيْهِ
تمہارے لئے کوئی وعدہ ہی نہ کریں گے اور کتابیں نامہ اعمال درمیان میں رکھ دیئے جائیں گے۔ پس تو دیکھے گا کہ گنہگار اس کی تحریر سے

وَيَقُولُونَ يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيرَةً وَّلَا
خوف زدہ ہو رہے ہوں گے - ہائے ہماری خرابی یہ کیسی کتاب ہے جس نے کوئی چھوٹا بڑا بغیر گھیرے
كَبِيرَةً إِلَّآ أَحْصٰىهَا ۚ وَوَجَدُوا مَا عَمِلُوا حَاضِرًا ۗ وَلَا يَظْلِمُ
باقی ہی نہیں چھوڑا جو کچھ انہوں نے کیا تھا سب موجود پائیں گے تیرا رب کسی پر ظلم و
رَبُّكَ أَحَدًا ﴿٤٩﴾ وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوٓا
ستم نہیں کرے گا - جب ہم نے فرشتوں سے کہا آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا
إِلَّآ إِبْلِيسَ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ أَمْرِ رَبِّهِ ۗ أَفَتَتَّخِذُونَهُ
مگر ابلیس جو جنوں میں سے تھا اپنے رب کے حکم سے نکل گیا کیا تم
وَذُرِّيَّتَهُ أَوْلِيَآءَ مِن دُونِي وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ۚ بِئْسَ لِلظّٰلِمِينَ بَدَلًا ﴿٥٠﴾
مجھ کو چھوڑ کر اسے اور اس کی اولاد کو دوست بناتے ہو حالانکہ وہ تمہارے دشمن ہیں ظالموں کا یہ
مَّآ أَشْهَدْتُهُمْ خَلْقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَلَا خَلْقَ أَنفُسِهِمْ ۖ وَمَا كُنتُ
بدلہ برا ہے - میں نے انہیں آسمان و زمین کے پیدا کرنے کے وقت نہ بلایا تھا نہ خود ان کے پیدا کرنے
مُتَّخِذَ الْمُضِلِّينَ عَضُدًا ﴿٥١﴾ وَيَوْمَ يَقُولُ نَادُوا شُرَكَآءِيَ الَّذِينَ
کے وقت میں گمراہ کرنے والوں کو مددگار بنانے والا ہوں - اور جس دن وہ فرمائے گا کہ میرے شریکوں کو
زَعَمْتُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُمْ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُم مَّوْبِقًا ﴿٥٢﴾
پکارو جنہیں تم میرا شریک سمجھتے تھے پس وہ پکاریں گے تو وہ ان کا جواب نہ دیں گے اور ہم ان کے درمیان
وَرَأَى الْمُجْرِمُونَ النَّارَ فَظَنُّوٓا أَنَّهُم مُّوَاقِعُوهَا وَلَمْ يَجِدُوا عَنْهَا مَصْرِفًا ﴿٥٣﴾
ایک آڑ کر دیں گے - اور مجرم آگ دیکھ کر سمجھ لیں گے کہ ہم اس میں گرنے والے ہیں اور اس سے بچنے کی
وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِي هٰذَا الْقُرْءَانِ لِلنَّاسِ مِن كُلِّ مَثَلٍ ۚ وَكَانَ الْإِنسَانُ
جگہ نہ پائیں گے - اور ہم نے اس قرآن میں لوگوں کے لئے ہر طرح کی مثالیں بیان کی ہیں اور انسان
أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا ﴿٥٤﴾ وَمَا مَنَعَ النَّاسَ أَن يُؤْمِنُوٓا إِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰى
سب سے زیادہ جھگڑالو ہے - اور لوگوں کو ایمان لانے سے اور ان کے پاس ہدایت آنے سے اور
وَيَسْتَغْفِرُوا رَبَّهُمْ إِلَّآ أَن تَأْتِيَهُمْ سُنَّةُ الْأَوَّلِينَ أَوْ يَأْتِيَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلًا ﴿٥٥﴾
اپنے رب سے معافی مانگنے سے صرف یہ چیز روکتی ہے کہ ان پر اگلوں کا سا حال آئے یا سامنے عذاب آ جائے
وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا مُبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ ۚ وَيُجَٰدِلُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِالْبَٰطِلِ
اور ہم رسولوں کو صرف خوشخبری دینے والے اور ڈر سنانے والے بھیجتے ہیں اور کافر باطل کے ساتھ
لِيُدْحِضُوا بِهِ الْحَقَّ ۖ وَاتَّخَذُوٓا ءَايَٰتِي وَمَآ أُنذِرُوا هُزُوًا ﴿٥٦﴾
جھگڑتے ہیں تاکہ حق کو ہٹا دیں اور میری آیتوں کو اور جو ڈر سنایا گیا ہے اسے ہنسی بنا رکھا ہے
وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن ذُكِّرَ بِءَايَٰتِ رَبِّهِ فَأَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِيَ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ ۚ
اور اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہے جسے اس کے رب کی آیتیں یاد دلائی گئیں پھر وہ ان سے منہ پھیر لے اور
إِنَّا جَعَلْنَا عَلٰى قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَن يَفْقَهُوهُ وَفِيٓ ءَاذَانِهِمْ وَقْرًا ۚ وَإِن تَدْعُهُمْ
اپنے کئے ہوئے کو بھول جائے - ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال دیئے ہیں کہ وہ اسے نہ سمجھیں اور ان کے کانوں میں
إِلَى الْهُدٰى فَلَن يَهْتَدُوٓا إِذًا أَبَدًا ﴿٥٧﴾ وَرَبُّكَ الْغَفُورُ ذُو الرَّحْمَةِ ۖ لَوْ يُؤَاخِذُهُم
بوجھ ہے اور اگر تم انہیں ہدایت کی طرف بلاؤ تو یہ کبھی ہدایت پر نہ آئیں گے - اور تیرا رب بخشنے والا
بِمَا كَسَبُوا لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ ۚ بَلْ لَّهُم مَّوْعِدٌ لَّن يَجِدُوا مِن دُونِهِ مَوْئِلًا ﴿٥٨﴾
رحمت والا ہے اگر وہ ان کو ان کے کئے پر پکڑتا تو جلد ہی عذاب بھیج دیتا - بلکہ ان کے لئے وعدہ ہے کہ
وَتِلْكَ الْقُرٰٓى أَهْلَكْنٰهُمْ لَمَّا ظَلَمُوا وَجَعَلْنَا لِمَهْلِكِهِم مَّوْعِدًا ﴿٥٩﴾
وہ اس کے سوا کوئی پناہ گاہ نہ پائیں گے - اور یہ بستیاں ہیں کہ جب ظلم کرنے لگیں تو ہم نے ان کو ہلاک کر دیا
وَإِذْ قَالَ مُوسٰى لِفَتٰىهُ لَآ أَبْرَحُ حَتّٰٓى أَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ أَوْ أَمْضِيَ حُقُبًا ﴿٦٠﴾
اور ہم نے ان کی ہلاکت کا وقت مقرر کر دیا تھا - اور جب موسیٰ نے اپنے خادم سے کہا میں برابر چلتا رہوں گا
فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوتَهُمَا فَٱتَّخَذَ سَبِيلَهُۥ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا ﴿٦١﴾
یہاں تک کہ دو دریاؤں کے ملنے کی جگہ پہنچ جاؤں یا برسوں چلتا رہوں - پس جب وہ دونوں دریاؤں کے ملنے کی
فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتٰىهُ ءَاتِنَا غَدَآءَنَا لَقَدْ لَقِينَا مِن سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا ﴿٦٢﴾
جگہ پہنچے تو اپنی مچھلی بھول گئے وہ مچھلی دریا میں سرنگ کی طرح راستہ بنا کر چلی گئی - پھر جب وہ آگے
قَالَ أَرَءَيْتَ إِذْ أَوَيْنَآ إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَآ أَنسَٰنِيهُ إِلَّا الشَّيْطٰنُ أَنْ أَذْكُرَهُ ۚ
بڑھے تو موسیٰ نے اپنے خادم سے کہا ہمارا کھانا لا - ہم تو اس سفر سے بہت تھک گئے - خادم نے کہا
وَٱتَّخَذَ سَبِيلَهُۥ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا ﴿٦٣﴾ قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ ۚ فَٱرْتَدَّا عَلٰٓى ءَاثَارِهِمَا قَصَصًا ﴿٦٤﴾
کیا آپ نے دیکھا جب ہم چٹان پر ٹھہرے تھے تو میں مچھلی بھول گیا اور مجھے شیطان نے بھلا دیا کہ آپ سے
فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَآ ءَاتَيْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِندِنَا وَعَلَّمْنٰهُ مِن لَّدُنَّا عِلْمًا ﴿٦٥﴾
کہوں - موسیٰ نے کہا یہی تو ہم چاہتے تھے پس وہ دونوں اپنے پاؤں کے نشان دیکھتے واپس آئے - پس
قَالَ لَهُۥ مُوسٰى هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلٰٓى أَن تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا ﴿٦٦﴾
وہ ہمارے بندوں میں سے ایک بندے کو پا گئے جسے ہم نے اپنی رحمت دی تھی اور اپنے پاس سے علم سکھایا تھا
قَالَ إِنَّكَ لَن تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴿٦٧﴾ وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ بِهِۦ خُبْرًا ﴿٦٨﴾
موسیٰ نے اس سے کہا کیا میں آپ کے ساتھ رہ سکتا ہوں کہ آپ مجھے بھلائی کی راہ سکھائیں - وہ بولا
قَالَ سَتَجِدُنِيٓ إِن شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَلَآ أَعْصِي لَكَ أَمْرًا ﴿٦٩﴾ قَالَ فَإِنِ ٱتَّبَعْتَنِي
تم میرے ساتھ صبر نہ کر سکو گے - اور جس بات کو تم نے نہ سمجھا ہو اس پر صبر کرو گے کیونکر - موسیٰ نے
فَلَا تَسْـَٔلْنِي عَن شَيْءٍ حَتّٰٓى أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا ﴿٧٠﴾ فَٱنطَلَقَا حَتّٰٓى إِذَا رَكِبَا فِي السَّفِينَةِ
کہا اگر اللہ چاہے تو میں صبر کرنے والا پاؤں گا اور میں کسی بات میں آپ کی نافرمانی نہ کروں گا - وہ بولا
خَرَقَهَا ۖ قَالَ أَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْـًٔا إِمْرًا ﴿٧١﴾ قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَن تَسْتَطِيعَ
اگر تم میرے ساتھ چلو تو مجھ سے کسی بات کا پوچھنا جب تک میں خود تم سے اس کا ذکر نہ کروں - پس وہ دونوں
مَعِيَ صَبْرًا ﴿٧٢﴾ قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا ﴿٧٣﴾
چلے یہاں تک کہ جب کشتی میں سوار ہوئے تو اس کو پھاڑ ڈالا - موسیٰ نے کہا کیا تم نے اس کشتی کو
فَٱنطَلَقَا حَتّٰٓى إِذَا لَقِيَا غُلٰمًا فَقَتَلَهُۥ قَالَ أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَّقَدْ جِئْتَ شَيْـًٔا نُّكْرًا ﴿٧٤﴾
توڑا ہے تاکہ اس کے رہنے والوں کو غرق کر دو - یہ تو تم نے بڑا برا کام کیا - خضر نے کہا میں نے
قَالَ أَلَمْ أَقُل لَّكَ إِنَّكَ لَن تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴿٧٥﴾ قَالَ إِن سَأَلْتُكَ عَن شَيْءٍ بَعْدَهَا
کہا تھا کہ تم میرے ساتھ صبر نہ کر سکو گے - موسیٰ نے کہا اگر میں اس کے بعد کسی بات کا پوچھوں
فَلَا تُصٰحِبْنِي ۖ قَدْ بَلَغْتَ مِن لَّدُنِّي عُذْرًا ﴿٧٦﴾ فَٱنطَلَقَا حَتّٰٓى إِذَآ أَتَيَآ أَهْلَ قَرْيَةٍ
تو مجھے ساتھ نہ رکھیو - آپ میری طرف سے عذر پا چکے - پس وہ دونوں چلے یہاں تک کہ جب
ٱسْتَطْعَمَآ أَهْلَهَا فَأَبَوْا أَن يُضَيِّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَن يَنقَضَّ فَأَقَامَهُ ۖ
ایک بستی والوں سے کھانا مانگا تو انہوں نے ان کو مہمان بنانے سے انکار کر دیا - پھر وہ دونوں وہاں
قَالَ لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا ﴿٧٧﴾ قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ ۚ سَأُنَبِّئُكَ بِتَأْوِيلِ
ایک دیوار پائی جو گرا چاہتی تھی - خضر نے اس کو سیدھا کر دیا - موسیٰ نے کہا اگر آپ چاہتے تو
مَا لَمْ تَسْتَطِع عَّلَيْهِ صَبْرًا ﴿٧٨﴾ أَمَّا السَّفِينَةُ فَكَانَتْ لِمَسٰكِينَ يَعْمَلُونَ فِي الْبَحْرِ
اس کام کی اجرت لے سکتے تھے - خضر نے کہا بس یہ میرے اور تمہارے درمیان جدائی ہے - میں تمہیں
فَأَرَدتُّ أَنْ أَعِيبَهَا وَكَانَ وَرَآءَهُم مَّلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ غَصْبًا ﴿٧٩﴾ وَأَمَّا الْغُلٰمُ
ان باتوں کی حقیقت بتاتا ہوں جن پر آپ صبر نہ کر سکے - کشتی تو چند مسکینوں کی تھی جو دریا میں
فَكَانَ أَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِينَآ أَن يُرْهِقَهُمَا طُغْيَٰنًا وَكُفْرًا ﴿٨٠﴾ فَأَرَدْنَآ أَن يُبْدِلَهُمَا
کام کرتے تھے میں نے چاہا کہ اس کو عیب دار کر دوں کیونکہ ان کے آگے ایک بادشاہ تھا جو ہر کشتی
رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً وَأَقْرَبَ رُحْمًا ﴿٨١﴾ وَأَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي الْمَدِينَةِ
کو زبردستی چھین لیتا تھا - اور لڑکا تو اس کے ماں باپ مومن تھے ہمیں ڈر تھا کہ وہ ان کو سرکشی اور
وَكَانَ تَحْتَهُۥ كَنزٌ لَّهُمَا وَكَانَ أَبُوهُمَا صَٰلِحًا ۖ فَأَرَادَ رَبُّكَ أَن يَبْلُغَآ أَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا
کفر میں ڈالے گا - پس ہم نے چاہا کہ ان کا رب ان کو اس کے بدلے اچھا بچہ دے جو پاکیزگی میں
كَنزَهُمَا رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ ۚ وَمَآ فَعَلْتُهُۥ عَنْ أَمْرِي ۚ ذٰلِكَ تَأْوِيلُ مَا لَمْ تَسْطِع عَّلَيْهِ صَبْرًا ﴿٨٢﴾
بہتر اور رحم میں زیادہ قریب ہو - اور دیوار تو دو یتیم لڑکوں کی تھی جو شہر میں رہتے تھے اور
وَيَسْـَٔلُونَكَ عَن ذِي الْقَرْنَيْنِ ۖ قُلْ سَأَتْلُوا عَلَيْكُم مِّنْهُ ذِكْرًا ﴿٨٣﴾ إِنَّا مَكَّنَّا لَهُۥ فِي الْأَرْضِ
اس کے نیچے ان کا خزانہ تھا اور ان کا باپ نیک بخت تھا - پس تیرے رب نے چاہا کہ وہ جوان ہو کر
وَءَاتَيْنٰهُ مِن كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا ﴿٨٤﴾ فَأَتْبَعَ سَبَبًا ﴿٨٥﴾ حَتّٰٓى إِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ
اپنا خزانہ نکالیں یہ تیرے رب کی رحمت ہے - اور میں نے یہ کام اپنی رائے سے نہیں کیا - یہ ہے
الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِي عَيْنٍ حَمِئَةٍ وَوَجَدَ عِندَهَا قَوْمًا ۗ قُلْنَا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ إِمَّآ أَن تُعَذِّبَ
اصل حال اس کا جس پر تم صبر نہ کر سکے - اور وہ تجھ سے ذوالقرنین کا حال پوچھتے ہیں تو کہہ دے کہ
وَإِمَّآ أَن تَتَّخِذَ فِيهِمْ حُسْنًا ﴿٨٦﴾ قَالَ أَمَّا مَن ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهُۥ ثُمَّ يُرَدُّ إِلٰى رَبِّهِۦ فَيُعَذِّبُهُۥ
میں تمہیں ان کا تھوڑا سا واقعہ پڑھ کر سناتا ہوں - ہم نے اسے زمین میں قوت عطا فرمائی تھی
عَذَابًا نُّكْرًا ﴿٨٧﴾ وَأَمَّا مَنْ ءَامَنَ وَعَمِلَ صَٰلِحًا فَلَهُۥ جَزَآءً ۖ الْحُسْنٰى ۖ وَسَنَقُولُ لَهُۥ مِنْ أَمْرِنَا يُسْرًا ﴿٨٨﴾
اور اسے ہر چیز کے سامان بھی عنایت کر دیئے تھے - وہ ایک راہ کے درپے ہو گیا یہاں تک کہ سورج ڈوبنے کی
ثُمَّ أَتْبَعَ سَبَبًا ﴿٨٩﴾ حَتّٰٓى إِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلٰى قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَل
جگہ پہنچ گیا اسے ایک دلدل کے چشمے میں غروب ہوتا ہوا پایا اور اس چشمے کے پاس ایک قوم کو بھی پایا ہم نے
لَّهُم مِّن دُونِهَا سِتْرًا ﴿٩٠﴾ كَذٰلِكَ ۖ وَقَدْ أَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ
فرما دیا کہ اے ذوالقرنین یا تو تو انہیں تکلیف پہنچائے یا ان کے بارے میں تو کوئی بہترین روش اختیار کرے
خُبْرًا ﴿٩١﴾ ثُمَّ أَتْبَعَ سَبَبًا ﴿٩٢﴾ حَتّٰٓى إِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِن دُونِهِمَا قَوْمًا لَّا يَكَادُونَ
جواب دیا کہ جو ظلم کرے گا اسے تو ہم بھی اب سزا دیں گے پھر وہ اپنے رب کی طرف لوٹایا جائے گا
يَفْقَهُونَ قَوْلًا ﴿٩٣﴾ قَالُوا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ إِنَّ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ
اور وہ اسے پھر سے سخت عذاب کریگا - ہاں جو ایمان لائے اور نیک اعمال کئے اس کے لئے تو بدلے میں
لَكَ خَرْجًا عَلٰٓى أَن تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا ﴿٩٤﴾ قَالَ مَا مَكَّنِّي فِيهِ رَبِّي خَيْرٌ فَأَعِينُونِي
بھلائی ہی ہے اور ہم اسے اپنے کام میں بھی آسانی ہی کہیں گے - وہ اور راہ کے پیچھے لگا -
بِقُوَّةٍ أَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا ﴿٩٥﴾ ءَاتُونِي زُبَرَ الْحَدِيدِ ۖ حَتّٰٓى إِذَا سَاوَىٰ بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ
یہاں تک کہ سورج نکلنے کی جگہ تک پہنچا اسے ایک ایسی قوم پر نکلتا پایا کہ ان کے لئے ہم نے اس سے اور
قَالَ انفُخُوا ۖ حَتّٰٓى إِذَا جَعَلَهُۥ نَارًا ۖ قَالَ ءَاتُونِيٓ أُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا ﴿٩٦﴾ فَمَا ٱسْطَٰعُوٓا أَن يَظْهَرُوهُ
کوئی پردہ اور اوٹ نہیں بنائی واقعہ ایسا ہی ہے - کہ ہم نے اس کے آس پاس کی کل خبروں کا احاطہ کر رکھا
وَمَا ٱسْتَطَٰعُوا لَهُۥ نَقْبًا ﴿٩٧﴾ قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّن رَّبِّي ۖ فَإِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّي جَعَلَهُۥ دَكَّآءَ ۖ

خُبْرًا ۝ ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ۝ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِنْ
ہے۔ وہ پھر ایک سفر کے سامان میں لگا۔ یہاں تک کہ جب وہ دیواروں کے درمیان میں پہنچا ان دونوں کے
دُوْنِهِمَا قَوْمًا لَّا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ قَوْلًا ۝ قَالُوْا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ
ادھر اس نے ایک ایسی قوم پائی جو بات سمجھنے کے قریب بھی نہ تھی۔ انہوں نے کہا اے ذوالقرنین
اِنَّ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ
یاجوج ماجوج اس ملک میں بڑے بھاری فسادی ہیں تو کیا آپ کے لئے کچھ سرمایہ اکٹھا کر دیں اس شرط پر
لَّكَ خَرْجًا عَلٰٓى اَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا ۝ قَالَ مَا مَكَّنِّىْ
کہ آپ ان میں اور ہمارے درمیان ایک دیوار بنا دیں۔ اس نے جواب دیا کہ میرے
فِيْهِ رَبِّىْ خَيْرٌ فَاَعِيْنُوْنِىْ بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ
اختیار میں میرے پروردگار نے جو کر رکھا ہے وہی بہتر ہے تم صرف اپنی قوت و طاقت سے
رَدْمًا ۝ اٰتُوْنِىْ زُبَرَ الْحَدِيْدِ ؕ حَتّٰٓى اِذَا سَاوٰى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ
میری مدد کرو۔ میں تم میں اور ان میں مضبوط حجاب بنا دیتا ہوں مجھے لوہے کی چادریں لا دو یہاں
قَالَ انْفُخُوْا ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا ۙ قَالَ اٰتُوْنِىْٓ اُفْرِغْ عَلَيْهِ
تک کہ ان دونوں پہاڑوں کے درمیان دیوار برابر کر دی تو حکم دیا کہ آگ تیز جلاؤ تاوقتیکہ لوہے کی اون چادریں
قِطْرًا ۝ فَمَا اسْطَاعُوْٓا اَنْ يَّظْهَرُوْهُ وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ
کو بالکل آگ کر دیا۔ تو فرمایا میرے پاس لاؤ اس پر پگھلا ہوا تانبا ڈالدوں پس نہ تو ان میں اس دیوار کے
نَقْبًا ۝ قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّىْ ۚ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّىْ
اوپر چڑھنے کی طاقت ہے۔ اور نہ اس میں کوئی سوراخ کر سکتے ہیں کہا کہ صرف میرے رب کی مہربانی
جَعَلَهٗ دَكَّآءَ ۚ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّىْ حَقًّا ۝ وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ
ہے ہاں جب میرے رب کا وعدہ آئے گا تو اسے زمین دوز کر دیگا بیشک میرے رب کا
يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ فِىْ بَعْضٍ وَّنُفِخَ فِى الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا ۝
وعدہ سچا اور برحق ہے اس دن ہم انہیں آپس میں ایک دوسرے میں دھنستے ہوئے چھوڑ دیں گے اور صور پھونکدیا جائیگا پس سب کو
اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ اَكَادُ اُخْفِيْهَا لِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا تَسْعٰى ۝
اکٹھا کر کے جمع کر لیں گے۔ قیامت یقیناً آنیوالی ہے جسے میں پوشیدہ رکھنا چاہتا ہوں تاکہ ہر شخص کو وہ بدلہ دیا جائے جو اس کی کوشش کی

Marfat.com

فَلَا يَصُدَّنَّكَ عَنْهَا مَنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ فَتَرْدٰى ۝
اب اس کے یقین سے تجھے کوئی ایسا شخص روک نہ دے جو اس پر ایمان نہ رکھتا ہو اور اپنی خواہش کے پیچھے پڑ کر ہلاک ہو جائے
يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ زُرْقًا ۝ يَّتَخَافَتُوْنَ
جس دن صور پھونکا جائے گا اور گنہگاروں کو ہم اس دن نیلی پیلی آنکھوں کے کر کے پہلے گھیر لائیں گے ۔ آپس میں چپکے چپکے
بَيْنَهُمْ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا عَشْرًا ۝ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ اِذْ يَقُوْلُ
کہہ رہے ہوں گے کہ ہم تو صرف دس دن ہی رہے ۔ جو کچھ وہ کہہ رہے ہیں اس سے ہم ہی باخبر ہیں جب کہ
اَمْثَلُهُمْ طَرِيْقَةً اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا يَوْمًا ۝ وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ
ان میں زیادہ اچھی راہ والا کہہ رہا ہوگا کہ تم تو صرف ایک ہی دن رہے ۔ تجھ سے پہاڑوں کی نسبت سوال کرتے ہیں
فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّيْ نَسْفًا ۝ فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ۝ لَّا تَرٰى
سو تو کہہ دے کہ میرا رب انہیں ریزہ ریزہ کر کے اڑا دیگا ۔ اور زمین کو بالکل ہموار صاف میدان کر چھوڑے گا ۔ جس میں تو نہ
فِيْهَا عِوَجًا وَّلَا اَمْتًا ۝ يَوْمَئِذٍ يَّتَّبِعُوْنَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهٗ ۚ
کہیں موڑ توڑ دیکھے گا نہ اونچ نیچ ۔ جس دن پکارنے والے کے پیچھے چلیں گے جس میں کوئی کجی نہ ہوگی خدائے رحمان کے سامنے تمام
وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا ۝
آوازیں پست ہو جائیں گی سوائے گھسر پھسر کے تجھے کچھ بھی سنائی نہ دے گا ۔
يَوْمَ نَطْوِي السَّمَآءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ ۚ كَمَا بَدَاْنَآ اَوَّلَ خَلْقٍ
جس دن ہم آسمان کو لپیٹ لیں گے مثل لپیٹنے کتاب کے لکھی ہوئی پر جیسے کہ ہم نے اول دفعہ پیدائش کی تھی اس طرح دوبارہ کریں
نُعِيْدُهٗ ۚ وَعْدًا عَلَيْنَا ۚ اِنَّا كُنَّا فٰعِلِيْنَ ۝
گے یہ ہمارے ذمے وعدہ ہے اور ہم ضرور اسے کر کے ہی رہیں گے ۔
يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۚ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ ۝
لوگو اپنے پروردگار سے ڈرتے رہا کرو قیامت کا زلزلہ بہت ہی بڑی چیز ہے ۔
يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ
جس دن تم اسے دیکھ لو گے ہر دودھ پلانے والی اپنے دودھ پیتے بچے کو بھول جائے گی اور تمام حمل
حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى
والیوں کے حمل گر جائیں گے اور تو دیکھے گا کہ یہ لوگ متوالے دکھائی دیں گے حالانکہ درحقیقت وہ متوالے نہ ہونگے

وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ ۝ وَاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا ۙ
لیکن خدا کا عذاب بڑا ہی سخت ہے ۔ اور یہ کہ قیامت قطعاً آنے والی ہے جس میں کوئی شک
وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ ۝
وشبہ نہیں اور یقیناً اللہ تعالیٰ قبروں والوں کو دوبارہ زندہ فرمائے گا ۔
فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَلَآ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَّلَا يَتَسَآءَلُوْنَ ۝
پس جب کہ صور پھونک دیا جائے گا اس دن نہ کوئی آپس کے رشتے رہیں گے نہ آپس کی پوچھ کچھ جن کی ترازو کا پلہ بھاری
فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وَمَنْ خَفَّتْ
ہوگیا وہ تو نجات والے ہوگئے اور جن کی ترازو کا پلہ ہلکا ہوگیا یہ ہیں وہ جنہوں نے اپنا نقصان آپ کر لیا
مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فِيْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ۝
جو ہمیشہ کے لئے جہنم میں داخل ہو گئے ان کے چہروں کو آگ جھلستی رہے
تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيْهَا كٰلِحُوْنَ ۝ اَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ
گی اور وہ وہاں بدشکل بنے ہوئے ہوں گے کیا میری آیتیں تمہارے سامنے تلاوت
تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ۝
نہیں کی جاتی تھیں پھر بھی تم انہیں جھٹلاتے تھے ۔
بَلْ كَذَّبُوْا بِالسَّاعَةِ ۚ وَاَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ سَعِيْرًا ۝
بات یہ ہے کہ لوگ قیامت کو جھوٹ سمجھتے ہیں اور قیامت کے جھٹلانے والوں کے لئے ہم نے بھڑکتی ہوئی دوزخ تیار
اِذَا رَاَتْهُمْ مِّنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ سَمِعُوْا لَهَا تَغَيُّظًا وَّزَفِيْرًا ۝
کر رکھی ہے ۔ جب وہ انہیں دور سے دیکھے گی یہ اس کے غصے جھلانا اور چلانا سننے لگیں گے ۔
وَاِذَآ اُلْقُوْا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنِيْنَ دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُوْرًا ۝
اور جب کہ یہ جہنم کی کسی تنگ و تار جگہ میں مشکیں کس کر پھینک دیئے جائیں گے تو وہاں اپنے لئے موت ہی موت پکاریں گے ۔
لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَّادْعُوْا ثُبُوْرًا كَثِيْرًا ۝
آج ایک ہی موت نہ پکارو بلکہ بہت سی موتوں کو پکارو ۔ جس دن اللہ
وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ ءَاَنْتُمْ
تعالیٰ انہیں اور جنہیں یہ خدائے تعالیٰ کے بغیر پوجتے رہے ۔ جمع کر کے پوچھے گا

أَمْ أَضْلَلْتُمْ عِبَادِي هَٰؤُلَاءِ أَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيلَ ۝ قَالُوا سُبْحَانَكَ
کیا میرے ان بندوں کو تم نے گمراہ کیا یا خود ہی راہ سے گم ہو گئے؟ - وہ جواب دیں گے تو پاک ذات ہے
مَا كَانَ يَنبَغِي لَنَا أَن نَّتَّخِذَ مِن دُونِكَ مِنْ أَوْلِيَاءَ وَلَٰكِن
خود ہمیں ہی زیبا نہ تھا کہ تیرے سوا اوروں کو اپنا کارساز بناتے بات یہ کہ تو نے انہیں اور ان کے باپ دادا
مَّتَّعْتَهُمْ وَآبَاءَهُمْ حَتَّىٰ نَسُوا الذِّكْرَ ۚ وَكَانُوا قَوْمًا بُورًا ۝ يَوْمَ
کو آسودگیاں عطا فرمائیں یہاں تک کہ وہ نصیحت بھلا بیٹھے یہ لوگ تھے ہی ہلاک ہونے والے - جس دن
يَرَوْنَ الْمَلَائِكَةَ لَا بُشْرَىٰ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِينَ وَيَقُولُونَ حِجْرًا
یہ فرشتوں کو دیکھ لیں گے اس دن ان گنہگاروں کی کوئی خوشی نہ ہو گی اور کہیں گے کہ یہ محروم
مَّحْجُورًا ۝ وَقَدِمْنَا إِلَىٰ مَا عَمِلُوا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنَاهُ هَبَاءً
ہی محروم کئے گئے - انہوں نے جو جو اعمال کئے تھے ہم نے ان کی طرف متوجہ ہو کر انہیں پراگندہ ذروں کی طرح کر دیا
مَّنثُورًا ۝ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَأَحْسَنُ
البتہ اس دن جنتیوں کا ٹھکانہ بھی بہت بہتر ہو گا اور خواب گاہ بھی عمدہ
مَقِيلًا ۝ وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَاءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلَائِكَةُ تَنزِيلًا ۝
ہو گی - جس دن آسمان بادل پھٹ جائے گا اور فرشتے لگاتار اتریں گے -
الْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ لِلرَّحْمَٰنِ ۚ وَكَانَ يَوْمًا عَلَى الْكَافِرِينَ
اس دن صحیح طور پر ملک رحمان ہی کا ہو گا یہ دن کافروں پر بڑا بھاری
عَسِيرًا ۝ وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلَىٰ يَدَيْهِ يَقُولُ يَا لَيْتَنِي اتَّخَذْتُ
ہو گا - اس دن ستمگر شخص اپنے ہاتھوں کو چبا چبا کر کہے گا ہائے کاش کہ میں نے
مَعَ الرَّسُولِ سَبِيلًا ۝ يَا وَيْلَتَىٰ لَيْتَنِي لَمْ أَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيلًا ۝
رسول کی راہ لی ہوتی - ہائے افسوس کاش کہ میں نے فلاں کو دوست نہ بنایا ہوا ہوتا -
لَّقَدْ أَضَلَّنِي عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ إِذْ جَاءَنِي ۗ وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِلْإِنسَانِ
اس نے تو مجھے اس کے بعد گمراہ کر دیا کہ نصیحت میرے پاس آ پہنچی تھی شیطان تو انسان کو وقت پر دغا دینے
خَذُولًا ۝ وَقَالَ الرَّسُولُ يَا رَبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا هَٰذَا الْقُرْآنَ مَهْجُورًا ۝
والا ہے - رسول کہیگا کہ اے میرے پروردگار بے شک میری امت نے اس قرآن کو چھوڑ رکھا تھا -

Marfat.com

وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ
جب ان کے اوپر عذاب کا وعدہ ثابت ہو جائے گا تو ہم زمین سے ان کے لئے ایک جانور نکالیں گے جو ان سے باتیں کرتا
اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا لَا يُوْقِنُوْنَ ۝ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ
ہوگا کہ لوگ ہماری آیتوں پر یقین نہیں کرتے تھے۔ جو شخص نیک عمل لائے گا اسے اس سے
خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَهُمْ مِّنْ فَزَعٍ يَّوْمَئِذٍ اٰمِنُوْنَ ۝ وَمَنْ جَآءَ
بہتر بدلہ ملے گا اور وہ اس دن کی گھبراہٹ سے بے خوف ہوں گے۔ اور جو برائی لے کر آئیں وہ
بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ ۚ هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا
اوندھے منہ آگ میں جھونک دیئے جائیں گے۔ صرف وہی بدلہ دیئے جاؤ گے
كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝
جو کچھ کرتے رہے۔
وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۝
جس دن اللہ تعالیٰ انہیں پکار کر فرمائے گا کہ تم جنہیں اپنے گمان میں میرا شریک ٹھہراتے تھے کہاں ہیں جن
قَالَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَغْوَيْنَا
پر بات آچکی وہ جواب دیں گے کہ اے ہمارے پروردگار یہی وہ ہیں جنہیں ہم نے انہیں اسی طرح بہکایا جس طرح ہم بہکے تھے
اَغْوَيْنٰهُمْ كَمَا غَوَيْنَا ۚ تَبَرَّاْنَآ اِلَيْكَ مَا كَانُوْٓا اِيَّانَا يَعْبُدُوْنَ ۝
ہم تیری دربار میں اپنی دستبرداری کرتے ہیں یہ ہماری عبادت نہیں کرتے تھے۔
وَقِيْلَ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَرَاَوُا
کہا جائے گا کہ اپنے شریکوں کو بلاؤ وہ بلائیں گے لیکن وہ انہیں جواب تک نہ دیں گے اور یہ سب عذاب دیکھ
الْعَذَابَ ۚ لَوْ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَهْتَدُوْنَ ۝ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ
لیں گے کاش یہ لوگ ہدایت پا لیتے۔ اس دن ان کو بلا کر پوچھے گا کہ
مَاذَآ اَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ فَعَمِيَتْ عَلَيْهِمُ الْاَنْۢبَآءُ يَوْمَئِذٍ
تم نے نبیوں کو کیا جواب دیا۔؟ پھر تو ان پر اس دن تمام خبریں اندھی ہو جائیں گی اور ایک
فَهُمْ لَا يَتَسَآءَلُوْنَ ۝ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ
دوسرے سے نہ پوچھ گچھ کریں گے۔ جس دن انہیں پکار کر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جنہیں تم میرے

الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۝ وَنَزَعْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا ۱
شریک خیال کرتے تھے وہ کہاں ہیں ۔ اور ہم ہر امت میں سے ایک گواہ الگ کر دیں گے اور فرما دیں گے
فَقُلْنَا هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ فَعَلِمُوْٓا اَنَّ الْحَقَّ لِلّٰهِ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا
کہ اپنی دلیلیں پیش کرو ۔ اس وقت جان لیں گے کہ حق اللہ کی طرف سے ہے اور جو کچھ افترا وہ جوڑتے تھے سب ان کے
كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝
پاس سے کھو جائے گا ۔

سورۃ عنکبوت پ۲۰ — وَقَالَ اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا ۙ مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِي
حضرت ابراہیمؑ نے کہا کہ تم نے جن بتوں کی پرستش خدا کے سوا کی ہے انہیں تم نے اپنی آپس کی دنیوی دوستی کی بنا پر
الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ وَّ
ٹھہرا لیا ہے تم سب قیامت کے دن ایک دوسرے سے کفر کرنے لگو گے اور ایک دوسرے پر لعنت کرنے لگو گے
يَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا ۖ وَّمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝
اور تمہارا سب کا ٹھکانہ دوزخ ہوگا اور تمہارا کوئی مددگار نہ ہوگا ۔

سورۃ السجدہ پ۲۱ — وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْفَتْحُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ قُلْ يَوْمَ
اور کہتے ہیں کہ یہ فیصلہ کب ہوگا! اگر تم سچے ہو تو بتلاؤ ۔ جواب دے کہ فیصلے والے دن ایمان
الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِيْمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ۝
لانا ایسے ایمانوں کو کچھ کام نہ آئے گا اور نہ انہیں ڈھیل دی جائے گی اب تو ان کا خیال بھی چھوڑ دے
فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَانْتَظِرْ اِنَّهُمْ مُّنْتَظِرُوْنَ ۝
اور منتظر رہ یہ بھی منتظر ہیں ۔

سورۃ احزاب پ۲۲ — يَسْـَٔلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ۭ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ ۭ وَمَا
لوگ آپ سے قیامت کے بارے میں سوال کرتے ہیں آپ فرما دیں کہ اس کا علم تو اللہ تعالیٰ کو ہی ہے
يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِيْبًا ۝ اِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الْكٰفِرِيْنَ
آپ کو کیا خبر بہت ممکن ہے کہ قیامت بالکل ہی قریب ہو ۔ اللہ تعالیٰ نے کافروں پر لعنت کی
وَاَعَدَّ لَهُمْ سَعِيْرًا ۝ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۚ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا
ہے ۔ اور ان کے لئے بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے ۔ جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے کوئی حامی نہ مددگار

Marfat.com

وَلَا نَصِيْرًا ۝ يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا
گھر نہ پائیں گے۔ اس دن ان کے چہرے آگ میں الٹ پلٹ کئے جائیں گے حسرت اور افسوس سے کہیں گے۔
اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ۝ وَقَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا
کہ کاش ہم اللہ اور رسول کی اطاعت کرتے۔ اور کہیں گے اے ہمارے رب ہم نے اپنے سرداروں اور اپنے بزرگوں
فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا ۝ رَبَّنَآ اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ
کی مانی انہوں نے ہمیں راہ راست سے بھٹکا دیا۔ پروردگار تو انہیں دگنا عذاب دے اور ان پر بہت بڑی
لَعْنًا كَبِيْرًا ۝

لعنت نازل فرما۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَاْتِيْنَا السَّاعَةُ ۭ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتَاْتِيَنَّكُمْ
کفار کہتے ہیں کہ ہم پر قیامت قائم ہو نگی ہی نہیں آپ کہدیں کہ بے میرے رب کی قسم جو عالم الغیب ہے کہ وہ یقیناً
عٰلِمِ الْغَيْبِ ۚ لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ
تم پر آئے گی اللہ تعالیٰ سے ایک ذرہ کی برابر کی چیز بھی پوشیدہ نہیں نہ آسمانوں میں نہ زمین میں بلکہ اس
وَلَآ اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرُ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝
سے بھی چھوٹی اور بڑی ہر چیز کھلی کتاب میں موجود ہے۔

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۭ وَاِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ اِلٰى حِمْلِهَا
کوئی بھی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گا اگر کوئی گراں بار کسی دوسرے کو بوجھ کے لئے
لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۭ اِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ
بلائے گا تو وہ اس میں سے کچھ بھی نہ اٹھائے گا گو قرابت داری ہو آپ صرف انہی کو آگاہ کر سکتے ہیں جو
رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۭ وَمَنْ تَزَكّٰى فَاِنَّمَا
غائبانہ طور پر اپنے رب سے ڈرتے رہتے ہیں اور نمازوں کی پابندی کرتے ہیں جو بھی پاک ہو جائے
يَتَزَكّٰى لِنَفْسِهٖ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ۝
وہ اپنے ہی نفع کے لئے پاک ہو گا لوٹنا اللہ ہی کی طرف ہے۔

مَا يَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُوْنَ ۝
انہیں صرف ایک سخت چیخ کا انتظار ہے جو کہ انہیں آ پکڑے گی اور یہ باہم لڑائی جھگڑے میں ہی ہوں گے۔

Marfat.com

فَلَا يَسْتَطِيعُونَ تَوْصِيَةً وَّلَآ إِلَىٰٓ أَهْلِهِمْ يَرْجِعُونَ ۝ وَنُفِخَ
اس وقت نہ تو یہ وصیت کر سکیں گے اور نہ اپنے والوں کی طرف لوٹ سکیں گے۔ صور پھونکا
فِي الصُّورِ فَإِذَا هُم مِّنَ الْأَجْدَاثِ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يَنسِلُونَ ۝
جائے گا سب کے سب اپنی قبروں سے اپنے پروردگار کی طرف تیز تیز چلنے لگیں گے۔
فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَلَا تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۝
پس آج کسی شخص پر کچھ بھی ظلم نہ کیا جائے گا نہیں بدلہ دیا جائے گا مگر صرف انہی کاموں کا جو تم کیا کرتے تھے۔
وَامْتَازُوا الْيَوْمَ أَيُّهَا الْمُجْرِمُونَ ۝ وَلَقَدْ أَضَلَّ مِنكُمْ جِبِلًّا
اے گنہگاروں آج تم یکسو ہٹ جاؤ۔ شیطان نے تو تم سے بہت ساری مخلوق
كَثِيرًا ۚ أَفَلَمْ تَكُونُوا تَعْقِلُونَ ۝ الْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلَىٰ أَفْوَاهِهِمْ
کو بہکا دیا کیا تم عقل نہیں رکھتے؟ ہم آج کے دن ان کے منہ پر مہریں کر دیں گے
وَتُكَلِّمُنَا أَيْدِيهِمْ وَتَشْهَدُ أَرْجُلُهُم بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝
اور ان کے ہاتھ ہم سے باتیں کریں گے اور ان کے پاؤں گواہیاں دیں گے ان کاموں کی جنہیں وہ کرتے تھے۔
وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَمَن فِي الْأَرْضِ
صور پھونک دیا جائے گا پس آسمانوں اور زمین والے سب بیہوش ہو ہو کر گر پڑیں گے مگر جسے اللہ
إِلَّا مَن شَاءَ اللَّهُ ۚ ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ أُخْرَىٰ فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ
چاہے پھر دوبارہ صور پھونک دیا جائے گا پس وہ ایک دم کھڑے ہو کر دیکھنے
يَنظُرُونَ ۝ وَأَشْرَقَتِ الْأَرْضُ بِنُورِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتَابُ
لگ جائیں گے۔ زمین اپنے پروردگار کے نور سے جگمگا اٹھے گی نامہ اعمال حاضر کئے جائیں گے نبیوں
وَجِاْيٓءَ بِالنَّبِيِّينَ وَالشُّهَدَاءِ وَقُضِيَ بَيْنَهُم بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۝
اور گواہوں کو لایا جائے گا اور لوگوں کے درمیان حق حق فیصلے کئے جائیں گے وہ ظلم نہ کئے جائیں گے۔
وَتَرَى الْمَلَائِكَةَ حَافِّينَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ
اور آپ فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کے عرش کے ارد گرد حلقہ باندھے ہوئے اپنے رب کی حمد و تسبیح کرتے ہوئے دیکھیں گے
وَقُضِيَ بَيْنَهُم بِالْحَقِّ وَقِيلَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝
اور سب میں آپس میں انصاف کا فیصلہ کیا جائیگا اور کہہ دیا جائیگا کہ ساری خوبی اللہ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے

وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كٰظِمِيْنَ ۚ

انہیں بہت ہی قریب آنیوالی قیامت سے آگاہ کر دے جب کہ دل حلق تک پہنچ جائیں گے اور سب خاموش ہوں گے

مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ ۚ

ظالموں کا نہ کوئی دلی دوست ہوگا نہ سفارشی جن کی بات مانی جائے گی -

اِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ ۭ وَمَا تَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٰتٍ مِّنْ اَكْمَامِهَا وَمَا

قیامت کا علم خدا ہی کی طرف لوٹایا جاتا ہے اور جو جو پھل اپنے شگوفوں میں سے نکلتے ہیں اور جو مادہ حمل سے ہوتی

تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ۭ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ اَيْنَ شُرَكَاۗءِيْ

ہیں اور جو بچے انہیں ہوتے ہیں سب کا علم اسے ہے جس دن اللہ تعالیٰ مشرکوں کو بلا کر دریافت فرمائیگا کہ میرے شریک

قَالُوْٓا اٰذَنّٰكَ ۭ مَا مِنَّا مِنْ شَهِيْدٍ ۚ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَدْعُوْنَ

کہاں ہیں وہ جواب دیں گے کہ ہم نے تو تجھے کہہ سنایا کہ ہم سے تو کوئی اس کا مدعی نہیں - یہ جن جن کی پرستش اس سے پہلے کرتے تھے وہ

مِنْ قَبْلُ وَظَنُّوْا مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ ۝

ان کی نگاہ سے گم ہو گئے اور انہوں نے سمجھ لیا کہ اب ان کے لئے کوئی بچاؤ نہیں -

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً ۚ فَقَدْ جَاۗءَ اَشْرَاطُهَا ۚ

یہ لوگ صرف قیامت کے منتظر ہیں کہ اچانک ان پر آ پڑے اور انہیں خبر بھی نہ ہو -

فَاَنّٰى لَهُمْ اِذَا جَاۗءَتْهُمْ ذِكْرٰىهُمْ ۝ اَلْاَخِلَّاۗءُ يَوْمَىِٕذٍۢ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ ۝

اس دن گہرے دوست بھی ایک دوسرے کے دشمن بن جائیں گے سوائے پرہیزگاروں کے -

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَىِٕذٍ

آسمان و زمین کی سلطنت اللہ ہی کی ہے جس دن قیامت قائم ہوگی اس دن اہل باطل بڑے نقصان میں

يَّخْسَرُ الْمُبْطِلُوْنَ ۝ وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً ۚ كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰٓى

پڑ جائیں گے - تو دیکھے گا کہ ہر امت گھٹنوں کے بل گری پڑی ہوگی ہر فرقہ اپنے نامہ اعمال کی طرف

اِلٰى كِتٰبِهَا ۭ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ هٰذَا كِتٰبُنَا

بلایا جائیگا آج تمہیں اپنے کئے کا بدلہ دیا جائے گا - یہ ہے ہماری کتاب جو تمہارے

يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ ۭ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝

خلاف حق کی گواہی دے رہی ہے - تمہارے نامہ اعمال لکھوائے جاتے ہیں -

فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً ۚ فَقَدْ جَآءَ اَشْرَاطُهَا ۚ
پس یہ تو صرف قیامت کا انتظار کر رہے ہیں کہ وہ ان کے پاس اچانک آجائے پس یقیناً اس کی بھی تو علامتیں آچکی ہیں
فَاَنّٰى لَهُمْ اِذَا جَآءَتْهُمْ ذِكْرٰىهُمْ ۝
پھر جب کہ ان کے پاس قیامت آجائے انہیں نصیحت کرنا کہاں ہوگا۔

وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ ۚ ذٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيْدِ ۝ وَجَآءَتْ كُلُّ نَفْسٍ
اور صور پھونک دیا جائیگا وعدہ عذاب کا دن یہی ہے۔ اور ہر شخص اس طرح کہ اس کے ساتھ
مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّشَهِيْدٌ ۝ لَقَدْ كُنْتَ فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا فَكَشَفْنَا
ایک ہمراہ لانے والا ہوگا۔ اور ایک گواہی دینے والا یقیناً تو اس سے غفلت میں تھا لیکن ہم نے تیرے
عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ۝
سامنے سے پردہ ہٹا دیا پس آج تیری نگاہ بہت تیز ہے۔

وَالطُّوْرِ ۝ وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ۝ فِيْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ ۝ وَّالْبَيْتِ
قسم ہے طور کی۔ اور لکھی ہوئی کتاب کی۔ جو کھلے ہوئے ورق میں ہے۔ اور آباد
الْمَعْمُوْرِ ۝ وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ ۝ وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ۝ اِنَّ
گھر کی۔ اور اونچی چھت کی۔ اور سلگتے دریا کی۔ یہ بے شک تیرے رب کا
عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ۝ مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ ۝ يَّوْمَ تَمُوْرُ السَّمَآءُ
عذاب ہو کر رہنے والا ہے۔ اسے کوئی روک سکنے والا نہیں۔ جس دن آسمان تھرتھرانے
مَوْرًا ۝ وَّتَسِيْرُ الْجِبَالُ سَيْرًا ۝ فَوَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝
لگے گا۔ اور پہاڑ چلنے پھرنے لگیں گے۔ آج جھٹلانے والوں کی بڑی خرابی ہے۔
الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ خَوْضٍ يَّلْعَبُوْنَ ۝ يَوْمَ يُدَعُّوْنَ اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ۝
جو اپنی بیہودہ گوئی میں اچھل کود رہے ہیں۔ جس دن وہ دھکے دے کر آتش جہنم کی طرف لائے جائیں گے۔
هٰذِهِ النَّارُ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ۝ اَفَسِحْرٌ هٰذَآ اَمْ
یہی وہ آتش دوزخ ہے جسے تم جھوٹ بتلاتے تھے۔ اب بتاؤ کیا یہ جادو ہے یا تم
اَنْتُمْ لَا تُبْصِرُوْنَ ۝ اِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوْٓا اَوْ لَا تَصْبِرُوْا ۚ سَوَآءٌ
یا تم دیکھتے ہی نہیں ہو۔ جاؤ دوزخ میں اب تمہارا صبر کرنا اور نہ کرنا تمہارے لئے یکساں ہے تمہیں

عَلَيْكُمْ ۚ إِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝

تمہارے کئے ہوئے کا بدلہ دیا جائے گا۔

فَإِذَا انْشَقَّتِ السَّمَاءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ

پس جب کہ آسمان پھٹ کر سرخ ہو جائے جیسے کہ سرخ نری کا چمڑا۔ پھر اے آدمیو! اور جنو!

رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ فَيَوْمَئِذٍ لَا يُسْأَلُ عَنْ ذَنْبِهِ إِنْسٌ وَلَا

تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے۔ اس دن کسی انسان اور کسی جن سے

جَانٌّ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝

اس کے گناہوں کی پرسش نہ کی جائے گی۔ پھر تمہیں اپنے رب کی کس نعمت کا انکار ہے

إِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۝ لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ۝ خَافِضَةٌ

جب قیامت قائم ہو جائے۔ جس کے واقع ہونے میں کوئی جھوٹ نہیں وہ پست کرنے

رَافِعَةٌ ۝ إِذَا رُجَّتِ الْأَرْضُ رَجًّا ۝ وَبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ۝

والی اور بلند کرنے والی ہوگی۔ جب کہ زمین زلزلہ کے ساتھ ہلا دی جائے گی اور پہاڑ بالکل ریزہ ریزہ کر دیئے

فَكَانَتْ هَبَاءً مُنْبَثًّا ۝ وَكُنْتُمْ أَزْوَاجًا ثَلَاثَةً ۝ فَأَصْحَابُ

جائیں گے پھر وہ مثل پراگندہ غبار کے ہو جائیں گے۔ اور تم تین جماعتوں میں ہو جاؤ گے۔ پس داہنے ہاتھ

الْمَيْمَنَةِ ۝ مَا أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ ۝ وَأَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ ۝ مَا

والے کیسے اچھے ہیں داہنے ہاتھ والے۔ اور بائیں ہاتھ والے کیا حال ہے۔ بائیں

أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ ۝ وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ ۝

ہاتھ والوں کا۔ اور جو اعلیٰ درجے کے ہیں وہ تو آگے والے ہی ہیں۔

يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ يَسْعَىٰ نُورُهُمْ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ

قیامت کے دن تو دیکھے گا کہ ایماندار مردوں اور عورتوں کا نور اُن کے آگے آگے

وَبِأَيْمَانِهِمْ بُشْرَاكُمُ الْيَوْمَ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ

اور داہنے ہاتھ دوڑ رہا ہوگا۔ آج تمہیں اُن جنتوں کی خوشخبری ہے جن کے نیچے نہریں

خَالِدِينَ فِيهَا ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝ يَوْمَ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ

بہہ رہی ہیں جن میں ہمیشہ کی رہائش ہے۔ یہ ہے بہترین کامیابی اس دن منافق مرد

Marfat.com

وَالْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ ۚ قِيْلَ
عورت ایمانداروں سے کہیں گے کہ ہمارا انتظار تو کرو کہ ہم بھی تمہارے نور سے روشنی
ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا ۭ فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ
حاصل کر سکیں۔ جواب دیا جائیگا کہ تم اپنے پیچھے لوٹ جاؤ اور روشنی تلاش کرو۔ پھر ان کے درمیان
بَابٌ ۭ بَاطِنُهٗ فِيْهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ۝
کے درمیان ایک دیوار حائل کر دی جائے گی جس میں دروازہ بھی ہوگا اس کے اندرونی حصے میں تو
يُنَادُوْنَهُمْ اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ۭ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ
رحمت ہوگی اور باہر کی طرف عذاب ہوگا۔ یہ چلا چلا کر ان سے کہیں گے کہ کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے ہم
اَنْفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ الْاَمَانِيُّ حَتّٰى
کہیں گے کہ ہاں تھے تو ہی۔ لیکن تم نے اپنے تئیں گمراہی میں پھنسا رکھا تھا اور انتظار میں ہی رہے اور شک
جَاۗءَ اَمْرُ اللّٰهِ وَغَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝ فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ
شبہ کرتے رہے اور تمہیں تمہاری فضول تمناؤں نے تمہیں دھوکے میں ہی رکھا یہاں تک کہ خدا کا حکم پہنچا اور تمہیں
مِنْكُمْ فِدْيَةٌ وَّلَا مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ مَاْوٰىكُمُ النَّارُ ۭ هِيَ مَوْلٰىكُمْ ۭ
دھوکہ دینے والے نے دھوکے میں ہی رکھا۔ الغرض آج تم سے نہ فدیہ اور بدلہ قبول کیا جائیگا اور نہ کافروں سے
وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝
تم سب کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ وہی تمہاری رفیق ہے اور وہ برا ٹھکانہ ہے۔
وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ قُلْ اِنَّمَا
کافر پوچھتے ہیں کہ وہ وعدہ کب ظاہر ہوگا۔ اگر تم سچے ہو تو بتاؤ؟ آپ کہدیں کہ اس کا علم
الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۡ وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝
تو اللہ تعالیٰ ہی کو ہے۔ میں تو صرف کھلے طور پر آگاہ کر دینے والا ہوں۔
يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّيُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ۝
جس دن پنڈلی کھول دی جائے گی اور وہ سجدہ کے لئے بلائے جائیں گے تو سجدہ نہ کر سکیں گے
خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۭ وَقَدْ كَانُوْا يُدْعَوْنَ
نگاہیں نیچی ہونگی اور ان پر ذلت و خواری چھا رہی ہوگی۔ حالانکہ یہ سجدہ کے لئے

إِلَى السُّجُودِ وَهُمْ سَالِمُونَ ﴿۴۳﴾

بھی بلائے جاتے تھے جب کہ صحیح سالم تھے۔

فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ نَفْخَةٌ وَاحِدَةٌ ﴿۱۳﴾ وَحُمِلَتِ الْأَرْضُ

پس جب کہ صور میں ایک پھونک پھونکی جائے گی۔ اور زمین اور پہاڑ اٹھائے جائیں گے

وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَاحِدَةً ﴿۱۴﴾ فَيَوْمَئِذٍ وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿۱۵﴾

اور ایک ہی چوٹ میں ریزہ ریزہ کر دیئے جائیں گے۔ اس دن ہو پڑنے والی قیامت ہو پڑے گی

وَانْشَقَّتِ السَّمَاءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَاهِيَةٌ ﴿۱۶﴾ وَالْمَلَكُ عَلَىٰ أَرْجَائِهَا

اور آسمان پھٹ جائے گا۔ اور اس دن بالکل بودا ہو جائیگا۔ اس کے کناروں پر فرشتے ہوں گے

وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمَانِيَةٌ ﴿۱۷﴾ يَوْمَئِذٍ

اور تیرے پروردگار کا عرش اس دن آٹھ فرشتے اپنے اوپر اٹھائے ہوئے ہوں گے۔ اس دن تم سب

تُعْرَضُونَ لَا تَخْفَىٰ مِنكُمْ خَافِيَةٌ ﴿۱۸﴾ فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ

سامنے پیش کئے جاؤ گے۔ تمہارا کوئی بھید پوشیدہ نہ رہے گا۔ سو جسے اس کا نامۂ اعمال اس کے دائیں

بِيَمِينِهِ فَيَقُولُ هَاؤُمُ اقْرَءُوا كِتَابِيَهْ ﴿۱۹﴾ إِنِّي ظَنَنتُ أَنِّي مُلَاقٍ

ہاتھ میں دیا جائیگا تو وہ کہنے لگے گا کہ لو میرا نامۂ اعمال پڑھو۔ مجھے تو کامل یقین تھا کہ مجھے

حِسَابِيَهْ ﴿۲۰﴾ فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَّاضِيَةٍ ﴿۲۱﴾ فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ﴿۲۲﴾

اپنا حساب ملنا ہے۔ پس وہ ایک خاطر خواہ زندگی میں ہوگا۔ بلند و بالا جنت میں۔ جس

قُطُوفُهَا دَانِيَةٌ ﴿۲۳﴾ كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا أَسْلَفْتُمْ

کے میوے جھکے پڑتے ہونگے۔ ان سے کہا جائیگا کہ کھاؤ پیو۔ سہتا پچتا اپنے ان اعمال

فِي الْأَيَّامِ الْخَالِيَةِ ﴿۲۴﴾ وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِشِمَالِهِ

کے بدلے جو تم نے گزشتہ زمانہ میں کئے۔ لیکن جسے اعمال کی کتاب بائیں ہاتھ میں دی جائیگی وہ تو کہے گا

فَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي لَمْ أُوتَ كِتَابِيَهْ ﴿۲۵﴾ وَلَمْ أَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ﴿۲۶﴾

کہ کاش مجھے میری کتاب دی ہی نہ گئی ہوتی۔ اور میں اپنے حساب کی کیفیت جانتا

يَا لَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ﴿۲۷﴾ مَا أَغْنَىٰ عَنِّي مَالِيَهْ ﴿۲۸﴾ هَلَكَ عَنِّي

کاش کہ موت میرا کام ہی تمام کر دیتی۔ میرے مال نے بھی مجھے کچھ نفع نہ دیا۔ میرا غلبہ بھی

سُلْطٰنِيَهْ ۝ خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ۝ ثُمَّ الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ ۝ ثُمَّ
مجھ سے جاتا رہا۔ حکم ہوگا۔ اسے پکڑ لو اسے پھر طوق پہنا دو۔ پھر اسے دوزخ میں ڈالو۔ پھر اسے
سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ۝ اِنَّهٗ كَانَ لَا
ایسی زنجیر میں جس کی پیمائش ستر گز کی ہے جکڑ دو۔ بیشک یہ خدائے بزرگ
يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ ۝ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝
و برتر پر ایمان نہ رکھتا تھا۔ اور مسکین کے کھلانے پر رغبت نہ دیتا تھا۔ پس
فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هٰهُنَا حَمِيْمٌ ۝ وَّلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِيْنٍ ۝
آج اس کا نہ کوئی دوست ہے اور نہ سوائے پیپ کے اس کی کوئی غذا ہے۔
لَّا يَاْكُلُهٗٓ اِلَّا الْخَاطِئُوْنَ ۝
جسے گناہ گاروں کے سوا کوئی نہیں کھاتا۔
سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ۝ لِّلْكٰفِرِيْنَ لَيْسَ لَهٗ دَافِعٌ ۝
ایک طلب کرنے والے نے اس عذاب کی خواہش کی جو ہونیوالا ہے کافروں پر جسے کوئی ہٹانے
مِّنَ اللّٰهِ ذِي الْمَعَارِجِ ۝ تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ فِيْ
والا نہیں۔ اس خدا کی طرف سے جو سیڑھیوں والا ہے۔ جس کی طرف فرشتے اور روح چڑھتے ہیں
يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ۝ فَاصْبِرْ صَبْرًا
اس دن میں جس کی مقدار پچاس ہزار سال کی ہے۔ پس تو اچھی طرح صبر کر بے شک
جَمِيْلًا ۝ اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ بَعِيْدًا ۝ وَّنَرٰىهُ قَرِيْبًا ۝ يَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَآءُ
یہ اس عذاب کو دور سمجھ رہے ہیں اور ہم اسے قریب ہی دیکھتے ہیں۔ جس دن آسمان مثل تیل کی تلچھٹ کے
كَالْمُهْلِ ۝ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ۝ وَلَا يَسْئَلُ حَمِيْمٌ
ہو جائیگا۔ اور پہاڑ مثل رنگین اون کے ہو جائیں گے۔ اور کوئی دوست کسی دوست کے
حَمِيْمًا ۝ يُّبَصَّرُوْنَهُمْ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِيْ مِنْ عَذَابِ
نہ پوچھے گا۔ حالانکہ ایک دوسرے کو دکھا دیئے جائیں گے۔ گنہگار آج کے دن کے عذاب
يَوْمِئِذٍ بِبَنِيْهِ ۝ وَصَاحِبَتِهٖ وَاَخِيْهِ ۝ وَفَصِيْلَتِهِ الَّتِيْ تُؤْوِيْهِ
کے بدلے فدیے میں اپنے بیٹوں کو اور اپنی بیویوں کو اپنے بھائی کو اور اپنے کنبے کو جو اسے گرفتار

Marfat.com

وَمَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ۙ ثُمَّ يُنْجِيهِ ۚ كَلَّا ۖ إِنَّهَا لَظَىٰ ۝
اور روئے زمین کے سب لوگوں کو دینا چاہے گا تاکہ اس سے نجات مل جائے۔ مگر ہرگز نہ ہوگا۔ یقیناً وہ شعلہ
نَزَّاعَةً لِّلشَّوَىٰ ۝ تَدْعُو مَنْ أَدْبَرَ وَتَوَلَّىٰ ۝ وَجَمَعَ
والی آگ ہے جو منہ اور سر کی کھال کھینچ لانے والی ہے۔ وہ ہر اس شخص کو پکارے گی۔ جو پیچھے ہٹا اور منہ
فَأَوْعَىٰ ۝
موڑتا ہے اور جمع کر کے سنبھال رکھتا ہے۔

قُلْ إِنْ أَدْرِي أَقَرِيبٌ مَّا تُوعَدُونَ أَمْ يَجْعَلُ لَهُ رَبِّي أَمَدًا ۝ سورہ جن پ ۲۹
آپ کہدیں کہ مجھے نہیں معلوم کہ جس کا وعدہ تم سے کیا جاتا ہے وہ قریب ہے یا میرا رب اس کے لئے دور کی
عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَدًا ۝ إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ
مدت مقرر کردے۔ وہ غیب کا جاننے والا ہے اور اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا۔ سوائے اس پیغمبر کے جسے
مِن رَّسُولٍ فَإِنَّهُ يَسْلُكُ مِن بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ رَصَدًا ۝
وہ پسند کرلے لیکن اس کے بھی آگے پیچھے پہرے دار مقرر کردیتا ہے۔ تاکہ اپنے رب کے
لِّيَعْلَمَ أَن قَدْ أَبْلَغُوا رِسَالَاتِ رَبِّهِمْ وَأَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ
پیغام پہنچا دینے کا علم ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ ان کے آس پاس کی تمام چیزوں کا
وَأَحْصَىٰ كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا ۝
احاطہ کر رکھا ہے اور ہر چیز کی گنتی کا شمار کر رکھا ہے۔

فَكَيْفَ تَتَّقُونَ إِن كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا ۝ سورہ مزمل
تم اگر کافر رہے تو اس دن کیسے پناہ پاؤ گے۔ جو دن بچوں کو بوڑھا کر دے گا۔ جس
السَّمَاءُ مُنفَطِرٌ بِهِ ۚ كَانَ وَعْدُهُ مَفْعُولًا ۝
دن آسمان بھی پھٹ جائے گا اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہو کر ہی رہنے والا ہے۔

لَا أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ ۝ وَلَا أُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ۝ أَيَحْسَبُ سورہ قیامہ پ ۲۹
میں قسم کھاتا ہوں۔ قیامت کے دن کی۔ اور قسم کھاتا ہوں اس نفس کی جو ملامت کرنے والا ہو۔ کیا انسان
الْإِنسَانُ أَلَّن نَّجْمَعَ عِظَامَهُ ۝ بَلَىٰ قَادِرِينَ عَلَىٰ أَن نُّسَوِّيَ
یہ خیال کرتا ہے کہ ہم اس کی ہڈیاں جمع کریں گے ہی نہیں؟ ہاں کریں گے۔ ہم تو قادر ہیں۔ کہ اس کی

Marfat.com

بَنَانَهٗ ۝ بَلْ يُرِيْدُ الْاِنْسَانُ لِيَفْجُرَ اَمَامَهٗ ۝ يَسْـَٔلُ اَيَّانَ يَوْمُ
انگلیوں کی پور پور تک درست کریں بلکہ انسان تو چاہتا ہے کہ آگے آگے نافرمانیاں کرتا جائے۔ پوچھتا ہے کہ
الْقِيٰمَةِ ۝ فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ۝ وَخَسَفَ الْقَمَرُ ۝ وَجُمِعَ الشَّمْسُ
قیامت کا دن کب آئیگا؟ پس جس وقت کہ نگاہ چندھیا جائے اور چاند بے نور ہو جائے۔ اور سورج اور
وَالْقَمَرُ ۝ يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ اَيْنَ الْمَفَرُّ ۝ كَلَّا لَا وَزَرَ ۝
چاند جمع کر دیئے جائیں۔ اس دن انسان کہے گا کہ آج بھاگنے کی جگہ کہاں ہے۔ نہیں نہیں کوئی پناہ نہیں
اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا ۝ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ
بے شک فیصلے کے دن کا وقت مقرر ہے۔ جس دن کہ صور پھونکا جائے گا۔ پھر تم سب
اَفْوَاجًا ۝ وَّفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ۝ وَّسُيِّرَتِ
جماعت جماعت بن کر آؤ گے۔ اور آسمان کھول دیا جائے گا تو اس میں دروازے ہو جائیں گے
الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ۝
اور پہاڑ چلائے جائیں گے پس وہ سفید بالو ہو جائیں گے۔
فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ۝ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ ۝ وَاُمِّهٖ
پس جبکہ کان بہرے کر دینے والی قیامت آجائے گی۔ اس دن آدمی اپنے بھائی سے اور اپنی ماں اور
وَاَبِيْهِ ۝ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ ۝ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ
باپ سے اور اپنی بیوی اور اپنی اولاد سے بھاگے گا۔ ان میں سے ہر ایک کو اس دن ایک مشغلہ
شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ ۝ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ۝ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ۝
ہوگا۔ جو اسے مشغول رکھنے کے لئے کافی ہوگا۔ اس دن بہت سے چہرے روشن ہوں گے جو ہنستے
وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ۝ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ۝ اُولٰٓئِكَ
ہوتے اور ہشاش بشاش ہونگے۔ اور بہت سے چہرے اس دن غبار آلود ہوں گے۔ جن پر سیاہی
هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ۝
چڑھی ہوئی ہوگی اور یہی کافر بدکار لوگ ہوں گے۔
اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۝ وَاِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ ۝ وَاِذَا الْجِبَالُ
جب سورج لپیٹ لیا جائے گا۔ اور جب ستارے بے نور ہو جائیں گے۔ اور جب پہاڑ چلائے

سُيِّرَتْ ۝ وَإِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ۝ وَإِذَا الْوُحُوشُ حُشِرَتْ ۝ وَإِذَا
جائیں گے۔ اور جب گیابھن اونٹنیاں بے کار چھوڑ دی جائیں گی۔ اور جب وحشی جانور اکٹھے کئے جائیں گے
الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ۝ وَإِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ ۝ وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ
اور جب دریا بھڑکائے جائیں گے اور جب ہر ہر قسم کے لوگ ملا دیئے جائیں گے۔ اور جب زندہ گاڑی ہوئی
سُئِلَتْ ۝ بِأَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ ۝ وَإِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ۝ وَإِذَا
لڑکی سے سوال کیا جائیگا کہ کس گناہ کی وجہ سے وہ قتل کی گئی۔ اور جب نامۂ اعمال کھول دیئے جائیں گے اور
السَّمَاءُ كُشِطَتْ ۝ وَإِذَا الْجَحِيمُ سُعِّرَتْ ۝ وَإِذَا الْجَنَّةُ
جب آسمان کی کھال اتاری جائے گی اور جب جہنم بھڑکائی جائے گی۔ اور جب جنت نزدیک کر دی
أُزْلِفَتْ ۝ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا أَحْضَرَتْ ۝
جائے گی تو اس دن ہر شخص جان لے گا۔ جو کچھ لے کر آیا ہوگا۔

إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ ۝ وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝ وَإِذَا الْأَرْضُ
جب آسمان پھٹ جائے گا۔ اور اپنے رب کے حکم پر کان لگائے گا۔ اور اسی کے لائق وہ ہے
مُدَّتْ ۝ وَأَلْقَتْ مَا فِيهَا وَتَخَلَّتْ ۝ وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَ
اور جب زمین کھینچ کر پھیلا دی جائیگی۔ اور اس میں جو ہے اسے وہ اگل دے گی۔ اور خالی ہو جائے گی اور اپنے
حُقَّتْ ۝ يَا أَيُّهَا الْإِنسَانُ إِنَّكَ كَادِحٌ إِلَىٰ رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلَاقِيهِ ۝
رب کے حکم پر کان لگائے گی اور اسی کے لائق بھی ہے۔ اے انسان تو اپنے رب سے ملنے کی کوشش کرنے والا
فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ ۝ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا
تو تمام اور بھی کر کے ملاقات کرنے والا ہے۔ تو اس وقت جس شخص کو داہنے ہاتھ میں اعمال نامہ دیا جائیگا اسکے
يَسِيرًا ۝ وَيَنقَلِبُ إِلَىٰ أَهْلِهِ مَسْرُورًا ۝ وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ
حساب تو بڑی آسانی سے لیا جائیگا اور وہ اپنے والوں کی طرف ہنسی خوشی لوٹ آئیگا۔ اور جس شخص کا اعمال نامہ اس
كِتَابَهُ وَرَاءَ ظَهْرِهِ ۝ فَسَوْفَ يَدْعُو ثُبُورًا ۝ وَيَصْلَىٰ سَعِيرًا ۝
کو پیٹھ کے پیچھے دیا جائے گا۔ تو وہ موت کو بلانے لگے گا۔ اور بھڑکتی ہوئی جہنم میں داخل ہوگا۔
إِنَّهُ كَانَ فِي أَهْلِهِ مَسْرُورًا ۝ إِنَّهُ ظَنَّ أَن لَّن يَحُورَ ۝
یہ شخص اپنے متعلقین میں دنیا میں خوش تھا۔ اس کا خیال تھا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹ کر جانا

بَلٰی ۚ اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِيْرًا ۝

جائے گا۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ حالانکہ اسکا رب اسے بخوبی دیکھ رہا تھا۔

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ۝ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ۝ سورۃ الغاشیہ ع۱

کیا آپ کو بھی چھا لینے والی قیامت کی خبر پہنچی ہے۔؟ اس دن بہت سے چہرے ذلیل اور

عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ۝ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ۝ تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ ۝

مصیبت کے مارے خستہ حال ہونگے۔ وہ دہکتی ہوئی آگ میں جلائیں گے۔ اور نہایت گرم چشمے کا پانی ان

لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ۝ لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ

کو پلایا جائے گا۔ ان کے لئے سوائے کانٹے دار درختوں کے اور کچھ کھانا نہ ہوگا۔ جو نہ بدن بڑھائے

مِنْ جُوْعٍ ۝

گا نہ بھوک مٹائے گا۔

كَلَّآ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا ۝ وَّجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ سورۃ الفجر ع۱

یقیناً جس وقت زمین بالکل پست کر کے پچھاڑی جائے گی۔ اور آپ کا رب آجائے گا اور

صَفًّا صَفًّا ۝ وَّجِايْٓءَ يَوْمَئِذٍۭ بِجَهَنَّمَ ۙ يَوْمَئِذٍ يَّتَذَكَّرُ

فرشتے صفیں باندھ کر آجائیں گے۔ اور جس دن جہنم بھی لائی جائے گی اس دن انسان عبرت حاصل

الْاِنْسَانُ وَاَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى ۝ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ قَدَّمْتُ لِحَيَاتِيْ ۝

کرے گا۔ لیکن آج عبرت کا فائدہ کہاں؟ وہ کہے گا۔ کہ کاش کہ میں نے اپنی اس زندگی کے لئے کچھ

فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهٗٓ اَحَدٌ ۝ وَّلَا يُوْثِقُ وَثَاقَهٗٓ اَحَدٌ ۝

نیک اعمال پہلے سے تیار کر رکھے ہوتے پس آج اللہ تعالیٰ کے عذابوں جیسا عذاب کسی کا نہ ہوگا۔ نہ اس کی

يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ۝ ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ۝

قید و بند جیسی کسی کی قید و بند ہوگی۔ اے اطمینان والی روح تو اپنے رب کی طرف لوٹ چل اس

فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ۝ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ۝

طرح کہ تو اس سے راضی اور وہ تجھ سے خوش۔ پس میرے خاص بندوں میں داخل ہو جا اور میری جنت میں چلی جا

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۝ وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ۝ سورۃ الزلزال ع۱

جب زمین پوری طرح جھنجھوڑ دی جائے گی اور اپنے بوجھ باہر نکال پھینکے گی۔ انسان

Marfat.com

وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ۚ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ۚ بِاَنَّ رَبَّكَ
کہنے لگے گا کہ اسے کیا ہوگیا۔ اس دن زمین اپنی سب خبریں بیان کردے گی۔ اس لئے کہ تیرے رب
اَوْحٰى لَهَا ۚ يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۙ لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ۚ
نے اسے یہ حکم دیا ہوگا۔ اس روز لوگ مختلف جماعتیں ہوکر واپس لوٹیں گے۔ تاکہ انہیں ان کے اعمال دکھا دیئے جائیں۔
فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۚ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ
پس جس نے ذرے برابر نیکی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا۔ اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہوگی۔ وہ
شَرًّا يَّرَهٗ ۚ
دیکھ لے گا۔

فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ۚ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۚ وَاَمَّا مَنْ
پھر جس کا پلہ بھاری ہوگا۔ وہ تو خاطر خواہ آرام کی زندگی میں ہوگا اور جس کی تول ہلکی
خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ۚ فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ۚ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ ۚ
ہوگی۔ اس کا ٹھکانہ ہاویہ ہے۔ آپ کو کون بتائے کہ وہ کیا ہے؟ وہ تیز و تند تیز آگ
نَارٌ حَامِيَةٌ ۚ

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُوْ جَيْشٌ الْكَعْبَةَ فَاِذَا كَانُوْا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ يُخْسَفُ بِاَوَّلِهِمْ وَاٰخِرِهِمْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ يُخْسَفُ بِاَوَّلِهِمْ وَاٰخِرِهِمْ وَفِيْهِمْ اَسْوَاقُهُمْ وَمَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ قَالَ يُخْسَفُ

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے ارادہ کرے گا (آخری زمانہ میں) ایک لشکر کعبہ پر چڑھائی کا اور کعبہ کو خراب کرنے کا پس جبکہ وہ ایک میدان کی زمین پہنچے گا۔ اول سے آخر تک زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ میں نے (یہ سن کر) عرض کیا۔ یا رسول اللہ ان کو اول سے آخر تک (یعنی سب کو) کیونکر دھنسا دیا جائیگا ان میں تو بازاری (یعنی سودا بیچنے والے) بھی ہونگے اور وہ لوگ بھی جو ان میں سے نہیں ہیں۔ (یعنی ان کے

Marfat.com

بِاَوَّلِهِمْ وَاٰخِرِهِمْ يُبْعَثُوْنَ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ہم خیال وہم عقیدہ) آپ نے فرمایا۔ (ہاں) ان سب کو زمین میں دھنسا دیا جائیگا۔ پھر اٹھایا جائیگا۔ ان کو ان کی نیتوں کے موافق

(بخاری ومسلم)

۲ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ وَكُنْتُ اَسْأَلُهٗ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ اَنْ يُدْرِكَنِيْ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا كُنَّا فِيْ جَاهِلِيَّةٍ وَشَرٍّ فَجَاءَنَا اللّٰهُ بِهٰذَا الْخَيْرِ فَهَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَهَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ قَالَ نَعَمْ وَفِيْهِ دَخَنٌ قُلْتُ مَا دَخَنُهٗ قَالَ قَوْمٌ يَسْتَنُّوْنَ بِغَيْرِ سُنَّتِيْ وَيَهْدُوْنَ بِغَيْرِ هَدْيِيْ تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ قُلْتُ فَهَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ دُعَاةٌ عَلٰى اَبْوَابِ جَهَنَّمَ مَنْ اَجَابَهُمْ اِلَيْهَا قَذَفُوْهُ فِيْهَا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صِفْهُمْ لَنَا قَالَ هُمْ مِنْ جِلْدَتِنَا وَيَتَكَلَّمُوْنَ بِاَلْسِنَتِنَا قُلْتُ فَمَا تَأْمُرُنِيْ اِنْ

حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں کہ لوگ (اکثر) رسول اللہ صلعم سے نیکی کا سوال کرتے رہتے تھے (یعنی نیک باتوں اور نیک کاموں کو دریافت کرتے رہتے تھے) اور میں آپ سے برائیوں اور فتنوں کی بابت پوچھا کرتا تھا۔ اس خیال سے کہیں میں کسی فتنہ میں مبتلا نہ ہو جاؤں ایک روز میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ ہم جاہلیت میں مبتلا اور بدی کے زمانہ میں تھے پھر خداوند تعالیٰ نے ہم کو یہ بھلائی عطا فرمائی (یعنی اسلام) کیا اس بھلائی کے بعد بھی کوئی برائی پیش آنے والی ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں میں نے عرض کیا کیا اس بدی اور برائی کے بعد بھی بھلائی ہوگی۔ فرمایا ہاں اور اس بھلائی میں چوبرائی کے بعد ہوگی۔ کدورت پائی جائے گی فرمایا ہاں عرض کیا وہ کدورت کیا ہوگی فرمایا کدورت سے مراد وہ قوم ہے جو میرے طریقے کے خلاف طریقہ اختیار کرے گی اور لوگوں کو میری راہ کے خلاف راہ بتائے گی تو ان میں دین کو بھی دیکھے گا اور دین کے خلاف امور کو بھی (یعنی ان میں شرع اور غیر شرع دونوں باتیں پائی جائیں گی) میں نے عرض کیا کیا اس بھلائی کے بعد بھی برائی ہوگی۔

أَدْرَكْتُ ذٰلِكَ قَالَ تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَإِمَامَهُمْ قُلْتُ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلَا إِمَامٌ قَالَ فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا وَلَوْ أَنْ تَعَضَّ بِأَصْلِ شَجَرَةٍ حَتّٰى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَأَنْتَ عَلٰى ذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ يَكُوْنُ بَعْدِيْ أَئِمَّةٌ لَا يَهْتَدُوْنَ بِهُدَايَ وَلَا يَسْتَنُّوْنَ بِسُنَّتِيْ وَسَيَقُوْمُ فِيْهِمْ رِجَالٌ قُلُوْبُهُمْ قُلُوْبُ الشَّيَاطِيْنِ فِيْ جُثْمَانِ إِنْسٍ قَالَ حُذَيْفَةُ قُلْتُ كَيْفَ أَصْنَعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنْ أَدْرَكْتُ ذٰلِكَ قَالَ تَسْمَعُ وَتُطِيْعُ الْأَمِيْرَ وَإِنْ ضُرِبَ ظَهْرُكَ وَأُخِذَ مَالُكَ فَاسْمَعْ وَأَطِعْ۔

فرمایا ہاں۔ ایسے لوگ ہوں گے جو دوزخ کے دروازوں پر کھڑے ہو کر لوگوں کو بلائیں گے (یعنی اعلانیہ گمراہی پھیلائیں گے) جو شخص ان کی جہنمی دعوت کو قبول کریگا وہ اس کو جہنم میں دھکیل دیں گے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ان کی صفت بیان فرمایئے۔ (یعنی وہ کون لوگ ہونگے اور کیسے ہوں گے) فرمایا وہ ہماری قوم یا جنس میں سے ہوں گے اور ہماری زبان میں گفتگو کریں گے۔ میں نے عرض کیا اگر وہ زمانہ میں پاؤں تو آپ مجھ کو کیا حکم دیتے ہیں (یعنی اگر وہ لوگ میری زندگی میں ظاہر ہوئے تو اس وقت مجھ کو کیا کرنا چاہیئے؟) فرمایا مسلمانوں کی جماعت کو لازم پکڑ اور ان کے امام کی اطاعت کر میں نے عرض کیا اگر اس وقت مسلمانوں کی جماعت نہ ہو اور امام بھی نہ ہو تو کیا کروں۔ فرمایا تو تمام فرقوں سے علیحدہ ہو جا اگرچہ تجھکو درخت کی جڑ میں پناہ لینی پڑے۔ یہاں تک کہ موت تجھکو اپنی آغوش میں لے لے (بخاری و مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں اس طرح ہے کہ حضور صلعم نے یہ فرمایا کہ میرے بعد امام (خلیفہ یا بادشاہ) ہونگے جو میرے طریقے پر نہ چلیں گے اور میری روش کو اختیار نہ کریں گے اور ان میں سے چند لوگ ایسے ظاہر ہوں گے جن کی صورت آدمیوں کی ہوگی اور دل شیطانوں کے سے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر میں اس زمانہ کو پاؤں تو کیا کروں۔ فرمایا۔ بادشاہ جو کچھ کہے اس کو سن اور بادشاہ کی اطاعت کر اگرچہ تیری پشت پر مارا جائے اور تیرا مال چھین لیا جائے تب بھی سنا اور اطاعت کرنا۔

(بخاری و مسلم)

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِيْ كَافِرًا وَيُمْسِيْ مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا يَبِيْعُ دِيْنَهٗ بِعَرَضٍ مِّنَ الدُّنْيَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ابی ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم واصحابہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اعمال نیک میں جلدی کرو ان فتنوں کے پیش آنے سے پہلے جو تاریک رات کے ٹکڑوں کی مانند ہوں گے۔ (کہ اس وقت) آدمی صبح کو ایمان کی حالت میں اٹھے گا اور شام کو کافر ہو جائے گا اور شام کو مومن ہوگا اور صبح کو کافر ہو جائیگا کہ اپنے دین ومذہب کو دنیا کی تھوڑی سی متاع پر بیچ ڈالے گا۔ (مسلم)

وَعَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا سَتَكُوْنُ فِتَنٌ اَلَا ثُمَّ تَكُوْنُ فِتْنَةٌ اَلْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِيْ اِلَيْهَا اَلَا فَاِذَا وَقَعَتْ فَمَنْ كَانَ لَهٗ اِبِلٌ فَلْيَلْحَقْ بِاِبِلِهٖ وَمَنْ كَانَ لَهٗ غَنَمٌ فَلْيَلْحَقْ بِغَنَمِهٖ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ مَنْ لَّمْ تَكُنْ لَهٗ اِبِلٌ وَّلَا غَنَمٌ وَّلَا اَرْضٌ قَالَ يَعْمِدُ اِلٰى سَيْفِهٖ فَيَدُقُّ عَلٰى حَدِّهٖ بِحَجَرٍ ثُمَّ لِيَنْجُ اِنِ اسْتَطَاعَ النَّجَاءَ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ ثَلٰثًا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ اُكْرِهْتُ حَتّٰى يُنْطَلَقَ بِيْ اِلٰى اَحَدِ الصَّفَّيْنِ فَضَرَبَنِيْ رَجُلٌ بِسَيْفِهٖ

حضرت ابی بکرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ عنقریب فتنوں کا ظہور ہوگا اور یاد رکھو کہ پھر ان فتنوں میں سے ایک بڑا فتنہ پیش آئے گا۔ اس بڑے فتنے میں بیٹھا ہوا شخص چلنے والے سے بہتر ہوگا۔ اس لئے کہ اپنی جگہ پر بیٹھا ہوا آدمی فتنوں سے محفوظ رہے گا اور چلنے والا بہتر ہوگا۔ فتنہ کی طرف دوڑنے والے سے خبردار اور جب یہ فتنہ وقوع میں آئے تو وہ شخص جس کے پاس اونٹ ہو اپنے اونٹ کے ساتھ ہو جائے اور جس کے پاس بکریاں ہوں وہ اپنی بکریوں میں مل جائے اور جس کے پاس زمین ہو وہ اپنی زمین میں جا پڑے۔ (یعنی تمام کاموں کو چھوڑ کر گوشہ تنہائی اختیار کرے اور ان چیزوں میں مشغول و منہمک ہو جائے) ایک شخص نے یہ سن کر عرض کیا یا رسول اللہ جس کے پاس اونٹ بکریاں اور زمین

اَوْ يُحْيِيْ سَهْمُهٗ فَيَقْتُلَنِيْ قَالَ يَبُوْءُ بِاِثْمِهٖ وَاِثْمِكَ وَيَكُوْنُ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

نہ ہو وہ کیا کرے۔ فرمایا وہ اپنی تلوار کی طرف متوجہ ہو اور اس کو پتھر مار کر توڑ ڈالے یعنی اسکی دھار کو بیکار کر دے۔ تاکہ جنگ و پیکار کا خیال دل میں پیدا نہ ہو) اور پھر اس کو چاہیئے کہ ان فتنوں سے نجات پانے کے لئے بھاگ نکلے اگر وہ جلد ایسے کر سکے اس کے بعد آپؐ نے فرمایا۔ اے اللہ تعالیٰ میں نے تیرے احکام تیرے بندوں کو پہنچا دیئے تین مرتبہ آپؐ نے یہ الفاظ فرمائے۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم اگر مجھ پر جبر کیا جائے یہاں تک کہ مجھکو دونوں فریق میں سے کسی ایک فریق کی صف میں لیجایا جائے اور مجھ کو ایک شخص اپنی تلوار سے مارے یا کوئی تیر آ کر لگے اور مجھ کو مار ڈالے تو میری نسبت آپؐ کا کیا خیال ہے۔ فرمایا تیرے قاتل پر اپنا اور تیرا دونوں کا گناہ ہوگا اور یہ شخص دوزخیوں میں سے شمار ہوگا۔

(مسلم)

وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْشِكُ اَنْ يَكُوْنَ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتَّبِعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِيْنِهٖ مِنَ الْفِتَنِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت ابی سعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ وہ زمانہ قریب ہے جب کہ مسلمان کا بہترین مال بکریاں ہونگی کہ وہ ان کو لے کر پہاڑ کی چوٹی پر یا مینھ کے گرنے کی جگہ (جنگل کے نالوں پر) چلا جائیگا اور فتنوں سے بھاگ کر اپنے دین کو بچالے گا۔ (بخاری)

وَعَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الْاُوْلٰى يَعْنِيْ مَقْتَلَ عُثْمَانَ فَلَمْ يَبْقَ مِنْ اَصْحَابِ بَدْرٍ اَحَدٌ ثُمَّ وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الثَّانِيَةُ يَعْنِي الْحَرَّةَ فَلَمْ يَبْقَ مِنْ اَصْحَابِ الْحُدَيْبِيَةِ اَحَدٌ ثُمَّ وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الثَّالِثَةُ فَلَمْ تُرْفَعْ وَبِالنَّاسِ طِبَاخٌ رَوَاهُ

حضرت ابن مسیبؒ کہتے ہیں کہ واقع ہوا پہلا فتنہ یعنی حضرت عثمان رضؓ کا قتل کہ جنگ بدر میں شریک ہونے والے صحابہؓ میں سے کوئی باقی نہیں رہا پھر دوسرا فتنہ واقع ہوا یعنی حرہ کا واقع اس میں ان صحابہ میں سے کوئی بھی باقی نہ رہا جو حدیبیہ میں شریک تھے۔ پھر تیسرا فتنہ واقع ہوا اور وہ نہ گیا کہ لوگوں میں قوت اور

Marfat.com

الْبُخَارِیُّ۔

قوت ختم ہوگئی اور ان میں سے ایک شخص بھی باقی نہیں رہا۔ (بخاری)

فرقہ ہو (یعنی اس میں صحابہؓ اور تابعین کی

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ بُسْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَ الْمَلْحَمَةِ وَفَتْحِ الْمَدِيْنَةِ سِتُّ سِنِيْنَ وَيَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي السَّابِعَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ هٰذَا اَصَحُّ

حضرت عبداللہ بن بسرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے جنگ عظیم اور فتح قسطنطنیہ کے درمیان چھ برس کا فاصلہ ہوگا اور ساتویں برس دجال نکلے گا۔

(ابوداؤد)

وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْزِلُ اُنَاسٌ مِنْ اُمَّتِيْ بِغَائِطٍ يُسَمُّوْنَهُ الْبَصْرَةَ عِنْدَ نَهْرٍ يُقَالُ لَهُ دِجْلَةُ يَكُوْنُ عَلَيْهِ جِسْرٌ يَكْثُرُ اَهْلُهَا وَيَكُوْنُ مِنْ اَمْصَارِ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِذَا كَانَ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ جَاءَ بَنُوْ قَنْطُوْرَاءَ عِرَاضُ الْوُجُوْهِ صِغَارُ الْاَعْيُنِ حَتّٰى يَنْزِلُوْا عَلٰى شَطِّ النَّهْرِ فَيَفْتَرِقُ اَهْلُهَا ثَلٰثَ فِرَقٍ فِرْقَةٌ يَاْخُذُوْنَ فِيْ اَذْنَابِ الْبَقَرِ وَالْبَرِّيَّةِ وَهَلَكُوْا وَفِرْقَةٌ يَجْعَلُوْنَ ذَرَارِيَّهُمْ خَلْفَ ظُهُوْرِهِمْ وَيُقَاتِلُوْنَهُمْ وَهُمُ الشُّهَدَاءُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ۔

حضرت ابی بکرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ میری اُمت کے لوگ ایک پست زمین میں پہنچیں گے جس کا نام بصرہ رکھیں گے وہ دجلہ نہر کے قریب واقع ہوگا۔ اس نہر پر پل ہوگا۔ شہر کے رہنے والوں کی بڑی تعداد ہوگی اور یہ شہر مسلمانوں کے شہروں میں سے ہوگا جب آخری زمانہ ہوگا تو قنطورا کی اولاد ان شہر والوں سے لڑنے کے لئے آئے گی۔ ان کے منہ چوڑے چکلے ہونگے اور چھوٹی چھوٹی آنکھیں یہ لوگ نہر کے کنارے ٹھہریں گے (ان لوگوں کو دیکھ کر) شہر کے لوگ تین فرقوں میں منقسم ہوجائیں گے۔ ایک جماعت بیلوں کی دموں اور جنگل میں پناہ حاصل کرے گی (یعنی جنگ سے بچنے کے لئے زراعت وغیرہ میں مشغول ہوجائیگی) اور یہ جماعت ہلاک ہوجائے گی اور ایک جماعت قنطورا کی اولاد سے امن طلب کرے گی اور یہ بھی ہلاک ہوجائیگی اور ایک جماعت اپنے بیوی بچوں کو اپنے پیچھے چھوڑ کر دشمنوں سے لڑے گی اور ان میں لوگوں کے ہاتھ سے ماری جائے گی۔ یہ لوگ شہید ہوں گے۔ (ابوداؤد)

وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا اَنَسُ اِنَّ النَّاسَ يُمَصِّرُوْنَ اَمْصَارًا وَّاِنَّ مِصْرًا مِّنْهَا يُقَالُ لَهُ الْبَصْرَةُ فَاِنْ اَنْتَ مَرَرْتَ بِهَا اَوْ دَخَلْتَهَا فَاِيَّاكَ وَسِبَاخَهَا وَكَلَاءَهَا وَنَخِيْلَهَا وَسُوْقَهَا وَبَابَ اُمَرَائِهَا وَعَلَيْكَ بِضَوَاحِيْهَا فَاِنَّهُ يَكُوْنُ بِهَا خَسْفٌ وَّقَذْفٌ وَّرَجْفٌ وَّقَوْمٌ يَّبِيْتُوْنَ وَيُصْبِحُوْنَ قِرَدَةً وَّخَنَازِيْرَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے اے انسؓ! لوگ شہروں کو آباد کریں گے۔ ان میں سے ایک شہر ہوگا جس کو بصرہ کہا جائیگا کہ اگر تو اس شہر کے قریب سے گذرے یا شہر میں داخل ہو تو اُن مقامات میں نہ جا جہاں کی زمین شور ہے اور نہ مقام کلاء میں جا وہاں کی کھجوروں سے اپنے آپ کو بچا (یعنی استعمال نہ کر) اس کے بازار سے اپنے آپ کو دور رکھ اور وہاں کے بادشاہ اور امیروں کے دروازوں پر نہ جا۔ شہر کے کناروں میں پڑا رہ یا صحرا میں قیام کر۔ (بصرہ کے قریب ایک موضع ہے) اس لیے کہ جن مقامات میں جانے سے تجھ کو منع کیا گیا ہے ان کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا ان پر پتھر برسیں گے اور سخت زلزلے آئیں گے۔ اور ایک قوم ہوگی جو شام کو اچھی ہوگی اور صبح کو بندر اور سور بن جائے گی۔ (ابو داؤد)

قیامت کی علامتوں کا بیان

عَنْ اَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يُّرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَكْثُرَ الْجَهْلُ وَيَكْثُرَ الزِّنَا وَيَكْثُرَ شُرْبُ الْخَمْرِ وَيَقِلَّ الرِّجَالُ وَتَكْثُرَ النِّسَاءُ حَتّٰى يَكُوْنَ لِخَمْسِيْنَ

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ وہ قیامت کی علامتیں یہ ہیں کہ علم اٹھا لیا جائے گا۔ جہالت زیادہ ہوگی۔ زنا کثرت سے ہوگا۔ شراب بہت پی جائے گی۔ مردوں کی تعداد کم ہو جائے گی اور عورتوں کی تعداد بڑھ جائے گی — یہاں تک کہ پچاس عورتوں کی خبر گیری کرنے والا ایک مرد ہوگا اور رعایت

Marfat.com

اِمْرَأَةٍ الْقَيِّمُ الْوَاحِدُ وَفِي رِوَايَةٍ يَقِلُّ الْعِلْمُ وَيَظْهَرُ الْجَهْلُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

یں یہ الفاظ ہیں کہ علم کم ہوگا اور جہالت زیادہ ہوگی۔ (بخاری ومسلم)

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُوْنُ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ خَلِيْفَةٌ يَقْسِمُ الْمَالَ وَلَا يَعُدُّهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ يَكُوْنُ فِيْ آخِرِ أُمَّتِيْ خَلِيْفَةٌ يَحْثِيْ الْمَالَ حَثْيًا وَلَا يَعُدُّهُ عَدًّا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ آخری زمانہ میں ایک خلیفہ ہوگا۔ (یعنی امام مہدیؑ) جو مال کو لوگوں میں خوب تقسیم کریگا اور جمع کرکے اپنے پاس نہ رکھے گا اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ میری اُمت کے آخر میں ایک خلیفہ ہوگا جو ہاتھوں میں بھر بھر کر مال لٹائے گا اور اس کا شمار نہ کرے گا۔ (مسلم)

۱۲ **وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْشِكُ الْفُرَاتُ أَنْ يَحْسِرَ عَنْ كَنْزٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابی ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ عنقریب نہر فرات کھل جائیگی (یعنی خشک ہوجائیگی اور اس کے نیچے سے سونے کا خزانہ نکلے گا۔ جو شخص اسوقت موجود ہو وہ اس خزانہ میں سے کچھ نہ لے۔ (بخاری ومسلم)

۱۳ **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُلْقِيْ الْأَرْضُ أَفْلَاذَ كَبِدِهَا أَمْثَالَ الْأُسْطُوَانِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فَيَجِيْءُ الْقَاتِلُ فَيَقُوْلُ فِيْ هٰذَا قَتَلْتُ وَيَجِيْءُ الْقَاطِعُ فَيَقُوْلُ فِيْ هٰذَا قَطَعْتُ رَحِمِيْ فَيَجِيْءُ السَّارِقُ فَيَقُوْلُ فِيْ هٰذَا قُطِعَتْ يَدِيْ ثُمَّ يَدَعُوْنَهُ فَلَا يَأْخُذُوْنَ مِنْهُ شَيْئًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ابی ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے زمین اپنے جگر کے ٹکڑوں کو نکال باہر پھینک دے گی جو سونے چاندی کے ستونوں کی مانند ہوں گے ایک شخص جو اس مال کے لئے لوگوں کو قتل کیا ہوگا آئے گا اور کہے گا۔ کیا اسی مال کو حاصل کرنے کے لئے میں نے آدمیوں کو قتل کیا ہے۔ پھر وہ شخص آئیگا جس نے قرابت داروں سے تعلق منقطع کر لیا ہوگا اور کہے گا۔ کیا اسی مال کے لئے میں نے رشتہ داروں سے قطع تعلق کیا ہے۔ پھر چور آئیگا

Marfat.com

اور کہے گا۔ کیا اسی مال کے لئے میرا ہاتھ کاٹا گیا ہے۔ ان میں سے کوئی شخص اس مال میں سے کچھ نہ لیگا اور اس کو یونہی پڑا رہنے دے گا۔ (مسلم)

وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكُوْنُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيْفَةٍ فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ هَارِبًا اِلٰى مَكَّةَ فَيَاْتِيْهِ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِ مَكَّةَ فَيُخْرِجُوْنَهٗ وَهُوَ كَارِهٌ فَيُبَايِعُوْنَهٗ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ وَيُبْعَثُ اِلَيْهِ بَعْثٌ مِّنَ الشَّامِ فَيُخْسَفُ بِهِمْ بِالْبَيْدَاءِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ فَاِذَا رَاٰى النَّاسُ ذٰلِكَ اَتَاهُ اَبْدَالُ الشَّامِ وَعَصَائِبُ اَهْلِ الْعِرَاقِ فَيُبَايِعُوْنَهٗ ثُمَّ يَنْشَاُ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ اَخْوَالُهٗ كَلْبٌ فَيَبْعَثُ اِلَيْهِمْ بَعْثًا فَيَظْهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ وَذٰلِكَ بَعْثُ كَلْبٍ وَيَعْمَلُ فِي النَّاسِ بِسُنَّةِ نَبِيِّهٖ وَيُلْقِي الْاِسْلَامُ بِجِرَانِهٖ فِي الْاَرْضِ فَيَلْبَثُ سَبْعَ سِنِيْنَ ثُمَّ يُتَوَفّٰى وَيُصَلِّيْ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

حضرت اُم سلمہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے ایک خلیفہ (بادشاہ) کے مرنے پر اختلاف واقع ہوگا۔ پھر ایک شخص مدینہ سے نکلے گا اور مکہ کی طرف بھاگ جائیگا۔ مکہ کے لوگ اس کے پاس آئیں گے اور اس کو گھر سے باہر نکال کر لائیں گے اور حجر اسود و مقام ابراہیم کے درمیان اس کے ہاتھ پر بیعت کرکے اس کو اپنا خلیفہ بنالیں گے حالانکہ وہ شخص اس سے ناخوش ہوگا۔ (یہ شخص امام مہدی ہوں گے) پھر شام کے بادشاہ کی طرف سے اس کے مقابلہ کیلئے ایک لشکر بھیجا جائیگا۔ جس کو مکہ اور مدینہ کے درمیان مقام بیداء پر زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ جب لوگوں کو خبر پہنچے گی اور یہ حال معلوم ہوگا تو شام کے ابدال اور عراق کے بہت سے لوگ اس کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور اس کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔ پھر قریش میں سے ایک اور شخص پیدا ہوگا جس کی ننھیال قبیلہ کلب میں ہوگی۔ یہ شخص بھی اس شخص کے خلاف لشکر بھیجے گا اور اس لشکر پر امام کا لشکر غالب آئے گا اور یہ فتنہ لشکر کلب کا فتنہ ہے

امام لوگوں کے درمیان اپنے پیغمبر (محمد صلعم) کے احکام کے مطابق عمل کریں گے اور اپنی گردن زمین پر رکھدے گا۔ (یعنی قائم و استوار ہو جائیگا) امام سات برس تک قائم رہینگے اور پھر وفات پا جائینگے اور ان کے جنازہ پر مسلمان نماز پڑھیں گے۔ (ابو داؤد)

۱۵ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی یَتَکَلَّمَ السِّبَاعُ الْاِنْسَ وَحَتّٰی تُکَلِّمَ الرَّجُلَ عَذَبَۃُ سَوْطِہٖ وَشِرَاکُ نَعْلِہٖ یُخْبِرُہٗ فَخِذُہٗ بِمَا اَحْدَثَ اَھْلُہٗ بَعْدَہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ

حضرت ابی سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے۔ قیامت نہ آئے گی جب تک کہ درندے آدمیوں سے باتیں نہ کریں گے اور جب تک کہ آدمی کے چابک کی رسی کا پھندا اور جوتی کا تسمہ اس سے کلام نہ کرے گا۔ یہاں تک کہ آدمی کی ران اس کو یہ بتلائے گی کہ اس کے اہل وعیال نے اس کی عدم موجودگی میں کیا کیا ہے۔ (ترمذی)

۱۶ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَیْتُمُ الرَّایَاتِ السُّوْدَ قَدْ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ خُرَاسَانَ فَاْتُوْھَا فَاِنَّ فِیْھَا خَلِیْفَۃَ اللّٰہِ الْمَھْدِیَّ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ دَلَائِلِ النُّبُوَّۃِ

حضرت ثوبانؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ جب تم خراسان کی طرف سے سیاہ نشان آتے دیکھو تو ادھر متوجہ ہو جاؤ۔ (یعنی ان لوگوں میں شامل ہو جاؤ) اس لئے کہ ان نشانوں میں خدا کا خلیفہ مہدی ہوگا۔ (احمد۔ بیہقی)

۱۷ وَعَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ قَالَ قَالَ عَلِیٌّ وَنَظَرَ اِلٰی اِبْنِہِ الْحَسَنِ وَقَالَ اِنَّ اِبْنِیْ ھٰذَا سَیِّدٌ کَمَا سَمَّاہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَسَیَخْرُجُ مِنْ صُلْبِہٖ رَجُلٌ یُسَمّٰی بِاسْمِ نَبِیِّکُمْ یُشْبِھُہٗ فِی الْخُلُقِ

حضرت ابی اسحٰقؒ کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے اپنے بیٹے حسنؓ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا میرا یہ بیٹا جیسا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ سردار ہے۔ عنقریب اس کی پشت سے ایک شخص پیدا ہوگا۔ جس کا نام تمہارے نبیؐ کے نام پر ہوگا۔

Marfat.com

وَلَا يُشْبِهُهُ فِي الْخَلْقِ ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّةً يَمْلَأُ الْأَرْضَ عَدْلًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَلَمْ يَذْكُرِ الْقِصَّةَ.

عادات میں وہ حضورؐ کا مشابہ ہوگا۔ صورت و شکل میں مشابہ نہ ہوگا۔ اسکے بعد حضرت علیؓ نے اس شخص کے عدل وانصاف کا واقعہ بیان کیا (ابوداؤد)

وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ فُقِدَ الْجَرَادُ فِي سَنَةٍ مِنْ سِنِي عُمَرَ الَّتِي تُوُفِّيَ فِيهَا فَاهْتَمَّ بِذٰلِكَ هَمًّا شَدِيدًا فَبَعَثَ إِلَى الْيَمِينِ رَاكِبًا وَإِلَى الْعِرَاقِ رَاكِبًا وَإِلَى الشَّامِ رَاكِبًا يُسَأَلُ عَنِ الْجَرَادِ هَلْ أُرِيَ مِنْهُ شَيْئًا فَأَتَاهُ الرَّاكِبُ الَّذِي مِنْ قِبَلِ الْيَمَنِ بِقَبْضَةٍ فَنَثَرَهَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَمَّا رَآهَا عُمَرُ كَبَّرَ وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ أَلْفَ أُمَّةٍ سِتَّمِائَةٍ مِنْهَا فِي الْبَحْرِ وَأَرْبَعَمِائَةٍ فِي الْبَرِّ فَإِنَّ أَوَّلَ هَلَاكِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ الْجَرَادُ فَإِذَا هَلَكَ الْجَرَادُ تَتَابَعَتِ الْأُمَمُ كَنِظَامِ السِّلْكِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ.

حضرت جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں جس سال حضرت عمرؓ نے وفات پائی ہے اس سال ٹڈی نہیں آئی۔ حضرت عمرؓ نے اس کو خاص طور پر محسوس کیا اور ٹڈی نہ آنے سے غمگین ہو گئے۔ پھر آپ نے یمن کی طرف ایک سوار کو بھیجا۔ عراق کی طرف ایک سوار روانہ کیا اور شام کی جانب ایک سوار بھیجا تاکہ وہ وہاں پہنچ کر ٹڈی کے متعلق پوچھیں کہ کسی نے کہیں دیکھی ہے جس سوار کو یمن کو بھیجا گیا تھا۔ وہ ایک مٹھی ٹڈیاں لایا اور حضرت عمرؓ کے سامنے ڈالدیں۔ حضرت عمرؓ نے انکو دیکھ کر اللہ اکبر کہا اور پھر یہ بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو یہ فرماتے سنا ہے خداوند قدر و برتر نے حیوانات کی ہزار قسمیں پیدا کی ہیں ان میں چھ سو دریا میں ہیں (یعنی بحری حیوانات) اور چار سو خشکی میں، ان حیوانات میں سب سے پہلے ٹڈیاں ہلاک ہوں گی (یعنی ٹڈیوں کا خاتمہ ہو جائے گا) پھر حیوانات کی دوسری قسمیں یکے بعد دیگرے ہلاک ہونا شروع ہونگی جس طرح موتیوں کی لڑی کھل جاتی ہے اور موتی یکے بعد دیگرے بکھرنے لگتے ہیں۔ (بیہقی)

وَعَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ الْغِفَارِيِّ حضرت حذیفہ بن اسید غفاریؓ کہتے ہیں کہ

قَالَ اَطَّلَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْنَا وَنَحْنُ نَتَذَاکَرُ فَقَالَ مَا تَذَاکَرُوْنَ قَالُوْا نَذْکُرُ السَّاعَۃَ قَالَ اِنَّھَا لَنْ تَقُوْمَ حَتّٰی تَرَوْا قَبْلَھَا عَشْرَ اٰیَاتٍ فَذَکَرَ الدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ وَالدَّابَّۃَ وَطُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِھَا وَنُزُوْلَ عِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ وَیَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ وَثَلٰثَۃَ خُسُوْفٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ بِجَزِیْرَۃِ الْعَرَبِ وَاٰخِرُ ذٰلِکَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْیَمَنِ تَطْرُدُ النَّاسَ اِلٰی مَحْشَرِھِمْ وَفِیْ رِوَایَۃٍ نَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدَنٍ تَسُوْقُ النَّاسَ اِلَی الْمَحْشَرِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فِی الْعَاشِرَۃِ وَرِیْحٌ تُلْقِی النَّاسَ فِی الْبَحْرِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

ہم لوگ قیامت کا ذکر کر رہے تھے کہ نبی اللہ صلعم نے ہماری طرف جھانکا اور فرمایا کہ قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک دس نشانیوں کو نہ دیکھ لوگے۔ اس کے بعد آپؐ نے ان نشانیوں کا ذکر کیا اور فرمایا (۱) دھواں جو مشرق و مغرب میں چالیس دن تک پھیلا رہے گا (۲) دجال (۳) دابۃ (دابۃ الارض کا خروج) دابۃ الارض ایک چوپایہ ہوگا۔ نہایت گز لمبا۔ اس کے پاس حضرت موسیٰؑ کی لاٹھی اور حضرت سلیمانؑ کی انگوٹھی ہوگی۔ دوڑنے میں کوئی اس کا مقابلہ نہ کر سکے گا۔ وہ مومن کو عصائے موسیٰؑ سے مارے گا اور اس کے منہ پر مومن لکھ دے گا اور کافر کے منہ پر مہر لگا کر کافر لکھے گا۔ (۴) آفتاب کا مغرب کی طرف سے نکلنا۔ (۵) عیسیٰ بن مریمؑ کا نازل ہونا۔ (۶) یاجوج ماجوج (۷)، (۸)، (۹) تین مقامات پر زمین کا دھنس جانا۔ یعنی ایک مشرق میں دوسرے مغرب میں اور تیسرے جزیرۂ عرب میں (۱۰) وہ آگ جو عدن کے اس کنارہ سے نکلے گی اور لوگوں کو گھیر کر محشر کی طرف لے جائیگی۔ اور ایک روایت میں دسویں نشانی ایک ہوا بیان کی گئی ہے جو لوگوں کو دریا میں پھینک دے گی۔ (مسلم)

وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ سِتًّا اَلدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ وَدَابَّۃَ الْاَرْضِ وَطُلُوْعَ

حضرت ابی ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ (قیامت کی ان) چھ نشانیوں کے ظاہر ہونے سے پہلے اعمال صالحہ کی طرف پیش قدمی کرو۔ (یعنی) (۱) دھواں

Marfat.com

الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَأَمْرُ الْعَامَّةِ وَخُوَيْصَّةُ أَحَدِكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

(۲) دجّال (۳) دابۃ الارض (۴) مغرب سے طلوعِ آفتاب (۵) فتنۂ عامّہ (۶) فتنۂ خاص۔ یعنی وہ فتنہ جو تم میں سے کسی کے ساتھ مخصوص ہو۔ (مسلم)

۲۱ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ أَوَّلَ الْآيَاتِ خُرُوْجًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَخُرُوْجُ الدَّابَّةِ عَلَى النَّاسِ ضُحًى وَأَيُّهُمَا مَا كَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا فَالْأُخْرٰى عَلٰى إِثْرِهَا قَرِيْبًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلعم کو یہ فرماتے سنا ہے۔ قیامت کی پہلی علامات میں سے یہ دو نشانیاں ہیں یعنی آفتاب کا مغرب کی طرف سے نکلنا اور دابۃ الارض کا لوگوں پر خروج کرنا اور کلام کرنا۔ چاشت کے وقت ان دونوں میں سے جس کا وقوع پہلے ہو اس کے بعد ہی فوراً دوسری وقوع میں آئے گی۔ (مسلم)

۲۲ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ إِذَا خَرَجْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِيْ إِيْمَانِهَا خَيْرًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَخُرُوْجُ الدَّجَّالِ وَدَابَّةُ الْأَرْضِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ابی ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ تین باتیں جب ظہور میں آجائیں گی تو پھر کسی کا ایمان لانا اور عمل کرنا مفید نہ ہوگا۔ جب تک ان کے ظہور سے پہلے ایمان نہ لایا ہو اور عمل نہ کیا ہو اور وہ تین باتیں یہ ہیں۔ آفتاب کا مغرب سے طلوع ہونا دجّال اور دابۃ الارض کا نکلنا۔ (مسلم)

۲۳ وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ أَتَدْرِيْ أَيْنَ تَذْهَبُ هٰذِهٖ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهَا تَذْهَبُ حَتّٰى تَسْجُدَ تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَسْتَأْذِنَ فَيُؤْذَنَ لَهَا وَ

حضرت ابی ذرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے آفتاب جب غروب ہوتا ہے تجھ کو معلوم ہے یہ کہاں جاتا ہے۔ میں نے عرض کیا خدا اور اس کا رسولؐ بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا وہ جاتا ہے۔ یہاں تک کہ عرش کے نیچے پہنچ کر سجدہ کرتا ہے۔ پھر حضور رب العزت

Marfat.com

يُقَالُ لَهَا ارْجِعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَذٰلِكَ قَوْلُهُ وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا قَالَ مُسْتَقَرُّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

میں حاضری کی اجازت چاہتا ہے اس کو اجازت دی جاتی ہے اور حکم دیا جاتا ہے کہ مشرق کی طرف جائے اور وہاں سے طلوع کرے اور قریب ہے وہ وقت کہ وہ سجدہ کریگا اور اس کا سجدہ قبول نہ کیا جائیگا اور حاضری و طلوع کی اجازت چاہے گا اور اجازت نہ دی جائے گی اور یہ حکم دیا جائیگا کہ جس طرف سے آیا ہے اُدھر ہی واپس جا اور ادھر سے ہی طلوع ہو بند چنانچہ وہ مغرب سے طلوع کریگا اور یہی مراد ہے خداوند تعالیٰ کے اس قول سے والشمس تجری لمستقر لہا (یعنی آفتاب اپنے مستقر کی طرف جاتا ہے) رسول اللہ صلعم نے مستقر کے متعلق فرمایا ہے کہ وہ عرش الٰہی کے نیچے ہے (مسلم)

وَعَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الدَّجَّالَ يَخْرُجُ وَإِنَّ مَعَهُ مَاءً وَنَارًا فَأَمَّا الَّذِي يَرَاهُ النَّاسُ مَاءً فَنَارٌ تُحْرِقُ وَأَمَّا الَّذِي يَرَاهُ النَّاسُ نَارًا فَمَاءٌ بَارِدٌ عَذْبٌ فَمَنْ أَدْرَكَ ذٰلِكُمْ مِنْكُمْ فَلْيَقَعْ فِي الَّذِي يَرَاهُ نَارًا فَإِنَّهُ مَاءٌ عَذْبٌ طَيِّبٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ مُسْلِمٌ وَإِنَّ الدَّجَّالَ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ عَلَيْهَا ظُفْرَةٌ غَلِيظَةٌ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرَأُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ كَاتِبٍ وَغَيْرِ كَاتِبٍ

حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں نبی صلعم نے فرمایا ہے۔ دجال اپنے ساتھ پانی، آگ لیکر نکلے گا وہ چیز جس کو لوگ پانی سمجھیں گے حقیقت میں آگ ہوگی جھلسا دینے والی اور جس کو آگ خیال کریں گے وہ حقیقت میں پانی ہوگا ٹھنڈا اور شیریں۔ پس تم میں سے جو شخص دجال کو پائے تو وہ اس چیز میں اپنا پڑنا یا ڈالا جانا پسند کرے جس کو وہ اپنی آنکھوں سے آگ دیکھتا ہے اس لئے کہ وہ آگ حقیقت میں میٹھا اور ٹھنڈا پانی ہے (بخاری و مسلم) اور مسلم نے اس روایت میں یہ الفاظ زیادہ لکھے ہیں کہ دجال کی آنکھ بیٹھی ہوئی ہوگی اور دوسری آنکھ پر موٹا ناخونہ ہوگا اس کی آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا۔ جس کو ہر مومن خواہ وہ لکھا پڑھا ہو یا نہ ہو پڑھے گا۔

وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالَ فَقَالَ إِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا فِيكُمْ فَأَنَا حَجِيجُهُ

حضرت نواس بن سمعانؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ اگر دجال خروج کرے اور میں تمہارے

Marfat.com

وَلَسْتُ فِيكُمْ فَامْرُؤٌ حَجِيجُ نَفْسِهِ
وَاللّٰهُ خَلِيفَتِي عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ إِنَّهُ
شَابٌّ قَطِطٌ عَيْنُهُ طَافِيَةٌ كَأَنِّي
أُشَبِّهُهُ بِعَبْدِ الْعُزّٰى بْنِ قَطَنٍ
فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ
فَوَاتِحَ سُورَةِ الْكَهْفِ وَفِي
رِوَايَةٍ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ بِفَوَاتِحِ سُورَةِ
الْكَهْفِ فَإِنَّهَا جِوَارُكُمْ مِنْ فِتْنَتِهِ
إِنَّهُ خَارِجٌ خَلَّةً بَيْنَ الشَّامِ وَ
الْعِرَاقِ فَعَاثَ يَمِينًا وَعَاثَ شِمَالًا
يَا عِبَادَ اللّٰهِ فَاثْبُتُوا قُلْنَا يَا رَسُولَ
اللّٰهِ وَمَا لَبْثُهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ
أَرْبَعُونَ يَوْمًا كَسَنَةٍ وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ
وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ
قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَذٰلِكَ الْيَوْمُ
الَّذِي كَسَنَةٍ أَتَكْفِينَا فِيهِ صَلٰوةُ
يَوْمٍ قَالَ لَا اقْدُرُوا لَهُ قَدْرَهُ
قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا إِسْرَاعُهُ فِي
الْأَرْضِ قَالَ كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ
الرِّيحُ فَيَأْتِي عَلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوهُمْ
فَيُؤْمِنُونَ بِهِ فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ فَتُمْطِرُ
وَالْأَرْضَ فَتُنْبِتُ فَتَرُوحُ عَلَيْهِمْ
سَارِحَتُهُمْ أَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرًى
وَأَسْبَغَهُ ضُرُوعًا وَأَمَدَّهُ خَوَاصِرَ ثُمَّ

درمیان موجود ہوں تو میں اس سے تمہارے سامنے بحث و گفتگو کروں گا (اور اس پر غالب آؤنگا) اور اگر وہ اس وقت نکلے جب کہ میں تم میں موجود نہ ہوں تو تم میں سے ہر شخص اپنی طرف سے اس سے بحث و گفتگو کرنے والا ہوگا۔ (یعنی اس کی برائیوں کو رفع کرنے والا اور اپنے آپ کو اس سے بچانے والا) اور میرا وکیل و خلیفہ ہر مسلمان پر خدا ہے (یعنی خداوند تعالیٰ ہر مسلمان کا محافظ و مددگار ہے) دجّال جوان ہوگا۔ گھونگریلے بال ہوں گے اور اس کی آنکھ پھولی ہوئی ہوگی۔ گویا میں اس کو قطن کے بیٹے عبدالعزیٰ سے تشبیہ دے سکتا ہوں تم میں سے جو شخص اس کو پائے وہ اس کے سامنے سورۂ کہف کی ابتدائی آیتیں پڑھے اس لئے کہ یہ آیتیں تم کو دجّال کے فتنہ سے بچائیں گی۔ دجّال اس راہ سے خروج کرے گا جو شام اور عراق کے درمیان واقع ہے اور دائیں بائیں فساد پھیلائے گا۔ اے اللہ تعالیٰ کے بندو! اپنے دین پر ثابت قدم رہنا ہم نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! وہ کب تک زمین پر رہے گا؟ فرمایا چالیس دن، اس کا ایک دن تو ایک سال کے برابر ہوگا اور ایک دن ایک مہینہ کے برابر ہوگا۔ اور ایک دن ایک ہفتہ کے

Marfat.com

يَأْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوهُمْ فَيَرُدُّونَ
عَلَيْهِ قَوْلَهُ فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ فَيُصْبِحُونَ
مُمْحِلِينَ لَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ شَيْءٌ مِنْ
أَمْوَالِهِمْ وَيَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَيَقُولُ أَخْرِجِي
كُنُوزَكِ فَتَتْبَعُهُ كُنُوزُهَا
كَيَعَاسِيبِ النَّحْلِ ثُمَّ يَدْعُو رَجُلًا
مُمْتَلِئًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ
فَيَقْطَعُهُ جَزْلَتَيْنِ رَمْيَةَ الْغَرَضِ
ثُمَّ يَدْعُوهُ فَيُقْبِلُ وَيَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ
يَضْحَكُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذْ
بَعَثَ اللّٰهُ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ
عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ
بَيْنَ مَهْرُودَتَيْنِ وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلَى
أَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ إِذَا طَأْطَأَ رَأْسَهُ
قَطَرَ وَإِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ مِثْلُ
جُمَانٍ كَاللُّؤْلُؤِ فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ
يَجِدُ مِنْ رِيحِ نَفَسِهِ إِلَّا مَاتَ وَ
نَفَسُهُ يَنْتَهِي حَيْثُ يَنْتَهِي طَرْفُهُ
فَيَطْلُبُهُ حَتَّى يُدْرِكَهُ بِبَابِ لُدٍّ
فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يَأْتِي عِيسَى قَوْمٌ قَدْ
عَصَمَهُمُ اللّٰهُ مِنْهُ فَيَمْسَحُ عَنْ وُجُوهِهِمْ
وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ
فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذْ أَوْحَى اللّٰهُ إِلَى
عِيسَى أَنِّي قَدْ أَخْرَجْتُ عِبَادًا لِي لَا يَدَانِ لِأَحَدٍ

برابر اور باقی دن ہمارے دنوں کے برابر ہوں گے
ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم اس کا جو دن
ایک سال کے برابر ہوگا۔ کیا اس روز ہماری
ایک دن کی نماز کافی ہوگی؟ فرمایا۔ نہیں بلکہ اس
روز ایک دن کا اندازہ کر کے نماز پڑھنی
ہوگی۔ (یعنی ایک ایک دن کا اندازہ کر کے
حسب معمول نماز پڑھنا) ہم نے عرض کیا یا
رسول اللہ صلعم وہ زمین پر کس قدر جلد چلے
گا۔ (یعنی اس کی رفتار کی کیفیت کیا ہوگی؟)
فرمایا اس ابر کے مانند وہ تیز رفتار ہوگا جس
کے پیچھے ہوا ہو۔ وہ ایک قوم کے پاس پہنچے
گا اور اس کو اپنی دعوت دے گا۔ لوگ
اس پر ایمان لے آئیں گے پھر وہ آسمان کو
بارش کا حکم دیگا۔ ابر آسمان سے زمین پر مینہ
برسائیگا اور زمین کو حکم دے گا زمین سبزہ
اگا دیگی۔ پھر شام کو اس قوم کے مواشی چر
کے آئیں گے ان کے کوہان بڑے بڑے ہو
جائیں گے۔ تھن بڑھ جائیں گے (یعنی تھن بڑے
بڑے ہو جائیں گے اور دودھ سے بھرے
ہوں گے) اور ان کے پہلو خوب کھنچے اور
تنے ہوئے ہوں گے۔ پھر دجال ایک اور
قوم کے پاس پہنچے گا اور اس کو اپنی دعوت
دے گا۔ (یعنی اپنے خدا ہونیکی دعوت) وہ
قوم اس کی دعوت کو رد کر دے گی اور

Marfat.com

عِبَادِیْ اِلَی الطُّوْرِ وَیَبْعَثُ اللّٰہُ
یَاجُوْجَ وَمَاجُوْجَ وَھُمْ مِنْ کُلِّ حَدَبٍ
یَّنْسِلُوْنَ فَیَمُرُّ اَوَائِلُھُمْ عَلٰی بُحَیْرَۃِ
طَبَرِیَّۃَ فَیَقُوْلُ لَقَدْ کَانَ بِھٰذِہٖ
مَرَّۃً مَآءٌ ثُمَّ یَسِیْرُوْنَ حَتّٰی
یَنْتَھُوْا اِلٰی جَبَلِ الْخَمْرِ وَھُوَ جَبَلُ
بَیْتِ الْمَقْدِسِ فَیَقُوْلُوْنَ لَقَدْ قَتَلْنَا
مَنْ فِی الْاَرْضِ ھَلُمَّ فَلْنَقْتُلْ مَنْ
فِی السَّمَآءِ فَیَرْمُوْنَ بِنُشَّابِھِمْ
اِلَی السَّمَآءِ فَیَرُدُّ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ نُشَّابَھُمْ
مَخْضُوْبَۃً وَمَا وَ یُحْصَرُ نَبِیُّ اللّٰہِ
اَصْحَابُہٗ حَتّٰی تَکُوْنَ رَاْسُ الثَّوْرِ
لِاَحَدِھِمْ خَیْرًا مِّنْ مِّائَۃِ دِیْنَارٍ
لِاَحَدِکُمُ الْیَوْمَ فَیَرْغَبُ نَبِیُّ
اللّٰہِ عِیْسٰی وَاَصْحَابُہٗ فَیُرْسِلُ اللّٰہُ
عَلَیْھِمُ النَّغَفَ فِیْ رِقَابِھِمْ
فَیُصْبِحُوْنَ فَرْسٰی کَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَۃٍ
ثُمَّ یَھْبِطُ نَبِیُّ اللّٰہِ عِیْسٰی وَاَصْحَابُہٗ اِلَی الْاَرْضِ فَلَا یَجِدُوْنَ
فِی الْاَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ اِلَّا مَلَاَہٗ زَھَمُھُمْ وَنَتْنُھُمْ
فَیَرْغَبُ نَبِیُّ اللّٰہِ عِیْسٰی وَاَصْحَابُہٗ
اِلَی اللّٰہِ فَیُرْسِلُ اللّٰہُ طَیْرًا کَاَعْنَاقِ
الْبُخْتِ فَتَحْمِلُھُمْ فَتَطْرَحُھُمْ
حَیْثُ شَآءَ اللّٰہُ وَفِیْ مَرْوَایَۃٍ
فَتَطْرَحُھُمْ بِالنَّھْدِ وَیَسْتَوْقِدُ

وہ ان کو چھوڑ کر چلا جائے گا (یعنی خدا تعالیٰ اس کو ان کی طرف سے پھیر دے گا اور وہ قحط زدہ ہو جائیں گے۔ یعنی ان کے پاس کچھ نہ رہے گا۔ پھر دجّال ایک ویرانہ یا خرابہ پر سے گذرے گا اور اس کو حکم دیگا کہ وہ اپنے خزانوں کو نکال دے (چنانچہ وہ خرابہ اس کے حکم کے مطابق خزانوں کو نکال دے گا) اور وہ خزانے اس طرح اس کے پیچھے ہولیں گے جسطرح شہد کی مکھیوں کے سردار کے پیچھے مکھیاں ہو لیتی ہیں۔ پھر دجّال ایک شخص کو جو شباب میں بھرا ہوگا اپنی دعوت دے گا وہ اسکی دعوت کو رد کر دے گا۔ دجّال غضب ناک ہو کر تلوار مارے گا اور اس جوان کے دو ٹکڑے کر کے ایک جانب اتنی دور جا گریں گے کہ دونوں کے درمیان پھینکے ہوئے تیر کے برابر فاصلہ ہوگا پھر دجّال ان ٹکڑوں کو بلائے گا اور وہ جوان زندہ ہو کر آجائیگا۔ اس وقت دجّال کا چہرہ بشاش ہوگا اور وہ اپنی الوہیت کے اس کارنامے پر مسکراتا ہوگا۔ غرض دجّال اسی طرح اپنے کاموں میں مشغول ہوگا کہ اچانک خداوند تعالیٰ مسیح ابن مریمؑ کو بھیجے گا جو دمشق کے مشرق میں سفید منارہ پر نازل ہوں گے۔ اس

Marfat.com

الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ قِسِيِّهِمْ وَنُشَّابِهِمْ وَ
جَعَابِهِمْ سَبْعَ سِنِيْنَ ثُمَّ يُرْسِلُ
اللّٰهُ مَطَرًا لَا يُكِنُّ مِنْهُ بَيْتُ
مَدَرٍ وَّلَا وَبَرٍ فَيَغْسِلُ الْاَرْضَ
حَتّٰى يَتْرُكَهَا كَالزَّلَفَةِ ثُمَّ
يُقَالُ لِلْاَرْضِ اَنْبِتِيْ ثَمَرَتَكِ
وَرُدِّيْ بَرَكَتَكِ فَيَوْمَئِذٍ تَاْكُلُ
الْعِصَابَةُ مِنَ الرُّمَّانَةِ وَيَسْتَظِلُّوْنَ
بِقِحْفِهَا وَيُبَارَكُ فِي الرِّسْلِ حَتّٰى
اِنَّ اللِّقْحَةَ مِنَ الْاِبِلِ لَتَكْفِي
الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةَ مِنَ
الْبَقَرِ لَتَكْفِي الْقَبِيْلَةَ مِنَ النَّاسِ
وَاللِّقْحَةُ مِنَ الْغَنَمِ لَتَكْفِي الْفَخِذَ
مِنَ النَّاسِ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذْ
بَعَثَ اللّٰهُ رِيْحًا طَيِّبَةً فَتَاْخُذُهُمْ
تَحْتَ اٰبَاطِهِمْ فَتَقْبِضُ رُوْحَ
كُلِّ مُؤْمِنٍ وَكُلِّ مُسْلِمٍ وَيَبْقٰى
شِرَارُ النَّاسِ يَتَهَارَجُوْنَ فِيْهَا
تَهَارُجَ الْحُمُرِ فَعَلَيْهِمْ تَقُوْمُ السَّاعَةُ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اِلَّا الرِّوَايَةَ الثَّانِيَةَ
وَهِيَ قَوْلُهُ تَطْرُحُهُمْ بِالنَّهْبَلِ اِلٰى
قَوْلِهِ سَبْعَ سِنِيْنَ رَوَاهَا التِّرْمِذِيُّ

وقت حضرت عیسیٰؑ زرد رنگ کے کپڑے پہنے ہوں گے۔ اور اپنے دونوں ہاتھوں کو فرشتوں کے پروں پر رکھے ہوئے ہوں گے (یعنی مسیحؑ فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھے ہوئے آسمان سے نازل ہوں گے) وہ اپنا سر جھکائیں گے تو پسینہ ٹپکے گا اور سر اٹھائیں گے تو ان کے سر سے چاندی کے دانوں کی مانند جو موتی جیسے ہوں گے۔ قطرے گریں گے جو کافر آپ کے سانس کی ہوا پائے گا مر جائے گا اور آپ کے سانس کی ہوا حد نظر تک جائے گی۔ پھر حضرت مسیحؑ دجّال کو تلاش کریں گے اور اس کو باب لُدّ پر پائیں گے۔ (شام میں ایک پہاڑ ہے) اور مار ڈالیں گے۔ پھر حضرت عیسیٰؑ کے پاس ایک قوم آئے گی جس کو خدا تعالیٰ نے دجّال کے مکر و فریب اور فتنہ سے محفوظ رکھا ہوگا۔ مسیح علیہ السلام اس کے چہرے سے گرد و غبار صاف کریں گے اور ان درجات کی خوش خبری دیں گے۔ جو ان کو بہشت میں حاصل ہوں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسی حال میں ہوں گے کہ خدا تعالیٰ ان کی طرف سے وحی بھیجے گا اور بتلائے گا کہ میں نے اپنے بہت سے ایسے بندے پیدا کئے ہیں۔ جن سے لڑنے کی طاقت کسی میں نہیں ہے تم میرے بندوں کو کوہِ طور کی طرف لیجاؤ۔ اور وہاں ان کی

حفاظت کرو۔ پھر خداوند تعالیٰ یاجوج ماجوج کو بھیجے گا۔ جو ہر بلند زمین سے اتریں گے اور دوڑیں گے۔ ان کی سب سے پہلی جماعت طبریہ (واقع شام) کے تالاب پر پہنچے گی اور اس کا سارا پانی پی جائے گی پھر یاجوج وماجوج کی آخری جماعت ادھر سے گذرے گی اور (تالاب کو خالی دیکھ کر) کہے گی کہ اس میں کبھی پانی نہ تھا۔ اس کے بعد یاجوج ماجوج آگے بڑھیں گے اور جبل خمر پر پہنچیں گے جو بیت المقدس کا ایک پہاڑ ہے اور یہاں ٹھہر کر کہیں گے کہ زمین پر جو لوگ تھے ان کو تو ہم نے مار ڈالا آؤ اب آسمان والوں کو قتل کریں۔ پس وہ آسمان کی طرف تیر پھینکیں گے اور خداوند تعالیٰ ان کے تیروں کو خون آلود کر کے گرا دے گا اور خدا تعالیٰ کے نبیؑ (حضرت مسیحؑ) اور ان کے ساتھی کوہ طور پر روکے جائیں گے۔ یہاں تک کہ (بھوک اور غذا کی احتیاج میں) ان کی حالت اس درجہ کو پہنچ جائے گی کہ ان میں سے ہر شخص کے نزدیک بیل کا سر سو دیناروں سے بہتر ہوگا۔ ہاں ان دیناروں سے جو آج تمہارے نزدیک نہایت قیمتی ہیں (جب یہ حالت ہو جائے گی تو) خدا تعالیٰ کے نبی عیسیٰؑ اور ان کے ہمراہی خدا تعالیٰ سے دُعا کریں گے کہ وہ یاجوج ماجوج کو ہلاک کر دے۔ خداوند تعالیٰ یاجوج ماجوج پر کیڑوں کا عذاب نازل فرمائے گا۔ یعنی ان کی گردنوں میں کیڑے پڑ جائیں گے (اس قسم کے کیڑے جیسے کہ اونٹ اور بکری کی ناک میں پڑ جاتے ہیں) وہ ان کیڑوں سے سب کے سب ایک دم مر جائیں گے۔ پھر عیسیٰؑ اور ان کے ہمراہی پہاڑ سے زمین پر آئیں گے اور زمین پر ایک بالشت ٹکڑا ایسا نہ پائیں گے جو یاجوج ماجوج کی چربی اور بو سے محفوظ ہو۔ عیسیٰؑ اور ان کے ہمراہی پھر خدا تعالیٰ سے دُعا کریں گے کہ وہ ان کو اس مصیبت سے نجات دے (خداوند تعالیٰ ایسے پرندوں کو بھیجے گا جن کی گردنیں بختی (خراسانی) اونٹ کی مانند ہوں گی۔ یہ پرندے یاجوج ماجوج کی نعشوں کو اُٹھائیں گے اور جہاں خدا کی مرضی ہوگی وہاں پھینک دیں گے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ یہ پرندے ان نعشوں کو تہبل میں ڈال دیں گے (یعنی اس جگہ جہاں سے آفتاب طلوع ہوتا ہے) اور مسلمان یاجوج ماجوج کی کمانوں، تیروں اور ترکشوں کو سات برس تک جلاتے رہیں گے پھر ایک بڑی بارش خداوند تعالیٰ فرمائے گا جس سے کوئی آبادی

Marfat.com

خالی نہ رہے گی۔ (یعنی یہ بارش سب جگہ ہوگی اور زمین کا کوئی حصہ ایسا باقی نہ رہے گا جہاں بارش نہ ہوتی ہو) یہ بارش زمین کو دھو کر صاف کر دے گی اور وہ آئینہ کے مانند ہو جائیگی پھر زمین سے کہا جائیگا کہ اپنے پھلوں کو نکال اور اپنی برکت کو واپس لا۔ چنانچہ ان ایام میں (دس سے لے کر چالیس آدمیوں تک کی) ایک جماعت ایک انار کے پھل سے سیراب ہو جائے گی اور انار کے چھلکے سے لوگ سایہ حاصل کریں گے اور دودھ میں برکت دی جائے گی۔ یہاں تک کہ ایک اونٹنی کا دودھ ایک چھوٹی سی جماعت کے لئے کفایت کرے گا۔ لوگ ایسی خوشحالی اور امن چین سے زندگی بسر کر رہے ہوں گے کہ خداوند تعالیٰ ایک خوشبو دار ہوا بھیجے گا جو ہر مومن اور مسلم کی روح کو قبض کرے گی اور صرف شریر اور بدکار لوگ دنیا میں باقی رہ جائیں گے۔ جو آپس میں گدھوں کی طرح مخلوط ہو جائیں گے اور لڑیں گے اور انہیں لوگوں پر قیامت قائم ہوگی۔ (اس کو مسلم نے روایت کیا)

مگر دوسری روایت یعنی ان کا قول تطہر وجہہ بانہیل انہ، سبع سنین تک اس کو ترمذی نے روایت کیا۔

(مسلم۔ ترمذی)

۲۶ وَعَنْ اَنَسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ يَهُوْدِ اِصْفَهَانَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ اصفہان کے ستر ہزار یہودی دجال کی پیروی اور اطاعت اختیار کرینگے جن کے سروں پر چادریں پڑی ہوں گی۔ (مسلم)

۲۷ وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ سَمِعْتُ مُنَادِيَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَادِي الصَّلٰوةُ جَامِعَةٌ فَخَرَجْتُ اِلَى الْمَسْجِدِ فَصَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ

حضرت فاطمہ بنت قیسؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلعم کے منادی کو یہ اعلان کرتے سنا۔ الصلوٰۃ جامعۃ (یعنی نماز جمع کرنے والی ہے۔ یعنی نماز تیار ہے مسجد کو چلو) چنانچہ میں مسجد میں گئی اور رسول اللہ صلعم کے ساتھ نماز پڑھی۔ جب رسول خدا صلعم نے

Marfat.com

يَضْحَكُ قَالَ يَلْوِ مُكُلَّ إِنْسَانٍ
مُصَلَّاهُ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ
لِمَ جَمَعْتُكُمْ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ
أَعْلَمُ قَالَ إِنِّي وَاللّٰهِ مَا جَمَعْتُكُمْ
لِرَغْبَةٍ وَلَا لِرَهْبَةٍ وَلٰكِنْ جَمَعْتُكُمْ
لِأَنَّ تَمِيمَ الدَّارِيَّ كَانَ رَجُلًا
نَصْرَانِيًّا فَجَاءَ وَأَسْلَمَ وَحَدَّثَنِي
حَدِيثًا وَافَقَ الَّذِي كُنْتُ أُحَدِّثُكُمْ
بِهِ عَنِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ حَدَّثَنِي أَنَّهُ
رَكِبَ فِي سَفِينَةٍ بَحْرِيَّةٍ مَعَ
الثَّلَاثِينَ رَجُلًا مِنْ لَخْمٍ وَجُذَامٍ
فَلَعِبَ بِهِمُ الْمَوْجُ شَهْرًا فِي الْبَحْرِ فَأَرْ
فَأُوا إِلَى جَزِيرَةٍ حِينَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ
فَجَلَسُوا فِي أَقْرُبِ السَّفِينَةِ فَدَخَلُوا
الْجَزِيرَةَ فَلَقِيَتْهُمْ دَابَّةٌ أَهْلَبُ كَثِيرُ
الشَّعْرِ لَا يَدْرُونَ مَا قُبُلُهُ مِنْ دُبُرِهِ
مِنْ كَثْرَةِ الشَّعْرِ قَالُوا وَيْلَكِ مَا
أَنْتِ قَالَتْ أَنَا الْجَسَّاسَةُ انْطَلِقُوا
إِلَى هٰذَا الرَّجُلِ فِي الدَّيْرِ فَإِنَّهُ
إِلَى خَبَرِكُمْ بِالْأَشْوَاقِ قَالَ لَمَّا
سَمَّتْ لَنَا رَجُلًا فَرِقْنَا مِنْهَا أَنْ
تَكُونَ شَيْطَانَةً قَالَ فَانْطَلَقْنَا
سِرَاعًا حَتَّى دَخَلْنَا الدَّيْرَ فَإِذَا فِيهِ
أَعْظَمُ إِنْسَانٍ مَا رَأَيْنَاهُ قَطُّ خَلْقًا

نماز سے فارغ ہو چکے تو منبر پر تشریف لے گئے۔ اور مسکراتے ہوئے فرمایا جس آدمی نے جہاں نماز پڑھی ہے وہیں بیٹھا رہے اس کے بعد آپؐ نے فرمایا تم کو معلوم ہے میں نے تم کو کیوں جمع کیا ہے۔؟ لوگوں نے عرض کیا خدا تعالیٰ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے۔ فرمایا۔ خدا کی قسم! میں نے تم کو اس لئے جمع نہیں کیا ہے کہ میں تم کو کچھ دوں یا کوئی خوش خبری سناؤں اور نہ اس لئے جمع کیا ہے کہ تم کو کسی دشمن سے ڈراؤں بلکہ میں نے تم کو تمیم داری کا واقع سنانے کے لئے جمع کیا ہے تمیم داری ایک مسیحی شخص تھا۔ وہ آیا اور مسلمان ہوا اور مجھ کو ایک ایسی خبر دی جو ان خبروں سے مشابہ تھی۔ جو میں نے تم کو مسیح دجال کی بابت سنائی ہیں اس نے بیان کیا کہ، وہ قبائل لخم و جذام کے تیس آدمیوں کے ساتھ دریا کی بڑی کشتی میں سوار ہوا۔ دریا کی موجوں نے کشتی کے ساتھ شوخیاں شروع کیں اور ایک ماہ تک وہ کشتی کو ادھر ادھر لئے پھرتی رہیں آخر موجیں کشتی کو آفتاب غروب ہونے کے وقت ایک جزیرہ میں لے گئیں ہم چھوٹی کشتیوں میں سوار ہوئے اور جزیرہ میں پہنچے وہاں ہم کو ایک چار پایہ ملا جس کے بڑے بڑے بال تھے اور اتنے بال اس کے جسم پر تھے کہ اس کا آگا پیچھا

وَاَشَدَّهُ وَثَاقًا مَجْمُوعَةً يَدَهُ اِلٰى
عُنُقِهٖ مَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ اِلٰى كَعْبَيْهِ
بِالْحَدِيْدِ قُلْنَا وَيْلَكَ مَا اَنْتَ قَالَ
قَدْ قَدَرْتُمْ عَلٰى خَبَرِيْ فَاَخْبِرُوْنِيْ
مَا اَنْتُمْ قَالُوْا نَحْنُ اُنَاسٌ مِنَ
الْعَرَبِ رَكِبْنَا فِيْ سَفِيْنَةٍ بَحْرِيَّةٍ
فَلَعِبَ بِنَا الْبَحْرُ شَهْرًا فَدَخَلْنَا
الْجَزِيْرَةَ فَلَقِيْنَا دَابَّةً اَهْلَبَ فَقَالَتْ
اَنَا الْجَسَّاسَةُ اِعْمَدُوْا اِلٰى هٰذَا فِي
الدَّيْرِ فَاَقْبَلْنَا اِلَيْكَ سِرَاعًا فَقَالَ
اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ نَخْلِ بَيْسَانَ هَلْ
تُثْمِرُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ اَمَا اِنَّهَا يُوْشِكُ
اَنْ لَا تُثْمِرَ قَالَ اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ
بُحَيْرَةِ الطَّبَرِيَّةِ هَلْ فِيْهَا مَاءٌ
قُلْنَا هِيَ كَثِيْرَةُ الْمَاءِ قَالَ اِنَّ
مَاءَهَا يُوْشِكُ اَنْ يَّذْهَبَ قَالَ
اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ عَيْنِ زُغَرَ هَلْ فِي
الْعَيْنِ مَاءٌ وَهَلْ يَزْرَعُ اَهْلُهَا
بِمَاءِ الْعَيْنِ قُلْتُ نَعَمْ هِيَ كَثِيْرَةُ
الْمَاءِ وَاَهْلُهَا يَزْرَعُوْنَ مِنْ مَاءِ
هَا قَالَ اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ نَبِيِّ الْاُمِّيِّيْنَ
مَا فَعَلَ قُلْنَا قَدْ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ
وَنَزَلَ يَثْرِبَ قَالَ اَقَاتَلَهُ الْعَرَبُ
قُلْنَا نَعَمْ قَالَ كَيْفَ صَنَعَ بِهِمْ فَاَخْبَرْنَاهُ

معلوم نہ ہوتا تھا ہم لوگوں نے اس سے کہا تجھ پر افسوس ہے تو کون ہے؟ اس نے کہا میں جاسوس ہوں تم اس شخص کے پاس چلو جو دیر گرجا میں ہے وہ تمہاری خبریں سننے کا بہت مشتاق ہے۔ تمیم داری کا بیان ہے کہ اس چارپایہ نے اس شخص کا ذکر کیا تو ہم اس سے ڈرے اور خیال کیا کہ ممکن ہے وہ انسانی شکل وصورت میں شیطان ہو غرض ہم تیزی سے آگے بڑھے اور دیر میں پہنچے۔ ہم نے وہاں ایک بہت بڑا اور خوفناک آدمی دیکھا کہ ایسا آدمی آج تک ہماری نظروں سے نہ گذرا تھا وہ نہایت مضبوط بندھا ہوا تھا اس کے ہاتھ گردن تک اور گھٹنے ٹخنوں تک زنجیر میں جکڑے ہوئے تھے۔ ہم نے اس سے پوچھا تجھ پر افسوس ہے تو کون ہے؟ اس نے کہا تم نے مجھ کو پالیا اور معلوم کر لیا ہے تو اب میں تم سے اپنا حال نہ چھپاؤں گا۔ پہلے تم یہ بتلاؤ کہ تم کون ہو؟ ہم نے کہا۔ ہم عرب کے لوگ ہیں دریا میں کشتی پر سوار ہوئے تھے دریا کی موجیں ایک مہینے تک ہمارے ساتھ کھیلتی رہیں اور آخر کار ہم کو یہاں لا ڈالا ہم جزیرہ کے اندر داخل ہوئے تو ہم کو ایک چارپایہ ملا جس کے بڑے بڑے بال تھے اس نے ہم سے کہا میں جاسوس ہوں تم اس شخص کے پاس جاؤ جو دیر میں ہے پھر ہم تیرے پاس دوڑتے ہوئے

Marfat.com

اَنَّهٗ قَدْ ظَهَرَ عَلٰى مَنْ يَلِيْهِ مِنَ الْعَرَبِ وَاَطَاعُوْهُ قَالَ اَمَّا اِنَّ ذٰلِكَ خَيْرٌ اَنْ يُّطِيْعُوْهُ وَاِنِّيْ مُخْبِرُكُمْ عَنِّيْ اِنِّيْ اَنَا الْمَسِيْحُ وَاِنِّيْ اَنْ يُّوْشِكَ اَنْ يُّؤْذَنَ لِيْ فِي الْخُرُوْجِ فَاَخْرُجَ فَاَسِيْرَ فِي الْاَرْضِ فَلَا اَدَعَ قَرْيَةً اِلَّا هَبَطْتُهَا فِيْ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً غَيْرَ مَكَّةَ وَطَيْبَةَ كِلْتَاهُمَا مُحَرَّمَتَانِ عَلَيَّ كِلْتَاهُمَا كُلَّمَا اَرَدْتُ اَنْ اَدْخُلَ وَاحِدًا مِنْهُمَا اسْتَقْبَلَنِيْ مَلَكٌ بِيَدِهِ السَّيْفُ صَلْتًا يَصُدُّنِيْ عَنْهَا وَاِنَّ عَلٰى كُلِّ نَقْبٍ مِنْهَا مَلَائِكَةً يَحْرُسُوْنَهَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَعَنَ بِمِخْصَرَتِهٖ فِي الْمِنْبَرِ هٰذِهٖ طَيْبَةُ هٰذِهٖ طَيْبَةُ يَعْنِي الْمَدِيْنَةَ اَلَا كُنْتُ حَدَّثْتُكُمْ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ اَلَا اِنَّهٗ فِي الْبَحْرِ الشَّامِ اَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ لَا بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ وَمَا هُوَ وَاَوْمَأَ بِيَدِهٖ اِلَى الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مُسْلِمٌ .

آئے۔ پھر اس نے پوچھا کیا یہاں کی کھجوروں کے درخت پھل لاتے ہیں؟ یعنی قوم بیسان کے کھجوروں کے درختوں پر پھل آتے ہیں بیسان ایک مقام کا نام ہے جو شام میں یا اردن میں یا یمامہ میں یا حجاز میں واقع ہے۔ ہم نے کہا ہاں پھل لاتے ہیں۔ اس نے کہا وہ زمانہ قریب آنے والا ہے جب کہ یہ درخت پھل نہ لائیں گے۔ (یعنی قرب قیامت کا زمانہ) پھر اس نے پوچھا۔ یہ بتلاؤ کہ بحیرۂ طبریہ (طبریہ کے تالاب) میں پانی ہے یا نہیں۔ ہم نے کہا عنقریب اس کا پانی خشک ہو جائیگا۔ پھر اس نے پوچھا زغر کے چشمہ کا حال بتلاؤ کیا اس چشمہ میں پانی ہے اور کیا اس کے قریب کے باشندے چشمہ کے پانی سے کاشتکاری کرتے ہیں۔ پھر اس نے پوچھا اُمیوں کے نبی (یعنی عرب کے ناخواندہ لوگوں کے نبیؐ) کی بابت بتاؤ کہ اس نے کیا کیا؟ ہم نے کہا وہ مکہ سے ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف لے گئے۔ اس نے پوچھا۔ کیا عرب ان سے لڑے ہیں؟ ہم نے کہا ہاں اس نے پوچھا انہوں نے عرب سے کیا معاملہ کیا؟ ہم نے تمام واقعات سے اس کو آگاہ کیا اور بتایا کہ عربوں میں سے جو لوگ آپؐ کے قریبی عزیز تھے۔ ان پر آپؐ نے غلبہ حاصل کر لیا ہے اور انہوں نے آپؐ کی اطاعت قبول کر لی ہے۔ اس نے کہا تم کو معلوم ہونا چاہئے کہ ان کا اطاعت کرنا ہی ان کے لئے بہتر ہے۔ اچھا اب میں اپنا حال بیان کرتا ہوں۔

Marfat.com

میں مسیح دجّال عنقریب مجھ کو نکلنے کا حکم دیا جائیگا۔ میں باہر نکلوں گا اور زمین پر پھرو
گا۔ یہاں تک کہ کوئی آبادی ایسی نہ چھوڑوں گا جس میں میں داخل نہ ہوں چالیس
راتیں برابر گشت میں رہوں گا۔ لیکن مکہ اور مدینہ میں نہ جاؤں گا کہ وہاں مجھ کو
جانے کی ممانعت کی گئی ہے۔ میں جب ان شہروں میں سے کسی میں داخل ہونے کا
ارادہ کروں گا تو ایک فرشتہ جس کے ہاتھ میں تلوار ہوگی۔ مجھ کو داخل ہونے سے روکے
گا اور ان شہروں میں سے ہر ایک کے راستے پر فرشتے مقرر ہوں گے۔ جو راستہ کی
حفاظت کرتے ہوں گے۔ اس کے بعد رسول اللہ صلعم نے اپنے عصا کو منبر پر مار کر
فرمایا۔ یہ ہے طیبہ، یہ ہے طیبہ، یہ ہے طیبہ یعنی مدینہ پھر آپ نے فرمایا۔ خبردار
کیا یہی میں تم کو نہ بتلایا کرتا تھا؟ لوگوں نے عرض کیا۔ ہاں آپؐ نے فرمایا آگاہ
رہو کہ دجّال دریائے شام میں ہے یا دریائے یمن میں ہے نہیں بلکہ وہ مشرق کی جانب
سے نکلے گا۔ یہ فرما کر آپ نے ہاتھ سے مشرق کی جانب اشارہ کیا۔

(مسلم)

۲۸ وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِيْ فَذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ اِنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ ثَلٰثَ سِنِيْنَ سَنَةٌ يُمْسِكُ السَّمَآءُ وَفِيْهَا ثُلُثَ قَطْرِهَا وَالْاَرْضُ ثُلُثَ نَبَاتِهَا وَالثَّانِيَةُ تُمْسِكُ السَّمَآءُ ثُلُثَيْ قَطْرِهَا وَالْاَرْضُ ثُلُثَيْ نَبَاتِهَا وَالثَّالِثَةُ تُمْسِكُ السَّمَآءُ قَطْرَهَا كُلَّهُ وَالْاَرْضُ نَبَاتَهَا كُلَّهُ فَلَا يَبْقٰى ذَاتُ ظِلْفٍ وَلَا ذَاتُ ظِرْسٍ مِّنَ الْبَهَائِمِ اِلَّا هَلَكَ وَاِنَّ مِنْ اَشَدِّ فِتْنَتِهٖ اَنَّهٗ يَاْتِي الْاَعْرَابِيَّ فَيَقُوْلُ اَرَاَيْتَ اِنْ اَحْيَيْتُ لَكَ اِبِلَكَ

حضرت اسماء بنت یزیدؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلعم میرے گھر میں تشریف فرما تھے کہ آپؐ نے دجّال کا ذکر کیا اور فرمایا دجّال کے نکلنے سے پہلے تین سال ایسے آئیں گے جن میں سے ایک سال میں آسمان تہائی بارش کو اور زمین تہائی پیداوار کو روک لے گی اور تیسرے سال میں نہ بارش ہوگی اور نہ پیداوار (اور قحط پڑ جائیگا) پھر نہ کوئی کھر والا جانور باقی رہے گا اور نہ دانت والا۔ یعنی سب ہلاک ہو جائیں گے اور دجّال کا سب سے بڑا فتنہ یہ ہوگا کہ وہ ایک رساؤ (گوج) دیہاتی کے پاس پہنچ کر کہے گا اگر میں تیرے ان اونٹوں کو زندہ کر دوں جو

اَلَسْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ رَبُّكَ فَيَقُوْلُ بَلٰى فَيُمَثِّلُ لَهُ الشَّيْطَانُ نَحْوَ اَبِيْهِ كَاَحْسَنِ مَا يَكُوْنُ ضُوْعًا وَّاَعْظَمِهٖ اَسْنِمَةً قَالَ وَيَاْتِي الرَّجُلَ قَدْ مَاتَ اَبُوْهُ وَمَاتَ اَخُوْهُ فَيَقُوْلُ اَرَاَيْتَ اِنْ اَحْيَيْتُ لَكَ اَبَاكَ وَاَخَاكَ اَلَسْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ رَبُّكَ فَيَقُوْلُ بَلٰى فَيُمَثِّلُ لَهُ الشَّيَاطِيْنَ نَحْوَ اَبِيْهِ وَنَحْوَ اَخِيْهِ قَالَتْ ثُمَّ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهٖ ثُمَّ رَجَعَ وَالْقَوْمُ فِيْ اِهْتِمَامٍ وَّغَمٍّ مِمَّا حَدَّثَهُمْ قَالَتْ فَاَخَذَ بِلَحْمَتَيِ الْبَابِ فَقَالَ مَهْيَمْ اَسْمَاءُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَقَدْ خَلَعْتَ اَفْئِدَتَنَا بِذِكْرِ الدَّجَّالِ قَالَ اِنْ يَّخْرُجْ وَاَنَا حَيٌّ فَاَنَا حَجِيْجُهٗ وَاِلَّا فَاِنَّ رَبِّیْ خَلِيْفَتِیْ عَلٰى كُلِّ مُؤْمِنٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ اِنَّا لَنَعْجِنُ عَجِيْنَنَا فَمَا نَخْبِزُهٗ حَتّٰى نَجُوْعَ فَكَيْفَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَئِذٍ قَالَ يُجْزِئُهُمْ مَا يُجْزِئُ اَهْلَ السَّمَآءِ مِنَ التَّسْبِيْحِ وَالتَّقْدِيْسِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ۔

مر گئے ہیں تو کیا تو مجھ کو اپنا پروردگار تسلیم کرے گا؟ وہ دیہاتی کہے گا۔ ہاں۔ چنانچہ دجال اونٹوں کے مانند صورت بنا کر لائے گا (یعنی کہ شیطان اونٹوں کی صورت اختیار کر لیں گے) اور یہ اونٹھنوں کی درازی اور کوہان کی بلندی کے اعتبار سے اس کے اونٹوں سے بہتر ہوں گے پھر دجال ایک اور شخص کے پاس آئے گا جس کا باپ اور بھائی مر گئے ہوں گے اور اس سے کہے گا اگر میں تیرے بھائی اور تیرے باپ کو زندہ کر دوں تو مجھ کو اپنا پروردگار مان لیگا؟ وہ کہے گا ہاں دجال شیاطین کو اس کے بھائی اور باپ کی شکل میں پیش کر دے گا۔ اسماء بنت یزیدؓ کہتی ہیں کہ یہ فرما کر رسول اللہ ﷺ کسی ضرورت سے تشریف لے گئے اور تھوڑی دیر میں واپس آئے۔ لوگ دجال کا ذکر سن کر فکر و تردد میں بیٹھے تھے۔ آپؐ نے دروازے کے دونوں کواڑوں کو پکڑ لیا اور فرمایا۔ اسماء کیا حال ہے۔ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ آپؐ نے دجال کا ذکر فرما کر ہمارے دلوں کو نکال کر پھینک دیا ہے۔ (یعنی اس ذکر سے ہمارے دل مرعوب و خوف زدہ ہیں) آپؐ نے فرمایا اگر وہ میری زندگی میں نکلا تو میں اپنے دلائل سے اس کو دفع کر دوں گا (یعنی اس پر غلبہ حاصل کر لوں گا) اور اگر میری زندگی میں نہ نکلا تو میرا پروردگار ہر مومن کے لئے میرا وکیل اور خلیفہ ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول

اللہ صلعم ہم اپنا آٹا گوندھتے ہیں اور روٹی پکاکر فارغ نہیں ہونے پاتے کہ بھوک سے ہم بے چین ہوجاتے ہیں اس قحط سالی میں مومنوں کا کیا حال ہوگا۔ آپؐ نے فرمایا ان کی بھوک کو دفع کرنے کے لئے وہی چیز کافی ہوگی جو آسمان والوں کے لئے کافی ہوتی ہے۔ یعنی تسبیح و تقدیس باری تعالیٰ۔ (احمد۔ ابوداؤد)

۲۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَخْرُجُ الدَّجَّالُ عَلٰی حِمَارٍ اَقْمَرَ مَا بَیْنَ اُذُنَیْهِ سَبْعُوْنَ بَاعًا رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ کِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ

حضرت ابی ہریرہؓ کہتے ہیں نبی صلعم نے فرمایا ہے دجال ایک سفید گدھے پر سوار ہو کر نکلے گا۔ جس کے دونوں کانوں کے درمیان کا حصہ ستر باع چوڑا ہوگا۔ (ایک باع دونوں ہاتھوں کے برابر ہوتا ہے۔ (بیہقی)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونیکا بیان

۳۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَیُوْشِکَنَّ اَنْ یَّنْزِلَ فِیْکُمُ ابْنُ مَرْیَمَ حَکَمًا عَدْلًا فَیَکْسِرُ الصَّلِیْبَ وَیَقْتُلُ الْخِنْزِیْرَ وَیَضَعُ الْجِزْیَةَ وَیَفِیْضُ الْمَالُ حَتّٰی لَا یَقْبَلَهٗ اَحَدٌ حَتّٰی تَکُوْنَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَیْرًا مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا ثُمَّ یَقُوْلُ اَبُوْ هُرَیْرَةَ فَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْکِتَابِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ الْاٰیَةَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

حضرت ابی ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ عنقریب تمہارے دین و مذہب میں ابن مریمؑ نازل ہوں گے جو ایک عادل حاکم ہوں گے۔ صلیب کو توڑ دیں گے۔ سور کو قتل کریں گے۔ جزیہ کو اٹھا دیں گے (یعنی جزیہ کو باقی نہ رکھیں گے صرف اسلام قبول کرلینا باقی رہے گا) مال کو بڑھائیں گے۔ (یعنی ان کے عہد میں مال کی بڑی کثرت ہوگی، یہاں تک کہ کوئی اسکا خواہش مند نہ رہے گا۔ یہاں تک کہ صرف ایک سجدہ کرنا۔ اس وقت دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہوگا۔ اس کے بعد ابوہریرہؓ نے کہا کہ اگر تم کو اس میں کچھ

شک و شبہ ہو تو اس آیت کو پڑھو وان من اھل الکتاب الا لیومنن بہ قبل موتہ الخ (یعنی کوئی اہل کتاب ایسا باقی نہ رہے گا۔ جو حضرت عیسیٰؑ پر ان کی وفات سے پہلے ایمان نہ لے آئیگا) (بخاری و مسلم)

۳۱ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَيَنْزِلَنَّ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَادِلًا فَلَيَكْسِرَنَّ الصَّلِيْبَ وَلَيَقْتُلَنَّ الْخِنْزِيْرَ وَلَيَضَعَنَّ الْجِزْيَةَ وَلَيَتْرُكَنَّ الْقِلَاصَ فَلَا يُسْعٰى عَلَيْهَا وَلَتَذْهَبَنَّ الشَّحْنَاءُ وَالتَّبَاغُضُ وَالتَّحَاسُدُ وَلَيَدْعُوَنَّ إِلَى الْمَالِ فَلَا يَقْبَلُهُ أَحَدٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُمَا قَالَ كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيْكُمْ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ.

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے خدا تعالیٰ کی قسم البتہ ابن مریمؑ نازل ہوں گے جو ایک عادل حاکم ہوں گے۔ وہ صلیب کو توڑیں گے۔ سور کو قتل کریں گے جزیہ کو اٹھا دیں گے جوان اونٹنیوں کو چھوڑ دیا جائیگا۔ یعنی ان سے سواری و باربرداری کا کوئی کام نہ لیا جائیگا لوگوں کے دلوں سے کینہ بغض اور حسد جاتا رہے گا اور حضرت عیسیٰؑ لوگوں کو مال و دولت کی طرف بلائیں گے (یعنی انکو مال و دولت دینا چاہیں گے) لیکن مال و دولت کی کثرت کے سبب کوئی قبول نہ کریگا۔ (مسلم)

۳۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِيْ يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ قَالَ فَيَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَيَقُوْلُ أَمِيْرُهُمْ تَعَالَ صَلِّ لَنَا فَيَقُوْلُ لَا إِنَّ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ أُمَرَاءُ تَكْرِمَةَ اللّٰهِ هٰذِهِ الْأُمَّةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت جابرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ حق کے واسطے جنگ کرتی رہے گی۔ اور قیامت کے دن تک دشمنوں پر غلبہ حاصل کرتی رہے گی پھر عیسیٰ بن مریمؑ نازل ہوں گے اور میری امت کا امیر ان سے کہے گا آؤ ہم کو نماز پڑھاؤ۔ حضرت عیسیٰؑ کہیں گے میں امامت نہیں کرتا۔ اس لئے کہ تم میں سے بعض لوگ بعض پر امیر و امام ہیں اور خداوند تعالیٰ اس امت کو بزرگ و برتر سمجھتا ہے۔ (مسلم)

قیامت برے لوگوں پر قائم ہوگی

۳۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ

حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے

Marfat.com

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ
الدَّجَّالُ فَيَمْكُثُ اَرْبَعِيْنَ لَا اَدْرِيْ
اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا اَوْ عَامًا فَيَبْعَثُ اللّٰهُ
عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ كَاَنَّهٗ عُرْوَةُ
بْنُ مَسْعُوْدٍ فَيَطْلُبُهٗ فَيُهْلِكُهٗ ثُمَّ
يَمْكُثُ فِي النَّاسِ سَبْعَ سِنِيْنَ
لَيْسَ بَيْنَ شَيْنَ عَدَاوَةٌ ثُمَّ يُرْسِلُ
اللّٰهُ رِيْحًا بَارِدَةً مِنْ قِبَلِ الشَّامِ
فَلَا يَبْقٰى عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ اَحَدٌ
فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ خَيْرٍ
اَوْ اِيْمَانٍ اِلَّا قَبَضَتْهُ حَتّٰى لَوْ اَنَّ
اَحَدَكُمْ دَخَلَ فِيْ كَبِدِ جَبَلٍ لَدَخَلَتْهُ
عَلَيْهِ حَتّٰى تَقْبِضَهٗ قَالَ فَيَبْقٰى شِرَارُ
النَّاسِ فِيْ خِفَّةِ الطَّيْرِ وَاَحْلَامِ
السِّبَاعِ لَا يَعْرِفُوْنَ مَعْرُوْفًا وَلَا
يُنْكِرُوْنَ مُنْكَرًا فَيَتَمَثَّلُ لَهُمُ
الشَّيْطٰنُ فَيَقُوْلُ اَلَا تَسْتَجِيْبُوْنَ
فَيَقُوْلُوْنَ فَمَا تَاْمُرُنَا فَيَاْمُرُهُمْ
بِعِبَادَةِ الْاَوْثَانِ وَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ
دَارٌ رِزْقُهُمْ حَسَنٌ عَيْشُهُمْ ثُمَّ
يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَلَا يَسْمَعُهٗ اَحَدٌ
اِلَّا اَصْغٰى لِيْتًا وَرَفَعَ لِيْتًا قَالَ
فَاَوَّلُ مَنْ يَسْمَعُهٗ رَجُلٌ يَلُوْطُ
حَوْضَ اِبِلِهٖ فَيَصْعَقُ وَيَصْعَقُ النَّاسُ

فرمایا ہے، دجال نکلے گا اور چالیس دن تک رہے
گا۔ عبداللہ بن عمرؓ کا بیان ہے مجھ کو یاد نہیں
رہا کہ حضورؐ نے چالیس دن فرمائے یا چالیس سال
پھر خداوند تعالیٰ عیسیٰ بن مریمؑ کو بھیجے گا گویا
کہ وہ عروہ بن مسعودؓ ہیں (یعنی حضرت عیسیٰؑ کی
شکل وصورت عروہ بن مسعودؓ سے بہت مشابہ
ہوگی) وہ دجال کو تلاش کریں گے۔ اس کو
مار ڈالیں گے۔ پھر سات برس تک حضرت عیسیٰؑ
زمین پر رہیں گے اور ان سالوں میں دو شخصوں
کے درمیان بھی عداوت نہ ہوگی۔ پھر خداوند تعالیٰ
شام کی طرف سے ٹھنڈی ہوا بھیجے گا اور زمین
پر ان لوگوں میں سے ایک بھی باقی نہ رہے گا جن
کے دل میں رائی برابر بھی نیکی یا ایمان ہے (یعنی
یہ ہوا سب کو فنا کر دے گی) یہاں تک کہ
اگر تم میں سے کوئی پہاڑ کے اندر بھی ہوگا تو
ہوا وہاں داخل ہوگی اور اس کی روح کو
نکال لے گی اور صرف شریر اور بدکار لوگ
رہ جائیں گے جو فسق وفجور وغیرہ میں پرندوں
کے مانند سبک رو اور تیز رفتار ہونگے اور ظلم
وخونریزی وغیرہ میں درندوں کی مانند گراں اور
سخت ہوں گے۔ وہ امر معروف (نیک کام) سے
واقف نہ ہوں گے اور بری باتوں سے انکار
نہ کریں گے۔ شیطان اک صورت بنا کر ان
کے پاس آئے گا۔ اور کہے گا تم کو شرم

ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ مَطَرًا كَاَنَّهُ الطَّلُّ فَيَنْبُتُ مِنْهُ اَجْسَادُ النَّاسِ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُوْنَ ثُمَّ يُقَالُ يَا اَيُّهَا النَّاسُ هَلُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ قِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَسْئُوْلُوْنَ فَيُقَالُ اَخْرِجُوْا بَعْثَ النَّارِ فَيُقَالُ مِنْ كَمْ مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعَمِائَةٍ وَتِسْعِيْنَ قَالَ فَذٰلِكَ يَوْمٌ يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبًا وَذٰلِكَ يَوْمٌ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَذُكِرَ حَدِيْثُ مُعٰوِيَةَ لَا انْقِطَاعَ الْهِجْرَةِ فِيْ بَابِ التَّوْبَةِ .

حیا نہیں آتی (کہ تم فسق و فجور وغیرہ میں مبتلا ہو) وہ اس کے جواب میں کہیں گے تو ہم کو کیا حکم دیتا ہے؟ شیطان ان کو بتوں کی پرستش کا حکم دے گا اور اس حالت میں انکے رزق کے اندر غیر معمولی زیادتی ہوگی اور وہ عیش و عشرت کے ساتھ زندگی بسر کرتے ہوں گے۔ پھر صور پھونکا جائیگا اور جو شخص اس کی آواز کو سنے گا وہ (خوف سے) اپنی گردن کو ایک جانب سے جھکا لے گا اور دوسری جانب سے اونچا کرے گا۔ سب سے پہلے صور کی آواز وہ شخص سنے گا جو اپنے اونٹوں کے پانی کی جگہ کو درست کر رہا ہوگا وہ شخص کام کرتے کرتے مرجائیگا اور دوسرے لوگ بھی اسی طرح مرجائیں گے۔ پھر خداوند تعالیٰ بارش کو بھیجے گا۔ گویا وہ شبنم ہے (یعنی نہایت ہلکی بارش) اس بارش سے (اُن) لوگوں کے بدن اُگ آئیں گے جو قبروں میں گل گئے ہوں یا مٹی ہوگئے ہوں گے۔ پھر دوسرا صور پھونکا جائے گا۔ جس کو سن کر سب لوگ اٹھ کھڑے ہوں گے اور قیامت کے خوفناک منظر کو دیکھیں گے پھر لوگوں سے کہا جائیگا۔ اے لوگو! اپنے پروردگار کی طرف آؤ پھر خداوند تعالیٰ فرشتوں کو حکم دے گا کہ ان کو روکے رکھو۔ ان سے حساب لیا جائے گا۔ پھر فرشتوں سے کہا جائے گا کہ ان لوگوں کو نکالو جو دوزخ کی آگ کا لشکر ہیں۔ فرشتے خداوند تعالیٰ سے دریافت کریں گے کتنے لوگوں میں سے کتنے لوگوں کو دوزخ کے لئے نکالا جائے؟ خداوند تعالیٰ حکم دے گا۔ ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے (999) کو نکال لو۔ یہ کہہ کر حضورؐ نے فرمایا۔ یہ وہ دن ہے جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا۔ (یعنی بچے خوف سے بوڑھوں کے مانند ہوجائیں گے) اور یہ وہ دن ہے جس میں ظاہر کیا جائے گا۔ امر عظیم۔ (مسلم)

اور معاویہؓ کی حدیث لا تنقطع الهجرة الخ توبہ کے باب میں بیان کی گئی ہے۔

Marfat.com

صور پھونکے جانے کا بیان

۳۴ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا بَیْنَ النَّفْخَتَیْنِ اَرْبَعُوْنَ قَالُوْا یَا اَبَا هُرَیْرَةَ اَرْبَعُوْنَ یَوْمًا قَالَ اَبَیْتُ قَالُوْا اَرْبَعُوْنَ شَهْرًا قَالَ اَبَیْتُ قَالُوْا اَرْبَعُوْنَ سَنَةً قَالَ اَبَیْتُ ثُمَّ یُنْزِلُ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَیَنْبُتُوْنَ کَمَا یَنْبُتُ الْبَقْلُ قَالَ وَلَیْسَ مِنَ الْاِنْسَانِ شَیْءٌ لَا یَفْنٰی اِلَّا عَظْمًا وَاحِدًا وَهُوَ عَجْبُ الذَّنَبِ وَمِنْهُ یُرَکَّبُ الْخَلْقُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ کُلُّ ابْنِ اٰدَمَ یَاْکُلُهُ التُّرَابُ اِلَّا عَجْبَ الذَّنَبِ مِنْهُ خُلِقَ وَفِیْهِ یُرَکَّبُ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ دونوں نفخوں (یعنی دونوں صور پھونکے جانے کا درمیانی زمانہ چالیس ہوگا) لوگوں نے پوچھا ابوہریرہؓ کیا چالیس دن؟ ابوہریرہؓ نے کہا۔ میں نہیں جانتا پھر لوگوں نے پوچھا کیا چالیس مہینے؟ ابوہریرہؓ نے کہا میں نہیں جانتا۔ پھر کہا چالیس برس۔ ابوہریرہؓ نے اس سے بھی انکار کیا اس کے بعد ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے پھر خداوند تعالیٰ آسمان سے پانی برسائیگا اور اس پانی سے لوگ اس طرح اگیں گے جس طرح سبزی اگتی ہے حضور صلعم نے فرمایا کہ انسان کی کوئی چیز ایسی نہیں جو پرانی اور بوسیدہ نہ ہو مگر ایک ہڈی جس کا نام عجب الذنب ہے (ریڑھ کے نیچے کی ہڈی) اس ہڈی سے قیامت کے دن ان کے تمام اعضاء کو مرکب کیا جائے گا۔ (بخاری و مسلم)

۳۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَآءَ حِبْرٌ مِّنَ الْیَهُوْدِ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ یُمْسِکُ السَّمٰوٰتِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَلٰی اِصْبَعٍ وَالْاَرَضِیْنَ عَلٰی اِصْبَعٍ وَالْجِبَالَ وَالشَّجَرَ عَلٰی اِصْبَعٍ وَسَائِرَ الْخَلْقِ عَلٰی اِصْبَعٍ ثُمَّ یُهَزُّهُنَّ فَیَقُوْلُ اَنَا الْمَلِکُ اَنَا اللّٰهُ فَضَحِکَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ یہود کا ایک عالم رسولِ خداؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی۔ اے محمدؐ۔ قیامت کے دن خدا تعالیٰ آسمانوں کو ایک انگلی پر۔ زمینوں کو ایک انگلی پر پہاڑوں اور درختوں کو ایک انگلی پر اور پانی اور زمین کے اندر کی تر مٹی کو ایک انگلی پر اور ساری مخلوقات کو ایک انگلی پر رکھے گا اور ان انگلیوں کو حرکت دے کر فرمائیگا میں ہوں بادشاہ اور میں ہوں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَجُّبًا مِمَّا قَالَ الْحِبْرُ تَصْدِيْقًا لَهٗ ثُمَّ قَرَأَ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِيْنِهٖ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

خدا۔ رسول اللہ صلعم یہ سن کر مسکرائے اور اس کا تعجب کیا اس لئے کہ یہ بیان آپ کے بیان کی تصدیق پر مبنی تھا اس کے بعد حضورؐ نے یہ آیت پڑھی۔ وما قدروا اللہ حق قدرہ والارض جمیعاً قبضتہ یوم القیمۃ والسموات مطویات بیمینہ سبحانہ وتعالیٰ عما یشرکون (مشرکوں نے خدا تعالیٰ کی حقیقت وقدر نہ جانی قیامت کے دن ساری زمین اس کے قبضے میں ہوگی اور آسمان اس کے ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہونگے۔ اللہ تعالیٰ پاک ہے اور بزرگ ہے اس چیز سے کہ شریک کرتے ہیں مشرکین اسکو۔ (بخاری و مسلم)

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهٖ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ فَاَيْنَ يَكُوْنُ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ قَالَ عَلَى الصِّرَاطِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلعم سے اس آیت کے متعلق یوم تبدل الارض غیر الارض والسموٰت (یعنی اس روز کہ زمین کو دوسری زمین میں تبدیل کر دیا جائے گا اور آسمان کو دوسرے آسمانوں میں) یہ پوچھا گیا کہ لوگ اس روز کہاں ہوں گے؟ آپؐ نے فرمایا کہ پل صراط پر۔ (مسلم)

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّكُمْ مَحْشُوْرُوْنَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا ثُمَّ قَرَأَ كَمَا بَدَاْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيْدُهٗ وَعْدًا عَلَيْنَا اِنَّا كُنَّا فَاعِلِيْنَ وَاَوَّلُ مَنْ يُّكْسٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِبْرَاهِيْمُ وَاِنَّ اُنَاسًا مِنْ اَصْحَابِيْ يُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُوْلُ اُصَيْحَابِيْ اُصَيْحَابِيْ فَيَقُوْلُ اِنَّهُمْ لَنْ يَّزَالُوْا مُرْتَدِّيْنَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ فَاَقُوْلُ

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے۔ قیامت کے دن تم کو اس حال میں جمع کیا جائے گا کہ تم ننگے پاؤں اور ننگے بدن اور بے ختنہ ہوگے اس کے بعد آپؐ نے یہ آیت پڑھی کما بدأنا اول خلق نعیدہ وعداً علینا انا کنا فاعلین (یعنی جیسا کہ ہم نے ان کو ابتدائے پیدائش میں پیدا کیا تھا۔ پھر ایسا ہی پیدا کریں گے۔ یہ وعدہ ہم پر لازم ہے اور ہم ایسا کرنے والے ہیں۔) اور آپؐ نے یہ فرمایا۔ قیامت کے دن سب سے پہلے حضرت ابراہیمؑ کو لباس پہنایا جائیگا اور میرے

Marfat.com

كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَا دُمْتُ فِيْهِمْ إِلٰى قَوْلِهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

در ستوں میں بہت سے لوگ ہیں جن کو باتیں (یعنی دوزخ کی طرف) لیجایا جائے گا۔ میں دیکھ کر کہوں گا یہ تو میرے اصحاب ہیں یہ تو میرے اصحاب ہیں (یعنی ان کو کہاں لئے جاتے ہیں خداوند تعالیٰ فرمائے گا جب سے تم ان سے جدا ہوئے۔ یہ ہمیشہ دین سے برگشتہ اور پھرے رہے۔ میں وہی کہوں گا جو بندہ صالح (یعنی حضرت عیسیٰؑ) نے کہا تھا۔ یعنی یہ کہ وکنت علیہم شہیدا ما دمت فیہم تا العزیز الحکیم تک (یعنی جب تک میں ان میں رہا اُن کے حال سے واقف رہا لیکن جب تو نے ان میں سے مجھ کو اٹھا لیا تو تو ان کا نگہبان اور محافظ تھا)

(بخاری ومسلم)

۳۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلرِّجَالُ وَالنِّسَآءُ جَمِيْعًا يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلٰى بَعْضٍ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ الْاَمْرُ اَشَدُّ مِنْ اَنْ يَّنْظُرَ بَعْضُهُمْ إِلٰى بَعْضٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو یہ فرماتے سنا ہے۔ قیامت کے دن لوگ ننگے پاؤں۔ برہنہ جسم اور بے ختنہ جمع کیا جائے گا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم عورتیں اور مردوں سب کو ان میں سے ایک دوسرے کو دیکھے گا۔ آپؐ نے فرمایا۔ عائشہؓ! موقع اس سے زیادہ ہولناک ہوگا کہ لوگ ایک دوسرے کو دیکھیں۔ (بخاری ومسلم)

۳۹ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلٰى وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ اَلَيْسَ الَّذِيْ اَمْشَاهُ عَلَى الرِّجْلَيْنِ فِي الدُّنْيَا قَادِرٌ عَلٰى اَنْ يُّمْشِيَهٗ عَلٰى وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ قیامت کے دن منہ کے بل چلا کر کافر کو کیوں کر جمع کیا جائے گا۔ آپؐ نے فرمایا جس نے پاؤں سے دنیا میں لوگوں کو چلایا ہے کیا وہ اس پر قادر نہیں ہے کہ قیامت کے دن کافر کو منہ کے بل چلائے۔ (بخاری ومسلم)

۴۰ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَلْقٰى اِبْرَاهِيْمُ

حضرت ابی ہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے۔ قیامت کے دن ابراہیمؑ اپنے باپ

Marfat.com

آبَاهُ آزَرَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَعَلٰى وَجْهِ آزَرَ قَتَرَةٌ وَغَبَرَةٌ فَيَقُوْلُ إِبْرَاهِيْمُ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ لَا تَعْصِنِيْ فَيَقُوْلُ لَهُ أَبُوْهُ فَالْيَوْمَ لَا أَعْصِيْكَ فَيَقُوْلُ إِبْرَاهِيْمُ يَا رَبِّ إِنَّكَ وَعَدْتَنِيْ أَنْ لَا تُخْزِنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ وَأَيُّ خِزْيٍ أَخْزٰى مِنْ أَبِي الْأَبْعَدِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى إِنِّيْ حَرَّمْتُ الْجَنَّةَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ثُمَّ يُقَالُ لِإِبْرَاهِيْمَ انْظُرْ مَا تَحْتَ رِجْلَيْكَ فَيَنْظُرُ فَإِذَا هُوَ بِذِيْخٍ مُتَلَطِّخٍ فَيُؤْخَذُ بِقَوَائِمِهِ فَيُلْقٰى فِي النَّارِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

آذر سے ملاقات کریں گے اس حال میں کہ آذر کا چہرہ رنج و غم سے سیاہ ہوگا۔ ابراہیم علیہ السلام اس سے کہیں گے۔ کیا میں تم سے نہیں کہا کرتا تھا کہ میری نافرمانی نہ کرو۔ آذر۔ ابراہیمؑ سے کہے گا آج میں تمہاری نافرمانی نہ کروں گا۔ ابراہیمؑ کہیں گے۔ اے پروردگار تو نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ تو مجھ کو اس روز ذلیل و خوار نہ کرے گا جس طرح کہ لوگوں کو اٹھایا جائیگا۔ پس اس سے زیادہ اور کون سی رسوائی ہے کہ میرا باپ خدا کی رحمت سے دور رہے۔ خداوند تعالیٰ فرمائے گا۔ میں نے جنّت کو کافروں کے اوپر حرام کردیا ہے۔ پھر حضرت ابراہیمؑ سے کہا جائیگا کہ اس چیز کو دیکھ جو تیرے پاؤں کے نیچے ہے۔ ابراہیمؑ دیکھیں گے تو آذر کپڑے کی صورت میں ہوگا۔ جو مٹی اور گوبر میں لتھڑا ہوا ہوگا آخر اس کے پاؤں پکڑ کر دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔ (بخاری)

وَعَنِ الْمِقْدَادِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تُدْنٰى الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْخَلْقِ حَتّٰى تَكُوْنَ مِنْهُمْ لِمِقْدَارِ الرَّمِيْلِ فَيَكُوْنُ النَّاسُ عَلٰى قَدْرِ أَعْمَالِهِمْ فِي الْعَرَقِ فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ إِلٰى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ إِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ إِلٰى حَقْوَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ

حضرت مقدادؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو یہ فرماتے سنا ہے۔ قیامت کے دن آفتاب کو مخلوق کے قریب کیا جائے گا۔ یہاں تک کہ وہ ایک میل کے فاصلہ پر رہ جائے گا۔ پس لوگ اپنے اعمال کے مطابق پسینوں میں غرق ہوں گے۔ بعض لوگ ایسے ہوں گے۔ جن کے ٹخنوں تک پسینہ ہوگا بعض کے گھٹنوں تک پسینہ ہوگا۔ بعض کمر تک پسینے میں غرق ہونگے

يَلْجِمُهُمُ الْعَرَقُ إِلْجَامًا وَأَشَارَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ إِلٰى فِيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

بعض کے دہانہ تک پسینہ ہوگا۔ جو لگام کے مانند ہوگا اور منہ کے اندر تک پہنچ جائے گی۔ یہ فرماکر رسول اللہ صلعم نے ہاتھ سے منہ کی طرف اشارہ کیا۔

(مسلم)

۷۲ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ اللهُ تَعَالٰى يَا آدَمُ فَيَقُوْلُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهٗ فِيْ يَدَيْكَ قَالَ أَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ قَالَ وَمَا بَعْثُ النَّارِ قَالَ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَمِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ فَعِنْدَهٗ يَشِيْبُ الصَّغِيْرُ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا فَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللهِ شَدِيْدٌ قَالُوْا أَيُّنَا ذٰلِكَ الْوَاحِدُ قَالَ أَبْشِرُوْا فَإِنَّ مِنْكُمْ رَجُلًا وَمِنْ يَأْجُوْجَ وَمَأْجُوْجَ أَلْفٌ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ أَرْجُوْا أَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا فَقَالَ أَرْجُوْا أَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا فَقَالَ أَرْجُوْا أَنْ تَكُوْنُوْا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا قَالَ مَا أَنْتُمْ فِي النَّاسِ

حضرت ابی سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ (قیامت کے دن) خداوند تعالیٰ آدمؑ سے فرمائے گا اے آدمؑ آدم عرض کریں گے میں حاضر ہوں تیری خدمت میں اور ساری بھلائیاں تیرے ہی ہاتھوں میں ہیں۔ خداوند تعالیٰ فرمائے گا۔ دوزخ کے لشکر کو نکال (یعنی اپنی اولاد میں سے دوزخیوں کو نکال) آدمؑ پوچھیں گے۔ دوزخ کے لشکر کی تعداد کیا ہے۔ خداوند تعالیٰ فرمائیگا ہزار میں سے نو سو ننانوے۔ یہ حکم خداوندی سن کر بچہ خوف سے بوڑھا ہو جائے گا۔ حاملہ عورت کا حمل گر جائے گا۔ اور تو لوگوں کو دیکھے گا گویا نشہ میں مست ہیں حالانکہ وہ مست و بیخود نہ ہوں گے۔ لیکن خدا کا عذاب سخت ہے۔ صحابہؓ نے پوچھا یا رسول اللہؐ وہ ایک (جو ہزار میں سے جنت میں جائے گا) ہم میں سے کون ہوگا۔ آپؐ نے فرمایا۔ خوش ہو جاؤ کہ ایک شخص تم میں سے ہوگا اور ہزار یاجوج و ماجوج میں سے۔ پھر فرمایا۔ قسم ہے اس ذات

Marfat.com

اِلَّا كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي جِلْدِ ثَوْرٍ اَبْيَضَ اَوْ كَشَعْرَةٍ بَيْضَاءَ فِي جِلْدِ ثَوْرٍ اَسْوَدَ رَمُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ مجھ کو امید ہے کہ جنتیوں میں تمہاری چوتھائی تعداد ہو گی۔ یہ سن کر ہم نے اللہ اکبر کہا۔ پھر آپؐ نے فرمایا۔ مجھ کو امید ہے کہ جنتیوں میں تمہاری آدھی تعداد ہو گی۔ ہم نے پھر اللہ اکبر کا نعرہ مارا پھر آپؐ نے فرمایا۔ لوگوں میں تمہاری تعداد اتنی ہے جتنا کہ سفید بیل کے اندر ایک کالا بال یا جیسے کالے بیل کے اندر ایک سفید بال۔ (بخاری و مسلم)

۴۳ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَكْشِفُ رَبُّنَا عَنْ سَاقِهٖ فَيَسْجُدُ لَهٗ كُلُّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ وَيَبْقٰى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ فِي الدُّنْيَا رِيَاءً وَسُمْعَةً فَيَذْهَبُ لِيَسْجُدَ فَيَعُوْدُ ظَهْرُهٗ طَبَقًا وَاحِدًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابی سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو یہ فرماتے سنا ہے۔ (قیامت کے دن) ہمارا پروردگار اپنی پنڈلی کھولیگا۔ پس ہر مومن مرد اور مومن عورت سجدہ میں گر پڑیں گے اور وہ شخص سجدہ نہ کریگا جسنے دنیا میں کھانے اور سنانے کیلئے سجدہ کیا ہوگا وہ سجدہ کا ارادہ کریگا لیکن اس کی پشت تختہ کے مانند ہو جائے گی اور وہ جھک نہ سکے گا۔ (بخاری و مسلم)

۴۴ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثَلٰثَةَ اَصْنَافٍ صِنْفًا مُشَاةً رُكْبَانًا وَصِنْفًا عَلٰى وُجُوْهِهِمْ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ يَمْشُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ قَالَ اِنَّ الَّذِيْ اَمْشَاهُمْ عَلٰى اَقْدَامِهِمْ قَادِرٌ عَلٰى اَنْ يُمْشِيَهُمْ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اَمَا اِنَّهُمْ يَتَّقُوْنَ بِوُجُوْهِهِمْ كُلَّ حَدَبٍ وَشَوْكٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے قیامت کے دن لوگوں کو تین قسم پر جمع کیا جائے گا۔ ایک تو پیدل دوسرے سوار تیسرے منہ کے بل۔ چلنے والے۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ منہ کے بل لوگ کیونکر چلیں گے فرمایا جس نے ان کو قدموں کے بل چلایا ہے۔ وہ منہ کے بل چلانے پر بھی قادر ہے تم یاد رکھو کہ وہ لوگ منہ کے بل چلنے میں اپنے منہ کو بلندی اور کانٹے سے بچائیں گے۔ (ترمذی)

Marfat.com

۲۵ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَرٰی رَبَّنَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ قَالَ هَلْ تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْیَةِ الشَّمْسِ فِی الظَّهِیْرَةِ لَیْسَتْ فِیْ سَحَابَةٍ قَالُوْا لَا قَالَ فَهَلْ تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْیَةِ الْقَمَرِ لَیْلَةَ الْبَدْرِ لَیْسَ فِیْ سَحَابَةٍ قَالُوْا لَا قَالَ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَا تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْیَةِ رَبِّکُمْ اِلَّا کَمَا تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْیَةِ اَحَدِهِمَا قَالَ فَیَلْقَی الْعَبْدَ فَیَقُوْلُ اَیْ فُلْ اَلَمْ اُکْرِمْکَ وَاُسَوِّدْکَ وَاُزَوِّجْکَ وَاُسَخِّرْ لَکَ الْخَیْلَ وَالْاِبِلَ وَاَذَرْکَ تَرْأَسُ وَتَرْبَعُ فَیَقُوْلُ بَلٰی قَالَ فَیَقُوْلُ اَفَظَنَنْتَ اَنَّکَ مُلَاقِیَّ فَیَقُوْلُ لَا فَیَقُوْلُ فَاِنِّیْ قَدْ اَنْسَاکَ کَمَا نَسِیْتَنِیْ ثُمَّ یَلْقَی الثَّانِیَ فَذَکَرَ مِثْلَهٗ ثُمَّ یَلْقَی الثَّالِثَ فَیَقُوْلُ لَهٗ مِثْلَ ذٰلِکَ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ اٰمَنْتُ بِکَ وَبِکِتَابِکَ وَبِرُسُلِکَ وَصَلَّیْتُ وَصُمْتُ وَتَصَدَّقْتُ وَیُثْنِیْ بِخَیْرٍ مَا اسْتَطَاعَ فَیَقُوْلُ هٰهُنَا اِذًا ثُمَّ یُقَالُ الْاٰنَ نَبْعَثُ شَاهِدًا عَلَیْکَ وَیَتَفَکَّرُ فِیْ نَفْسِهٖ مَنْ ذَا الَّذِیْ

حضرت ابی ہریرہؓ کہتے ہیں کہ صحابہؓ نے کہا یا رسول اللہؐ کیا قیامت کے دن ہم اپنے پروردگار کو اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے۔ آپؐ نے فرمایا کیا دوپہر کے وقت جبکہ ابر نہ ہو تو تم آفتاب کے دیکھنے میں کچھ شبہ رکھتے ہو۔ صحابہؓ نے عرض کیا نہیں آپؐ نے فرمایا کیا تم جبکہ ابر نہ ہو چودھویں رات کا چاند دیکھنے میں شبہ رکھتے ہو صحابہؓ نے عرض کیا نہیں۔ آپؐ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جس طرح تم چاند اور سورج کو دیکھنے میں شک و شبہ نہیں رکھتے اسی طرح تم اپنے پروردگار کو دیکھنے میں کوئی شک و شبہ نہ کرو گے اس کے بعد رسولِ خداؐ نے فرمایا جب بندے اپنے پروردگار کو دیکھیں گے تو پروردگار ان کو خطاب کرے گا اور کسی ایک بندہ سے دریافت کرے گا۔ اے فلانے! کیا میں نے تجھ کو (تمام مخلوقات پر) شرافت و بزرگی عطا نہیں کی۔ کیا میں نے تجھ کو (بڑی قوم میں) سردار نہیں بنایا اور کیا میں نے تجھ کو تیری بیوی عطا نہیں کی۔ اور کیا میں نے تیرے لئے گھوڑے اور اونٹ کو تیرا مطیع نہیں بنایا اور کیا میں نے تجھ کو اس لئے نہیں چھوڑے رکھا کہ تو اپنی قوم کی سرداری حاصل کرے اور

Marfat.com

يُسْأَلُ عَلَى فَيُحْتَمُ عَلَى فَمِهِ وَيُقَالُ لِفَخِذِهِ انْطِقِي فَتَنْطِقُ فَخِذُهُ وَلَحْمُهُ وَعِظَامُهُ بِعَمَلِهِ وَذَلِكَ لِيُعْذِرَ مِنْ نَفْسِهِ وَذَلِكَ الْمُنَافِقُ وَذَلِكَ الَّذِي سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

وَذَكَرَ حَدِيثَ أَبِي هُرَيْرَةَ يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِي الْجَنَّةَ فِي بَابِ التَّوَكُّلِ بِرِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ

اس سے چوتھائی مال غنیمت (اپنا حق) بے بندہ عرض کرے گا۔ ہاں پروردگار تونے ایسا ہی کیا پھر خداوند تعالیٰ فرمائے گا کیا تیرا یہ خیال بھی تھا کہ ایک روز تو مجھ سے ملاقات کرے گا۔ بندہ کہے گا۔ یہ میرا خیال تو کبھی دل میں پیدا نہیں ہوا خداوند تعالیٰ فرمائے گا جیسا کہ تو مجھ کو بھول گیا تھا آج میں تجھ کو بھول جاؤں گا (یعنی تجھ کو اپنی رحمت سے دور رکھوں گا۔ اس کے بعد خداوند تعالیٰ دوسرے بندے سے ملاقات کرے گا اور اسی طرح سوال وجواب ہونگے۔ پھر تیسرے بندہ سے ملاقات کرے گا اور اس سے بھی یہی پوچھے گا وہ جواب میں یہ کہے گا۔ اے پروردگار! میں تجھ پر اور تیری کتاب پر اور تیرے رسولوں پر ایمان لایا۔ میں نے نماز پڑھی، میں نے صدقہ دیا (یعنی زکوٰۃ وغیرہ) اور جس قدر امکان ہوگا وہ اپنی نیکیوں کی تعریف کرے گا۔ خداوند تعالیٰ یہ فرمائے گا تو یہاں ٹھہر میں گواہوں کی شہادت لے لوں اور ابھی تیرے گواہوں کو لایا جاتا ہے بندہ یہ سن کر اپنے دل میں کہے گا۔ میرے خلاف یہاں کون گواہی دے گا۔ پھر خدا کے حکم سے اس کے منہ پر مہر لگائی جائے گی اور ان کی ران سے کہا جائے گا کہ بول۔ چنانچہ اس کی ران۔ اس کا گوشت۔ اس کی ہڈی اس کے اعمال کو بتلائیں گے اور یہ سب کچھ (یعنی سوال وجواب اور مہر لگا کر اعضاء جسم کی گواہی) اس لئے ہوگا کہ بندہ کوئی عذر پیش نہ کر سکے۔ اور یہ بندہ (جس کا ذکر ہو رہا ہے) منافق ہوگا۔ اور یہ وہ بندہ ہے جس پر خداوند تعالیٰ غضب ناک ہوا۔

(مسلم)

وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَعَدَنِي

حضرت ابی امامہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ میرے پروردگار

رَبِّیْ اَنْ یُّدْخِلَ الْجَنَّۃَ مِنْ اُمَّتِیْ سَبْعِیْنَ اَلْفًا لَا حِسَابَ عَلَیْھِمْ وَلَا عَذَابَ مَعَ کُلِّ اَلْفٍ سَبْعُوْنَ اَلْفًا وَثَلٰثَ حَثَیَاتٍ مِنْ حَثَیَاتِ رَبِّیْ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ

مجھ سے رب نے کہا ہے کہ وہ میری امت میں سے ستر ہزار آدمیوں کو بے حساب جنت میں داخل کرے گا۔ اور ان پر عذاب نہ ہوگا اور ان میں سے ہر ہزار پر تین لپ میرے رب کی لپوں میں سے اور زیادہ (یعنی ہر ہزار پر خداوند تعالیٰ بندوں کی تین لپیں اور بھر کر جنت میں ڈالیں گے۔ (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

۴۷ وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعْرَضُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ثَلٰثَ عَرَضَاتٍ فَاَمَّا عَرْضَتَانِ فَجِدَالٌ وَمَعَاذِیْرُ وَاَمَّا الْعَرْضَۃُ الثَّالِثَۃُ فَعِنْدَ ذٰلِکَ تَطِیْرُ الصُّحُفُ فِی الْاَیْدِیْ فَاٰخِذٌ بِیَمِیْنِہٖ وَاٰخِذٌ بِشِمَالِہٖ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ لَا یَصِحُّ ھٰذَا الْحَدِیْثُ مِنْ قِبَلِ اَنَّ الْحَسَنَ لَمْ یَسْمَعْ مِنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَقَدْ رَوَاہُ بَعْضُھُمْ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی۔

حضرت حسنؓ ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ قیامت کے دن خداوند تعالیٰ کے حضور میں لوگوں کو تین مرتبہ پیش کیا جائیگا۔ دو مرتبہ تو مناقشہ اور عذر کے لیے۔ (ایک مرتبہ تو لوگ جھگڑا کریں گے کہ ہم کو احکام نہیں پہنچائے گئے۔ یا یہ کہ احکام ہم کو سمجھائے نہیں گئے وغیرہ وغیرہ اور دوسری مرتبہ اعتراف اور عذر ہوگا) اور تیسری مرتبہ اعمال نامے ہاتھوں میں دیئے جائیں گے۔ بعض کے داہنے ہاتھ میں اعمال نامے ہوں گے اور بعض کے بائیں ہاتھ میں۔ (احمد۔ ترمذی)

۴۸ وَعَنْ عَائِشَۃَ اَنَّھَا ذَکَرَتِ النَّارَ فَبَکَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا یُبْکِیْکِ قَالَتْ ذَکَرْتُ النَّارَ فَبَکَیْتُ فَھَلْ تَذْکُرُوْنَ اَھْلِیْکُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ مجھ کو دوزخ کی آگ یاد آگئی اور میں رو پڑی۔ رسول خدا صلعم نے پوچھا کیوں روتی ہو۔ میں نے عرض کیا دوزخ کی آگ یاد آگئی اور میں رو پڑی۔ کیا قیامت کے دن آپ کو اہل و عیال کو یاد رکھیں گے۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا

Marfat.com

اَمَامَ ثَلٰثَةِ مَوَاطِنَ فَلَا يَذْكُرُ اَحَدٌ اَحَدًا عِنْدَ الْمِيْزَانِ حَتّٰى يَعْلَمَ اَيَخِفُّ مِيْزَانُهٗ اَمْ يَثْقُلُ وَعِنْدَ الْكِتَابِ حِيْنَ يُقَالُ هَاؤُمُ اقْرَءُوْا كِتَابِيَهْ حَتّٰى يَعْلَمَ اَيْنَ يَقَعُ كِتَابُهٗ اَفِيْ يَمِيْنِهٖ اَمْ فِيْ شِمَالِهٖ اَمْ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِهٖ وَعِنْدَ الصِّرَاطِ اِذَا وُضِعَ بَيْنَ ظَهْرَيْ جَهَنَّمَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ ۔

تین مقامات ایسے ہیں۔ جہاں کوئی کسی کو یاد نہ کرے گا۔ ایک تو میزان اعمال پر جب تک یہ معلوم نہ ہوجائے کہ اس کے نامۂ اعمال کا پلّہ بھاری رہا یا ہلکا۔ دوسرے اعمال نامے ہاتھوں میں حوالہ کئے جاتے کے وقت جب تک یہ معلوم نہ ہوجائے کہ پیٹھ کے پیچھے سے اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں دیا گیا یا بائیں ہاتھ میں اور جب کہ دائیں ہاتھ میں اعمال نامہ پانے والا (خوشی سے) یہ نہ کہہ اٹھے کہ آؤ میرا اعمال نامہ پڑھو۔ تیسرے پل صراط کے قریب جبکہ پلصراط کو جہنم کی پشت پر رکھا جائے گا۔ (ابوداؤد)

۴۹ وَعَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ بَعْضِ صَلٰوتِهٖ اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنِيْ حِسَابًا يَسِيْرًا قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا الْحِسَابُ الْيَسِيْرُ قَالَ اَنْ يَّنْظُرَ فِيْ كِتَابِهٖ فَيَتَجَاوَزَ عَنْهُ اِنَّهٗ مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ يَوْمَئِذٍ يَا عَائِشَةُ هَلَكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو کسی نماز میں یہ کہتے ہوئے سُنا۔ اے اللہ تعالیٰ مجھ سے میرے اعمال کا آسان حساب لے۔ میں نے عرض کیا اے خدا تعالیٰ کے نبیؐ آسان حساب کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا بندہ کو اسکے اعمال نامے میں دکھا دیا جائیگا (یعنی اسکا گناہ) اور پھر معاف کر دیا جائیگا۔ اے عائشہ اس روز جس شخص کے حساب کی پوری جانچ کی گئی اور پورا پورا حساب لیا گیا۔ وہ ہلاک ہوا۔ (احمد)

۵۰ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ مَا طُوْلُ هٰذَا الْيَوْمِ فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّهٗ

حضرت ابی سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم سے اس دن کی بابت پوچھا گیا جس کی تعداد پچاس ہزار برس کی ہے کہ اسکی درازی کیا ہے (یعنی اس کی درازی میں لوگوں کا کیا حال ہوگا) آپؐ نے فرمایا۔ اس ذات کی قسم ہے جس کے

Marfat.com

لَيُخَفَّفُ عَلَى الْمُؤْمِنِ حَتّٰى يَكُوْنَ اَهْوَنَ عَلَيْهِ مِنَ الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ يُصَلِّيْهَا فِي الدُّنْيَا رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ

قبضہ میں میری جان ہے۔ مومن پر اس
ہلکا کیا جائے گا۔ یہاں تک کہ مومن کیلئے اس
کی درازی اس فرض نماز پڑھنے کے بقدر
جائے گی جو کہ وہ دنیا میں ادا کرتا تھا۔ بیہقی

حوض کوثر اور شفاعت کا بیان

۱۱ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ حَوْضِيْ اَبْعَدُ مِنْ عَدَنٍ لَهُوَ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ الثَّلْجِ وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ بِاللَّبَنِ وَاٰنِيَتُهٗ اَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ النُّجُوْمِ وَاِنِّيْ لَاَذُوْدُ النَّاسَ عَنْهُ كَمَا يَذُوْدُ الرَّجُلُ اِبِلَ النَّاسِ عَنْ حَوْضِهٖ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَعْرِفُنَا يَوْمَئِذٍ قَالَ نَعَمْ لَكُمْ سِيْمَاءُ لَيْسَتْ لِاَحَدٍ مِنَ الْاُمَمِ تَرِدُوْنَ عَلَيَّ غُرًّا مُّحَجَّلِيْنَ مِنْ اَثَرِ الْوُضُوْءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ عَنْ اَنَسٍ قَالَ تُرٰى فِيْهِ اَبَارِيْقُ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ كَعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَاءِ وَفِيْ اُخْرٰى لَهٗ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ سُئِلَ عَنْ شَرَابِهٖ فَقَالَ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ يَغُتُّ فِيْهِ مِيْزَابَانِ يَمُدَّانِهٖ مِنَ الْجَنَّةِ اَحَدُهُمَا مِنْ ذَهَبٍ

حضرت ابی ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم
نے فرمایا ہے۔ میرے حوض (حوض کوثر) کی
درازی اتنی ہے جتنی کہ مقام ایلہ و عدن کے
درمیان کا فاصلہ ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ
اس کا پانی برف سے زیادہ سفید اور اس
شہد سے زیادہ میٹھا ہے جس میں دودھ ملا
ہوا ہو اور اس کے پینے کے برتن آسمان کے
ستاروں سے زیادہ ہیں اور میں غیر امتوں
کے لوگوں کو اپنے حوض کوثر پر آنے سے اسطرح روکوں
گا جسطرح کوئی آدمی اپنے اونٹوں کے حوض پر دوسرے
اونٹوں کو آنے سے روکتا ہے۔ صحابہؓ نے پوچھا
یا رسول اللہ اس روز آپ ہم کو (یعنی اپنی امت
کو) پہچان لیں گے۔ فرمایا۔ ہاں تمہارے لئے ایک علامت
ہوگی جو کسی امت کیلئے نہ ہوگی تم میرے پاس اس حال
میں آؤ گے کہ تمہاری پیشانی اور ہاتھ پاؤں وضو
کے سبب سے روشن اور چمکتے ہوں گے۔ (مسلم)
اور مسلم کی ایک اور روایت میں انسؓ سے یہ
الفاظ منقول ہیں کہ حضور صلعم نے یہ ارشاد

Marfat.com

وَالْاٰخَرُ مِنْ وَرَقٍ فرمایا حوض کے اندر سونے چاندی کے لوٹے یا آبخورے ہوں گے۔ اتنے جتنے کہ آسمان پر ستارے ہیں اور مسلم کی ایک روایت میں جو ثوبانؓ سے منقول ہے یہ الفاظ ہیں کہ رسول اللہ صلعم سے حوض کوثر کے پانی کی بابت پوچھا گیا تو آپؐ نے فرمایا اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا۔ اس میں پانی کے ڈھو پرنالے گرتے ہیں جو حوض کو پانی سے لبریز رکھتے ہیں اور یہ پانی جنت سے آتا ہے ان میں سے ہر ایک پرنالہ چاندی کا ہے اور دوسرا سونے کا۔

(مسلم)

۵۲ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ مَنْ مَرَّ عَلَيَّ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ اَبَدًا لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ اَقْوَامٌ اَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُوْنِيْ ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ فَاَقُوْلُ اِنَّهُمْ مِنِّيْ فَيُقَالُ اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ فَاَقُوْلُ سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ غَيَّرَ بَعْدِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت سہل بن سعدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا میں حوض کوثر پر تمہارا پیر ساماں ہوں گا جو شخص میرے پاس سے گزرے گا پانی پیے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا البتہ میرے پاس بہت سی قومیں آئیں گی میں ان کو پہچانوں گا اور مجھ کو پہچان لیں گے پھر میرے اور ان کے درمیان کوئی چیز حائل کر دی جائیگی میں کہوں گا یہ لوگ تو میرے ہیں یا میرے طریقے پر ہیں اس کے جواب میں بتایا جائے گا کہ تم کو معلوم نہیں انہوں نے تمہارے بعد کیا کیا نئی باتیں پیدا کی ہیں (یہ سنکر) میں کہوں گا وہ لوگ دور ہوں خدا کی رحمت سے دور جنہوں نے میرے بعد دین میں تبدیلی کی ہے

(بخاری و مسلم)

۵۳ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْبَسُ الْمُؤْمِنُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُهَمُّوْا بِذٰلِكَ فَيَقُوْلُوْنَ لَوِ اسْتَشْفَعْنَا اِلٰى رَبِّنَا فَيُرِيْحُنَا مِنْ مَكَانِنَا فَيَاْتُوْنَ اٰدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ اَنْتَ اٰدَمُ اَبُو النَّاسِ خَلَقَكَ

حضرت انس کہتے ہیں کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے قیامت کے دن مسلمانوں کو روک دیا جائیگا یعنی ایک مقام پر بند کر دیا جائے گا یہاں تک کہ وہ فکر و تردد میں پڑ جائیں گے اور آپس میں کہیں گے کاش ہم کسی کو سفارش کے لئے تیار کرتے تاکہ وہ ہمارے پروردگار سے ہماری

Marfat.com

اللّٰهُ بِيَدِهٖ وَاَسْجَدَكَ جَنَّتَهٗ وَاَسْجَدَ
لَكَ مَلٰٓئِكَتَهٗ وَعَلَّمَكَ اَسْمَآءَ كُلِّ
شَيْءٍ وَاشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ حَتّٰى
يُرِيْحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هٰذَا فَيَقُوْلُ
لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ
الَّتِيْ اَصَابَ اَكْلَهٗ مِنَ الشَّجَرَةِ وَقَدْ
نُهِيَ عَنْهَا وَلٰكِنِ ائْتُوْا نُوْحًا اَوَّلَ
نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ اِلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ
فَيَاْتُوْنَ نُوْحًا فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ
وَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ الَّتِيْ اَصَابَ سُؤَالَهٗ
رَبَّهٗ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلٰكِنِ ائْتُوْا اِبْرٰهِيْمَ
خَلِيْلَ الرَّحْمٰنِ قَالَ فَيَاْتُوْنَ اِبْرٰهِيْمَ
فَيَقُوْلُ اِنِّيْ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ
ثَلٰثَ كَذِبَاتٍ كَذَبَهُنَّ وَلٰكِنِ
ائْتُوْا مُوْسٰى عَبْدًا اٰتَاهُ اللّٰهُ التَّوْرٰىةَ
وَكَلَّمَهٗ وَقَرَّبَهٗ نَجِيًّا قَالَ فَيَاْتُوْنَ
مُوْسٰى فَيَقُوْلُ اِنِّيْ لَسْتُ هُنَاكُمْ
وَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ الَّتِيْ اَصَابَ قَتْلَهُ
النَّفْسَ وَلٰكِنِ ائْتُوْا عِيْسٰى عَبْدَ
اللّٰهِ وَرَسُوْلَهٗ وَرُوْحَ اللّٰهِ وَكَلِمَتَهٗ
قَالَ فَيَاْتُوْنَ عِيْسٰى فَيَقُوْلُ لَسْتُ
هُنَاكُمْ وَلٰكِنِ ائْتُوْا مُحَمَّدًا عَبْدًا
غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَ
مَا تَاَخَّرَ قَالَ فَيَاْتُوْنِيْ فَاَسْتَاْذِنُ

شفاعت کرتا اور ہم کو اس تکلیف سے
نجات دلاتا چنانچہ وہ (اس خیال سے) آدم
کے پاس جائیں گے اور کہیں گے تم تمام
لوگوں کے باپ آدم ہو خدا نے تم کو اپنے
ہاتھ سے بنایا ہے اپنی جنت میں تم کو رکھا ہے
اپنے فرشتوں سے تم کو سجدہ کرایا ہے
اور ہر چیز کے نام تم کو سکھائے ہیں تم اپنے
پروردگار سے ہماری سفارش کرو کہ
اس جگہ سے نکال کر ہم کو راحت و
اطمینان بخشے آدم کہیں گے میں ایسا کہ تم خیال
کرتے ہو میں اس درجہ کا نہیں ہوں دنیا
میں شفاعت کا درجہ نہیں رکھتا پھر آدم
اپنے اس گناہ کا ذکر کریں گے جو انہوں نے
خدا کے حکم کی نافرمانی کر کے گیہوں کا درخت
کھا لیا تھا اور اس کے بعد کہیں گے تم نوح
کے پاس جاؤ چنانچہ وہ نوح پیغمبر کے
پاس جائیں گے اور شفاعت کی خواہش ظاہر
کریں گے نوح کہیں گے میں شفاعت کا اہل
نہیں ہوں اور اپنے اس گناہ کا ذکر کریں گے
جو انہوں نے کیا تھا یعنی خدا سے ناواقف
اپنے بیٹے کو غرق ہونے سے بچا لینے
کی درخواست کرنا اور

Marfat.com

عَلٰى رَبِّيْ فِيْ دَارِهٖ فَيُؤْذَنُ لِيْ عَلَيْهِ
فَاِذَا رَاَيْتُهٗ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِيْ
مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّدَعَنِيْ فَيَقُوْلُ
اِرْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ تَسْمَعْ وَاشْفَعْ
تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ قَالَ فَاَرْفَعُ
رَاْسِيْ فَاُثْنِيْ عَلٰى رَبِّيْ بِثَنَاءٍ وَّ
تَحْمِيْدٍ يُعَلِّمُنِيْهِ ثُمَّ اَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِيْ
حَدًّا فَاَخْرُجُ فَاُخْرِجُهُمْ
مِنَ النَّارِ وَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ
اَعُوْدُ الثَّالِثَةَ فَاَسْتَاْذِنُ عَلٰى
رَبِّيْ فِيْ دَارِهٖ فَيُؤْذَنُ لِيْ عَلَيْهِ
فَاِذَا رَاَيْتُهٗ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِيْ
مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّدَعَنِيْ ثُمَّ
يَقُوْلُ اِرْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ تُسْمَعْ
تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ قَالَ فَاَرْفَعُ
رَاْسِيْ فَاُثْنِيْ عَلٰى رَبِّيْ بِثَنَاءٍ وَّتَحْمِيْدٍ
يُعَلِّمُنِيْهِ ثُمَّ اَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِيْ حَدًّا
فَاَخْرُجُ فَاُخْرِجُهُمْ مِّنَ النَّارِ وَاُدْخِلُهُمُ
الْجَنَّةَ ثُمَّ اَعُوْدُ الثَّالِثَةَ فَاَسْتَاْذِنُ
عَلٰى رَبِّيْ فِيْ دَارِهٖ فَيُؤْذَنُ لِيْ عَلَيْهِ
فَاِذَا رَاَيْتُهٗ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِيْ
مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّدَعَنِيْ ثُمَّ
يَقُوْلُ اِرْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ تُسْمَعْ
تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ قَالَ فَاَرْفَعُ
رَاْسِيْ فَاُثْنِيْ عَلٰى رَبِّيْ بِثَنَاءٍ وَّتَحْمِيْدٍ
يُعَلِّمُنِيْهِ ثُمَّ اَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِيْ حَدًّا
فَاَخْرُجُ فَاُخْرِجُهُمْ مِّنَ النَّارِ وَاُدْخِلُهُمُ
الْجَنَّةَ ثُمَّ اَعُوْدُ الثَّالِثَةَ فَاَسْتَاْذِنُ
عَلٰى رَبِّيْ فِيْ دَارِهٖ فَيُؤْذَنُ لِيْ عَلَيْهِ
فَاِذَا رَاَيْتُهٗ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِيْ
مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّدَعَنِيْ ثُمَّ
يَقُوْلُ اِرْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ تُسْمَعْ
تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ قَالَ

پھر کہیں گے تم ابراہیم خلیل اللہ
کے پاس جاؤ چنانچہ وہ حضرت
ابراہیم کے پاس آئیں گے اور
شفاعت کی درخواست کریں گے
وہ کہیں گے مجھ میں شفاعت کی
قدرت نہیں ہے اور دنیا میں
تین مرتبہ اپنے جھوٹ بولنے کا ذکر کریں
گے اور پھر کہیں گے تم موسیٰؑ کے پاس
جاؤ جو خدا کے ایسے بندے ہیں جن کو خدا
تعالیٰ نے توریت عنایت فرمائی ہے جن سے
خدا نے کلام کیا ہے اور اپنے اس امر کا
محرم و راز دار بنایا ہے چنانچہ وہ موسیٰؑ کے
پاس جائیں گے اور شفاعت کی درخواست
کریں گے، وہ کہیں گے مجھ میں سفارش کی
قدرت نہیں ہے اور اپنے اس گناہ کا ذکر
کریں گے جس کا ارتکاب انہوں نے قبطی کو
مار کر کیا تھا اور پھر کہیں گے کہ تم عیسیٰؑ کے
پاس جاؤ جو خدا کے بندے اور رسول ہیں
خدا کی روح ہیں اور خدا کا کلمہ چنانچہ
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے
اور شفاعت کی خواہش ظاہر کریں گے، عیسیٰ
کہیں گے میں اس کا اہل نہیں ہوں تم محمدؐ کے
پاس جاؤ جو خدا کے ایسے بندے ہیں جن کے اگلے
اور پچھلے سارے گناہ بخش دیئے ہیں رسول

Marfat.com

فَارْفَعْ وَاثْنِ عَلٰى رَبِّيْ بِثَنَاءٍ وَ تَحْمِيْدٍ يُعَلِّمُنِيْهِ ثُمَّ اشْفَعْ فَيَحُدُّ لِيْ حَدًّا فَاَخْرُجُ فَاُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ حَتّٰى مَا يَبْقٰى فِي النَّارِ اِلَّا مَنْ قَدْ حَبَسَهُ الْقُرْاٰنُ وَجَبَ عَلَيْهِ خُلُوْدٌ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا قَالَ وَهٰذَا الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ الَّذِيْ وَعَدَكَ نَبِيُّكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

خدا صلعم نے فرمایا کہ پھر لوگ میرے پاس آئیں گے اور میں خداوند بزرگ سے ان کے حق میں حاضر ہونے کی اجازت طلب کروں گا خداوند تعالیٰ مجھ کو اجازت مرحمت فرمائے گا میں اندر داخل ہو کر جب خدائے بزرگ کو دیکھوں گا تو سجدہ میں گر پڑوں گا اور خداوند تعالیٰ جتنی دیر مناسب سمجھے گا مجھ کو سجدے میں پڑا رہنے دیگا پھر فرمائے گا محمد سر اٹھا جو کچھ کہنا چاہتا ہے کہہ میں سنوں گا اور سفارش کر میں تیری درخواست کو قبول کروں گا مانگ جو کچھ مانگنا ہے میں تجھ کو دوں گا رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ (یہ سنکر) میں سر اٹھاؤں گا اور اپنے پروردگار کی تعریف ان الفاظ میں کروں گا جو خداوند تعالیٰ مجھ کو سکھائے گا پھر میں شفاعت کروں گا اور میرے لئے شفاعت کی ایک حد مقرر کی جائے گی یعنی مثلاً فلاں فلاں گناہ کے مرتکب اشخاص کے لئے سفارش قبول کی جائے گی پھر درگاہ رب العزت سے باہر آکر میں ان لوگوں کو (یعنی جن کے حق میں سفارش قبول کی گئی ہے) دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل کر دوں گا اور پھر دوبارہ حضور رب العزت میں حاضری کی اجازت طلب کروں گا مجھ کو اجازت دی جائے گی اور میں پروردگار بزرگ و برتر کو دیکھ کر سجدے میں گر پڑوں گا اور جب تک خدا چاہے گا سجدہ میں پڑا رہوں گا پھر خداوند تعالیٰ فرمائے گا محمد اپنا سر اٹھا اور کچھ کہنا چاہتا ہے کہہ میں سنوں گا شفاعت کر میں قبول کروں گا مانگ میں دوں گا چنانچہ میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور خدا کی حمد و ثنا ان الفاظ میں کروں گا جو خدا نے مجھ کو سکھائے ہوں گے پھر میں شفاعت کروں گا اور میرے لئے شفاعت کی ایک حد مقرر کی جائے گی پھر میں باہر آکر لوگوں کو دوزخ سے نکالوں گا اور جنت میں داخل کر دوں گا پھر میں تیسری مرتبہ درگاہ رب العزت میں حاضری چاہوں گا اور خدائے بزرگ و برتر مجھ کو اجازت دیگا میں جب

Marfat.com

خدائے تعالیٰ کو دیکھوں گا سجدہ میں گر پڑوں گا اور جب تک خدا کو منظور ہوگا سجدہ میں پڑا رہوں گا پھر خدائے تعالیٰ فرمائے گا محمدؐ سر اٹھا اور کہہ جو کچھ کہنا چاہتا ہے کہے میں سنوں گا شفاعت کر میں قبول کروں گا چنانچہ میں اپنے سر کو اٹھاؤں گا اور خدا کی حمد و ثنا ان الفاظ میں کروں گا جو خداوند تعالیٰ مجھ کو سکھائے گا پھر میں شفاعت کروں گا اور میرے لئے شفاعت کی ایک حد مقرر کی جائے گی پھر میں باہر آکر لوگوں کو دوزخ سے نکالوں گا اور جنت میں داخل کروں گا یہاں تک کہ دوزخ میں صرف وہی لوگ رہ جائیں گے جن کو قرآن کے حکم سے ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں رہنا ہوگا پھر حضور صلعم نے آیت پڑھی عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً قریب ہے کہ تیرا پروردگار تجھ کو مقام محمود میں کھڑا کردے گا اور فرمایا یہی وہ مقام محمود ہے جس کا وعدہ خدا نے تمہارے نبی سے کیا ہے۔ (بخاری و مسلم)

۵۴ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ نَاسًا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھَلْ نَرٰی رَبَّنَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَعَمْ ھَلْ تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْیَۃِ الشَّمْسِ بِالظَّھِیْرَۃِ صَحْوًا لَیْسَ مَعَھَا سَحَابٌ وَھَلْ تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْیَۃِ الْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ صَحْوًا لَیْسَ فِیْھَا سَحَابٌ قَالُوْا لَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ مَا تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْیَۃِ اللّٰہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِلَّا کَمَا تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْیَۃِ اَحَدِھِمَا اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ لِیَتَّبِعْ کُلُّ اُمَّۃٍ کَانَتْ تَعْبُدُ مَا کَانَ یَعْبُدُ فَلَا یَبْقٰی اَحَدٌ کَانَ یَعْبُدُ غَیْرَ اللّٰہِ مِنَ الْاَصْنَامِ

حضرت ابی سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ چند آدمیوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم کیا قیامت کے دن ہم اپنے پروردگار کو دیکھیں گے آپ نے فرمایا ہاں کیا تم دوپہر کے وقت جب کہ آسمان صاف ہو آفتاب کو دیکھنے میں کوئی اذیت محسوس کرتے ہو اور کیا چودھویں رات کے چاند کو تم رات میں جب کہ آسمان صاف ہو دیکھنے میں کوئی تکلیف محسوس کرتے ہو صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ نہیں آپ نے فرمایا خدا کو دیکھنے میں بھی تم کو اتنی ہی اذیت محسوس ہوگی جتنی کہ سورج اور چاند کو دیکھنے میں ہوتی ہے (یعنی جس طرح سورج اور چاند کو دیکھنے میں کوئی تکلیف نہیں ہوتی اس طرح خدا کو دیکھنے میں بھی کوئی اذیت و تکلیف نہ ہوگی)

Marfat.com

وَالْاَنْصَابِ اِلَّا يَلْتَقِطُوْنَ فِي النَّارِ
حَتّٰى اِذَا لَمْ يَبْقَ اِلَّا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ
اللّٰهَ مِنْ بَرٍّ وَّفَاجِرٍ اَتَاهُمْ رَبُّ
الْعَالَمِيْنَ قَالَ فَمَا ذَا تَنْتَظِرُوْنَ
يَتْبَعُ كُلُّ اُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ
قَالُوْا يَا رَبَّنَا فَارَقْنَا النَّاسَ فِي
الدُّنْيَا اَفْقَرَ مَا كُنَّا اِلَيْهِمْ وَ
لَمْ نُصَاحِبْهُمْ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ
هُرَيْرَةَ فَيَقُوْلُوْنَ هٰذَا مَكَانُنَا
حَتّٰى يَاْتِيَنَا رَبُّنَا فَاِذَا جَاءَ رَبُّنَا
عَرَفْنَاهُ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ سَعِيْدٍ
فَيَقُوْلُ هَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ اٰيَةٌ
تَعْرِفُوْنَهُ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُكْشَفُ
عَنْ سَاقٍ فَلَا يَبْقٰى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ
لِلّٰهِ تَعَالٰى مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِهٖ اِلَّا اَذِنَ
اللّٰهُ لَهٗ بِالسُّجُوْدِ وَلَا يَبْقٰى مَنْ كَانَ
يَسْجُدُ اِتَّقَاءً وَّرِيَاءً اِلَّا جَعَلَ
اللّٰهُ ظَهْرَهٗ طَبَقَةً وَّاحِدَةً كُلَّمَا
اَرَادَ اَنْ يَسْجُدَ خَرَّ عَلٰى قَفَاهُ
ثُمَّ يُضْرَبُ الْجِسْرُ عَلٰى جَهَنَّمَ وَ
تَحِلُّ الشَّفَاعَةُ وَيَقُوْلُوْنَ اَللّٰهُمَّ
سَلِّمْ سَلِّمْ فَيَمُرُّ الْمُؤْمِنُوْنَ كَطَرْفِ
الْعَيْنِ وَكَالْبَرْقِ وَكَالرِّيْحِ وَكَا
لطَّيْرِ وَكَاَجَاوِيْدِ الْخَيْلِ وَالرِّكَابِ

اس کے بعد آپ نے فرمایا جب قیامت ہوگی تو
ایک شخص پکار کر کہے گا جو امت جس چیز کی عبادت
کرتی تھی وہ اسی کے پیچھے پیچھے آئے پس جو لوگ
خدا کے سوا دوسری چیزوں یعنی بتوں اور
پتھروں کی پرستش کرتے تھے ان میں سے
ایک بھی باقی نہ رہے گا اور سب کے سب
دوزخ میں جا گریں گے یہاں تک کہ جب
ان لوگوں کے سوا کوئی باقی نہ رہے گا جو
خدا کی عبادت کرتے تھے وہ خواہ نیک ہوں
یا بد تو خداوند تعالیٰ ان لوگوں کے پاس آئے
گا اور فرمائے گا تم کس کے انتظار میں ہو ہر
جماعت اپنے معبود کے پیچھے چلی جا رہی ہے
(تم بھی جاؤ) وہ کہیں گے اے ہمارے
پروردگار ہم نے دنیا میں ان لوگوں سے
(یعنی بتوں اور پتھروں کو پوجنے والوں سے)
علیحدگی اختیار کر لی تھی (حالانکہ ہم ان کے
محتاج تھے اور کبھی ہم ان کے پاس نہیں بیٹھے
اور ابی ہریرہؓ کی ایک روایت میں یہ الفاظ
ہیں کہ وہ لوگ اپنے پروردگار سے یوں کہیں گے
کہ ہماری جگہ یہ ہے ہم اس وقت تک یہاں
سے نہ جائیں گے جب تک ہمارا پروردگار ہمارے
پاس نہ آئے اور جب ہمارا پروردگار آئے گا
ہم اس کو پہچان لیں گے اور ابو سعید کی
روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ خداوند تعالیٰ

Marfat.com

تَابِعُ مُسْلِمٌ وَلَحْدُوْشٌ مُرْسَلٌ
وَمَكْدُوْشٌ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ حَتّٰى
اِذَا خَلَصَ الْمُؤْمِنُوْنَ مِنَ النَّارِ
فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا مِنْ اَحَدٍ
مِنْكُمْ بِاَشَدَّ مُنَاشَدَةً فِي الْحَقِّ قَدْ
تَبَيَّنَ لَكُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لِلّٰهِ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ فِي النَّارِ
يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا كَانُوْا يَصُوْمُوْنَ
مَعَنَا وَيُصَلُّوْنَ وَيَحُجُّوْنَ فَيُقَالُ
لَهُمْ اَخْرِجُوْا مَنْ عَرَفْتُمْ فَيَحُوْمُ
صُوَرُهُمْ عَلَى النَّارِ فَيُخْرِجُوْنَ
خَلْقًا كَثِيْرًا ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا مَا
بَقِيَ فِيْهَا اَحَدٌ مِمَّنْ اَمَرْتَنَا بِهٖ
فَيَقُوْلُ ارْجِعُوْا فَمَنْ وَجَدْتُمْ
فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ دِيْنَارٍ مِنْ خَيْرٍ
فَاَخْرِجُوْهُ فَيُخْرِجُوْنَ خَلْقًا كَثِيْرًا
ثُمَّ يَقُوْلُ ارْجِعُوْا فَمَنْ وَجَدْتُمْ
فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ نِصْفِ دِيْنَارٍ مِنْ
خَيْرٍ فَاَخْرِجُوْهُ فَيُخْرِجُوْنَ خَلْقًا
كَثِيْرًا ثُمَّ يَقُوْلُ ارْجِعُوْا فَمَنْ
وَجَدْتُمْ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ
مِنْ خَيْرٍ فَاَخْرِجُوْهُ فَيُخْرِجُوْنَ
خَلْقًا كَثِيْرًا ثُمَّ يَقُوْلُ رَبَّنَا لَمْ
نَذَرْ فِيْهَا خَيْرًا فَيَقُوْلُ اللّٰهُ شَفَعَتِ

ان سے پوچھے گا کیا تمہارے اور تمہارے پروردگار کے
درمیان کوئی ایسی نشانی ہے جس سے تم اس کو شناخت
کرلو وہ کہیں گے ہاں چنانچہ خدا کی پنڈلی کھولی جائیگی
اور جو شخص خدا کو اخلاص وعقیدت سے سجدہ کرتا تھا
اس کو سجدہ کرنیکا حکم دیا جائیگا اور جو شخص کسی کے
خوف سے یا لوگوں کو دکھانے کے لئے سجدہ کرتا تھا
خدا اس کی کمر تختہ بنا دے گا جب وہ سجدہ میں جانے
کے لئے جھکے گا چت گر پڑے گا پھر دوزخ کے اوپر پل
صراط رکھا جائے گا اور شفاعت کی اجازت دیجائیگی
اور انبیاء اپنی امت کے لئے یہ دعا کریں گے اے اللہ ان
کو سلامتی سے گزار پس مومن پل صراط سے اس طرح
گزریں گے کہ بعض تو پلک جھپکتے گزر جائیں گے بعض بجلی کی
مانند تڑپ کر نکل جائیں گے بعض ہوا کے مانند بعض
پرندوں کے مانند بعض تیز رو اور خوش رفتار گھوڑوں
کی مانند اور بعض اونٹوں کے مانند ان میں سے
بعض بے ضرر گزر جائیں گے و بعض کو زخم لگا کر
نکل جائیں گے اور بعض پار [illegible]
اور دوزخ میں ڈھکیل دیے جائیں گے [illegible]
عذاب کے بعد مومنوں کو آگ سے نجات دیجائیگی
تو قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں [illegible]
اپنے ان بھائیوں کی خلاصی کیلئے جو دوزخ میں ہونگے قیامت
کے دن تم سے زیادہ خدا سے [illegible] کوئی نہ ہوگا
چنانچہ مومن خدا سے عرض کریں گے ہمارے پروردگار یہ
لوگ ہمارے ساتھ روزے رکھتے تھے نماز پڑھتے اور

Marfat.com

الْمَلٰٓئِكَةُ وَشَفَعَ النَّبِيُّوْنَ وَشَفَعَ
الْمُؤْمِنُوْنَ وَلَمْ يَبْقَ اِلَّا اَرْحَمُ
الرَّاحِمِيْنَ فَيَقْبِضُ قَبْضَةً مِّنَ النَّارِ
فَيُخْرِجُ مِنْهَا قَوْمًا لَمْ يَعْمَلُوْا خَيْرًا
قَطُّ قَدْ عَادُوْا حُمَمًا فَيُلْقِيْهِمْ فِيْ
نَهْرٍ فِيْ اَفْوَاهِ الْجَنَّةِ يُقَالُ لَهُ نَهْرُ
الْحَيٰوةِ فَيَخْرُجُوْنَ كَمَا تَخْرُجُ الْحِبَّةُ
فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ فَيَخْرُجُوْنَ كَاللُّؤْلُؤِ فِيْ رِقَابِهِمُ الْخَوَاتِمُ
فَيَقُوْلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ هٰؤُلَاءِ عُتَقَاءُ الرَّحْمٰنِ اَدْخَلَهُمُ
الْجَنَّةَ بِغَيْرِ عَمَلٍ عَمِلُوْهُ وَلَا خَيْرٍ
قَدَّمُوْهُ فَيُقَالُ لَهُمْ لَكُمْ مَا رَاَيْتُمْ
وَمِثْلُهٗ مَعَهٗ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

جو کہ تمہارے ان کو دوزخ سے نکالنے کے بعد ہمارے پروردگار نے دوزخ میں بھلائی کو نہیں چھوڑا خداوند تعالیٰ
فرمائیگا فرشتوں نے سفارش کی انبیاء نے سفارش کی اور مومنوں نے سفارش کی اب کوئی چیز ارحم الراحمین کے رحم کے سوا باقی نہیں رہی یہ کہہ کر خداوند تعالیٰ
ایک مٹھی بھر کر دوزخ میں سے ان لوگوں کو نکال لیگا جنہوں نے کبھی بھلائی نہ کی ہوگی یہ لوگ جل کر کوئلہ ہو گئے ہوں گے ان کو اس نہر میں
ڈالدیا جائیگا جو جنت کے دروازوں پر ہو گی اور جس کا نام نہر حیوۃ ہے یہ لوگ نہر میں سے ایسے تر و تازہ نکلیں گے جیسا دانہ پانی کے
بہاؤ کے کوڑے کرکٹ میں اگتا ہے اور موتی کی مانند چمکدار ہوں گے انکی گردنوں میں نشانیاں اور مہریں لگی ہوں گی (جنت سے یہ ظاہر ہوگا کہ
کہ ان کو کسی نیک عمل کے سبب نہیں بخشا گیا ہے ان کو دیکھ کر جنتی یہ کہیں گے
کہ یہ لوگ خدائے رحمٰن کے آزاد کئے ہوئے ہیں ان کو خدا نے بغیر کسی عمل
کے جنت میں داخل کیا ہے۔ یعنی انہوں نے نہ تو دنیا
میں کوئی بھلائی کی ہے اور نہ کوئی عمل صالح
پھر ان لوگوں سے کہا جائے گا کہ جنت
میں تم کو جو چیزیں ملی ہیں ان کے بقدر تم کو اور دی گئیں۔
(بخاری و مسلم)

Marfat.com

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اٰخِرُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ رَجُلٌ فَهُوَ يَمْشِيْ مَرَّةً وَيَكْبُوْ مَرَّةً وَتَسْفَعُهُ النَّارُ مَرَّةً فَاِذَا جَاوَزَهَا الْتَفَتَ اِلَيْهَا فَقَالَ تَبَارَكَ الَّذِيْ نَجَّانِيْ مِنْكِ لَقَدْ اَعْطَانِيَ اللّٰهُ شَيْئًا مَا اَعْطَاهُ اَحَدًا مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ فَتُرْفَعُ لَهُ شَجَرَةٌ فَيَقُوْلُ اَيْ رَبِّ اَدْنِنِيْ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَاَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا وَاَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا فَيَقُوْلُ اللّٰهُ يَا ابْنَ اٰدَمَ لَعَلِّيْ اِنْ اَعْطَيْتُكَهَا سَاَلْتَنِيْ غَيْرَهَا فَيَقُوْلُ لَا يَا رَبِّ وَيُعَاهِدُهُ اَنْ لَا يَسْاَلَهُ غَيْرَهَا وَرَبُّهُ يُعْذِرُهُ لِاَنَّهُ يَرٰى مَا لَا صَبْرَ لَهُ عَلَيْهِ فَيُدْنِيْهِ مِنْهَا فَيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا ثُمَّ تُرْفَعُ لَهُ شَجَرَةٌ هِيَ اَحْسَنُ مِنَ الْاُوْلٰى فَيَقُوْلُ اَيْ رَبِّ اَدْنِنِيْ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ لِاَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا وَاَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا لَا اَسْئَلُكَ

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ جنت میں جو شخص سب سے آخر میں داخل ہوگا وہ ایک شخص ہوگا جو دوزخ سے باہر نکلنے کے لئے ایک قدم اٹھائے گا اور دوسرے قدم پر منہ کے بل گر پڑے گا اور تیسرے قدم پر آگ کے شعلے اس کے جسم کو جھلس دیں گے غرض وہ جب دوزخ سے نکل جائے گا تو مڑ کر دوزخ کی طرف دیکھے گا اور کہے گا بزرگ و برتر ہے وہ ذات جس نے مجھ کو تجھ سے نجات مرحمت فرمائی البتہ خدا نے مجھ کو وہ چیز عطا فرمائی ہے جو اگلے پچھلے لوگوں میں سے کسی کو عطا نہیں کی پھر اس کے سامنے ایک درخت کھڑا کیا جائے گا جس کے پاس پانی کا چشمہ ہوگا وہ شخص کہے گا اے پروردگار مجھ کو اس درخت کے قریب پہنچا دے تاکہ میں اس کے سایہ میں آرام پاؤں اور اس کے چشمہ سے پانی پیوں خداوند تعالیٰ فرمائے گا آدم کے بیٹے مجھے اندیشہ ہے اگر میں نے تیری خواہش کو پورا کر دیا تو پھر تو اور کچھ مانگے گا وہ کہے گا میں اور کچھ نہیں مانگوں گا اس کے بعد وہ خدا سے اس امر کا عہد کرے گا کہ وہ اور کچھ نہ مانگے گا اور خداوند تعالیٰ جب اس کو معذور پائے گا کیونکہ اسکو معلوم ہے کہ اسکی خوشی کو پورا کر دے گا اور اس درخت کے پاس پہنچا دے گا وہ اس کے سایہ میں آرام کرے گا اور چشمہ کا پانی پیئے گا پھر ایک اور درخت کھڑا کیا جائے گا جو پہلے درخت سے بہتر ہوگا وہ

Marfat.com

غَيْرَهَا فَيَقُوْلُ يَا ابْنَ آدَمَ أَلَمْ تُعَاهِدْنِيْ أَنْ لَا تَسْأَلَنِيْ غَيْرَهَا فَيَقُوْلُ لَعَلِّيْ إِنْ أَدْنَيْتُكَ مِنْهَا تَسْأَلَنِيْ غَيْرَهَا فَيُعَاهِدُهُ أَنْ لَا تَسْأَلَهُ غَيْرَهَا وَرَبُّهُ يُعْذِرُهُ لِأَنَّهُ يَرٰى مَا لَا صَبْرَ لَهُ عَلَيْهِ فَيُدْنِيْهِ مِنْهَا فَيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا ثُمَّ تُرْفَعُ لَهُ شَجَرَةٌ عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ هِيَ أَحْسَنُ مِنَ الْأُوْلَيَيْنِ فَيَقُوْلُ رَبِّ أَدْنِنِيْ مِنْ هٰذِهِ فَلِأَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا وَأَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا فَيَقُوْلُ يَا ابْنَ آدَمَ أَلَمْ تُعَاهِدْنِيْ أَنْ لَا تَسْأَلَنِيْ غَيْرَهَا قَالَ بَلٰى يَا رَبِّ هٰذِهِ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا وَرَبُّهُ يُعْذِرُهُ لِأَنَّهُ يَرٰى مَا لَا صَبْرَ لَهُ عَلَيْهِ فَيُدْنِيْهِ مِنْهَا فَإِذَا أَدْنَاهُ مِنْهَا سَمِعَ أَصْوَاتَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ أَيْ رَبِّ أَدْخِلْنِيْهَا فَيَقُوْلُ يَا ابْنَ آدَمَ مَا يَصْرِفُنِيْ مِنْكَ أَيُرْضِيْكَ أَنْ أُعْطِيَكَ الدُّنْيَا وَمِثْلَهَا مَعَهَا قَالَ أَيْ رَبِّ أَتَسْتَهْزِئُ

شخص اس کو دیکھ کر کہے گا پروردگار مجھ کو اس درخت کے پاس پہنچا دے تاکہ وہاں کے چشمے سے پانی پیوں اور درخت کے سایہ سے آرام پاؤں اور اس کے سوا میں اور کوئی سوال نہ کروں گا خداوند تعالیٰ فرمائے گا آدم کے بیٹے تو نے کیا مجھ سے یہ معاہدہ نہیں کیا تھا کہ اس درخت کے سوا اور کچھ نہ مانگو گا اس کے بعد خداوند تعالیٰ اس سے پوچھے گا اگر میں تجھ کو اس درخت کے پاس پہنچا دوں گا تو مجھ سے اور سوال نہ کرے گا وہ شخص اس کا عہد کرے گا اور کوئی بھی سوال نہ کرے گا اور خدا بھی اس کے اضطراب کو دیکھ کر اس کو معذور خیال کرے گا اور وہ اس درخت کے سایہ میں آرام پائے گا اور قریب کے چشمے سے پانی پیے گا پھر ایک اور درخت اس کے سامنے کھڑا کر دیا جائے گا جو جنت کے دروازے کے قریب ہو گا اور پہلے درختوں سے بہتر ہو گا وہ شخص پھر وہی خواہش ظاہر کرے گا جو پہلے کی تھی خدا تعالیٰ کہے گا آدم کے بیٹے کیا تو نے مجھ سے اس کا عہد نہ کیا تھا کہ تو اور کچھ نہ مانگے گا وہ کہے گا ہاں اے پروردگار لیکن میرا یہی ایک سوال اور ہے اور پھر کچھ نہ مانگوں گا خداوند تعالیٰ اس کو بے صبری کو دیکھ کر اسے معذور خیال کرے گا اور اس درخت کے پاس پہنچا دے گا جب وہ اس درخت کے پاس

Marfat.com

مِنِّیْ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ فَضَحِكَ
ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ اَلَا تَسْاَلُوْنِیْ
مِمَّا ضَحِكْتُ فَقَالُوْا وَمَا تَضْحَكُ
فَقَالَ هٰكَذَا ضَحِكَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالُوْا مِمَّا تَضْحَكُ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ قَالَ مِنْ اِضْحَاكِ رَبِّ
الْعٰلَمِيْنَ حِيْنَ قَالَ اَتَسْتَهْزِئُ
مِنِّیْ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ
فَيَقُوْلُ اِنِّیْ لَا اَسْتَهْزِئُ مِنْكَ
وَلٰكِنِّیْ عَلٰى مَا اَشَآءُ قَدِيْرٌ رَوَاهُ
مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَايَةٍ اَسَدُ
عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ نَحْوَهٗ اَنَّهٗ
لَمْ يَذْكُرْ فَيَقُوْلُ يَا ابْنَ اٰدَمَ
مَا يُصْرِيْنِیْ مِنْكَ اِلٰى اٰخِرِ الْحَدِيْثِ
وَزَادَ فِيْهِ وَيُذَكِّرُهُ اللّٰهُ
سَلْ كَذَا وَكَذَا وَكَذَا حَتّٰى
اِذَا انْقَطَعَتْ بِهِ الْاَمَانِیُّ
قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى هُوَ لَكَ وَعَشَرَةُ
اَمْثَالِهٖ قَالَ ثُمَّ يَدْخُلُ
بَيْتَهٗ فَتَدْخُلُ عَلَيْهِ زَوْجَاتُهٗ
مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ فَتَقُوْلَانِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْيَاكَ
لَنَا وَاَحْيَانَا لَكَ قَالَ

پہنچ جائے گا تو جنتیوں کی آوازوں کو سنے گا اور
کہے گا اے پروردگار مجھ کو جنت میں داخل کردے
خداوند تعالیٰ فرمائے گا اے آدم کے بیٹے کونسی چیز
ہے جو تجھ سے میرا پیچھا چھڑائے گا تو یہ چاہتا ہے کہ
میں تجھ کو جنت میں دینار کی برابر جگہ دے دوں
اور اس کے ساتھ اتنا ہی اور؟
وہ شخص کہے گا پروردگار کیا تو
مجھ سے مذاق کرتا ہے حالاں کہ
تو دونوں جہان کا پروردگار ہے
ابن مسعودؓ راوی یہ بیان کرکے
ہنسے اور پھر کہا تم مجھ سے میرے
ہنسنے کا سبب دریافت نہیں کرتے
لوگوں نے پوچھا آپ ہنسنے کا کیا سبب
ہے؟ انہوں نے کہا اسی طرح
رسول اللہ بھی ہنسے صحابہ نے
پوچھا یا رسول اللہ آپ کیوں ہنستے
ہیں؟ آپ نے فرمایا میں پروردگار
عالم کے ہنسنے پر ہنسا جب اس شخص
نے یہ کہا کہ پروردگار کیا تو مجھ سے
مذاق کرتا ہے تو دونوں جہان کا پروردگار
ہے یہ سن کر ہنس پڑا پروردگار نے
کہا نہیں میں تجھ سے مذاق نہیں کرتا بلکہ
میں جس چیز کو چاہوں کرسکتا
ہوں یعنی میں ہر چیز پر قادر ہوں (مسلم)

Marfat.com

فَيَقُوْلُ مَا أُعْطِيَ أَحَدٌ مِثْلَ مَا أُعْطِيْتُ ۔

اور مسلم کی ایک اور روایت میں جو ابی سعید سے منقول ہے یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ پھر خداوند تعالیٰ اس شخص کو یاد دلائے گا کہ تو فلاں فلاں چیز مانگ یہاں تک کہ جب اس کی آرزوئیں پوری ہو جائیں گی تو خداوند تعالیٰ فرمائے گا یہ سب چیزیں اور ان کی دس گنی تجھ کو ہی جاتی ہیں اس کے بعد رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ پھر وہ شخص جنت کے اندر اپنے گھر میں داخل ہوگا اور اس کے پاس حور عین میں سے اس کی دو بیویاں آئیں گی اور کہیں گی تمام حمد و ثنا خداوند بزرگ و برتر کے لئے ہے جس نے تجھ کو ہمارے لئے اور ہم کو تیرے لئے پیدا کیا وہ شخص کہے گا جتنا مجھ کو دیا گیا اتنا کسی کو نہیں دیا گیا۔

جہنم کا دردناک عذاب وقہر

باب ذیل میں مشرک ومنافق اور بے حیاء بدکردار لوگوں کے لئے دائمی جیل خانہ جہنم ، اس کے طرح طرح کے دردناک عذاب وقہر نیز ان میں کوفت وبیصیت وبے چینی اور پریشانی بھری زندگی سے خوف کھانے ، اپنے آپ کو اس بری زندگی سے بچانے کے لئے اپنے مالک حقیقی کے احکام پر مضبوطی سے قائم رہنے ، اللہ ورسول کا تابعدار بندہ بن کر دنیا میں اپنا وقت خدا کے صحیح متقی پرہیزگاروں کی صف میں نیک باتوں اور نیک صحبتوں میں گزارنے اور تفرقہ اندازی ، کفر وشرک ، منافقت ، بے حیائیوں ، بدکرداریوں ، فحشیات وبداخلاقی سے بچنے کے متعلق مفصل تلقین مذکورہ ہے ۔

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ :-

وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلَى النَّارِ فَقَالُوْا يٰلَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِاٰيٰتِ

کاش کہ آپ دیکھتے جبکہ یہ دوزخ پر لا کھڑے کئے جائیں گے اور کہیں گے کیا اچھا ہوتا کہ ہم واپس لوٹائے

رَبِّنَا وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۷﴾

جاتے اور اپنے رب کی آیتوں کو نہ جھٹلاتے اور ایمانداروں میں ہو جاتے ۔

وَقَالُوْٓا اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ

کہتے ہیں کہ بجز ہماری اس زندگی دنیا کے اور کچھ بھی نہیں اور نہ ہم مرنے کے بعد جلا دیئے جانے

بِمَبْعُوْثِيْنَ ﴿۲۹﴾ الانعام

والے ہیں ۔

قَالَ ادْخُلُوْا فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ فِي

اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم سے پہلے جو امتیں جنوں اور انسانوں کی گذر چکی ہیں ان میں ملکر تم بھی جہنم جاؤ ۔

النَّارِ ۭ كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَّعَنَتْ اُخْتَهَا ۭ حَتّٰٓى اِذَا ادَّارَكُوْا فِيْهَا جَمِيْعًا ۙ قَالَتْ

جب کبھی جو امت جائے گی وہ دوسری اپنی جیسی امت پر لعنت کرے گی ۔ جب سب کے سب وہاں جمع ہو جائیں گے

Marfat.com

اُخْرٰىهُمْ لِاُولٰىهُمْ رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ اَضَلُّوْنَا فَاٰتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ ﴿۳۸﴾
تو ان میں سے پچھلے اگلوں کی نسبت کہیں گے کہ خدایا ان لوگوں نے ہی ہمیں گمراہ کیا اب تو تو انہیں آگ کا دوہرا
قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾ وَقَالَتْ اُولٰىهُمْ لِاُخْرٰىهُمْ فَمَا
دوہرا عذاب دے۔ جواب ملے گا کہ ہر ایک کے لئے ہی دوہرا ہے لیکن تم نہیں جانتے۔ اس پر اگلے پچھلوں سے
كَانَ لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿۴۰﴾ اعراف
کہیں گے کہ لو تمہیں ہم پر کوئی زیادتی نہیں رہی پس تم اپنے کئے کرتوت کے بدلے عذابوں کا مزہ چکھو۔
يَوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ
جس دن اس خزانے کو آتش دوزخ میں تپایا جائے گا پھر اس سے ان کی پیشانیاں اور پہلو اور کمریں
هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ﴿۳۵﴾ سورۂ توبہ
داغ دی جائیں گی۔ یہ ہے جسے تم اپنے لئے خزانہ بنا رہے تھے۔ پس اپنے خزانوں کا مزہ چکھو۔
هٰذٰنِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ
یہ دونوں اپنے رب کے بارے میں اختلاف کرنے والے ہیں۔ پس کافروں کے لئے تو آگ کے کپڑے
ثِيَابٌ مِّنْ نَّارٍ يُّصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِيْمُ ﴿۱۹﴾
بیونت کر کاٹے جائیں گے اور ان کے سروں کے اوپر سے سخت گرم پانی کا تڑیڑا بہایا جائے گا جس
يُصْهَرُ بِهٖ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ وَالْجُلُوْدُ ﴿۲۰﴾ وَلَهُمْ مَّقَامِعُ
سے ان کے پیٹ کی سب چیزیں اور کھالیں گلا دی جائیں گی اور انکی سزا کے لئے لوہے کے ہتھوڑے
مِنْ حَدِيْدٍ ﴿۲۱﴾
ہیں۔!
كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ اُعِيْدُوْا فِيْهَا
یہ جب بھی وہاں سے وہاں کے غم سے نکل بھاگنے کا ارادہ کریں گے وہیں لوٹا دیئے جائیں گے۔
وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿۲۲﴾
جلنے کا عذاب چکھتے رہو۔
فَكُبْكِبُوْا فِيْهَا هُمْ وَالْغَاوٗنَ ﴿۹۴﴾ وَجُنُوْدُ اِبْلِيْسَ اَجْمَعُوْنَ ﴿۹۵﴾
اب تو وہ سب اور کل گمراہ لوگ جہنم میں اوپر تلے ڈال دیئے جائیں گے۔ اور ابلیس کے

Marfat.com

قَالُوْا وَهُمْ فِيْهَا يَخْتَصِمُوْنَ ۝ تَاللّٰهِ اِنْ كُنَّا لَفِيْ ضَلٰلٍ
تمام کے تمام لشکر بھی وہاں آپس میں لڑتے جھگڑتے کہیں گے کہ قسم خدا کی ہم تو یقیناً کھلی
مُّبِيْنٍ ۝ سورہ الشعراء
گمراہی میں تھے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا
اے ایمان والو! تم اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن
النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ
انسان ہیں اور پتھر۔ جس پر سخت دل مضبوط فرشتے مقرر ہیں۔ جنہیں جو حکم اللہ تعالیٰ دیتا ہے۔
وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ۝ سورہ تحریم
اس کی نافرمانی نہیں کرتے۔ بلکہ جو حکم کیا جائے بجالاتے ہیں۔

فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ:۔

(۱) حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ تمہاری دنیا کی آگ دوزخ کی آگ سے ستر ٹکڑوں میں سے ایک ٹکڑا ہے (دوزخ کی آگ دنیا کی آگ سے ۷۰ ستر درجے زیادہ گرمی رکھتی ہے) کہا گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کی آگ ہی عذاب دینے کے لئے کافی تھی۔ آپؐ نے فرمایا دنیا کی آگوں پر دوزخ کی آگ کو انہتر درجہ بڑھایا گیا ہے۔ اور ان انہتر حصوں میں سے ہر ایک حصہ تمہاری دنیا کی آگ کے برابر ہے۔ (بخاری ومسلم)

(۲) حضرت نعمان بن بشیرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ دوزخیوں میں سے سب سے ہلکا عذاب جس شخص کو دیا جائے گا۔ اس کو آگ کی جوتیاں پہنائی جائیں گی۔ جن کے اوپر آگ کے تسمے ہوں گے اور ان دونوں چیزوں سے اس کا دماغ کھولنے لگے گا۔ جس طرح دیگ جوش مارتی ہے۔ وہ شخص اس عذاب کو سخت تر خیال کرے گا۔ حالانکہ وہ سب سے ہلکا عذاب ہوگا۔ (بخاری ومسلم)

(۳) حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ دوزخ میں کافر کے دونوں مونڈھوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہوگا۔ جتنا کہ تیز سوار کی تین دن کی مسافت ہے اور ایک روایت میں یہ ہے کہ دوزخ میں کافر کا دانت احد پہاڑ کے برابر ہوگا۔ اور اس کے جسم کی کھال تین دن کی مسافت کے برابر موٹی ہوگی۔

Marfat.com

(مشکوٰۃ)

(۴) حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ نبی پاکؐ نے فرمایا ہے۔ لوگو! خدا کے خوف سے روؤ اگر نہ رو سکو تو بہ تکلیف روؤ۔ اس لئے کہ دوزخی دوزخ کے اندر روئیں گے اور ان کے آنسو ان کے رخساروں پر اس طرح بہیں گے گویا کہ وہ نالیاں ہیں۔ پھر آنسو ختم ہو جائیں گے اور خون جاری ہوگا اور آنکھوں کو زخمی کر دے گا۔ اگر ان کے آنسوؤں میں کشتی جاری کی جائے تو البتہ وہ چل نکلے۔ (شرح السنۃ)

خلاصہ یہ ہے۔ کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا بے حد و بے انتہا شکر ہے کہ وہ ہمیں انسانیت پر چلنے اور عدل وانصاف کو قائم کرنے کی تلقین فرماتا ہے۔ جو لوگ عدل وانصاف کو قائم نہیں رکھتے۔ دائرہ انسانیت سے باہر رہ کر حیوانات اور ظالم درندو پرند کی سی زندگی بسر کرتے ہیں۔ اپنی ظالمانہ حرکات کی بدولت خدا کے ساتھ کفر و شرک اور اس کے بندوں کے مابین منافقت پیدا کرتے رہتے ہیں اپنے مالک حقیقی کے مقرر کردہ قوانین کو فراموش کر کے۔ دنیا میں اپنے پسندیدہ طریقوں کو رائج کرتے اور دوسروں کو بھی خدا کے دین سے غافل و مرتد بناتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو عذاب و سزا دینے کے لئے رب العزت نے اپنے بہترین عدل وانصاف کے تحت بدترین قید خانہ جہنم پیدا کیا ہے۔ جہاں پر انہیں اپنے کئے کی سزا بھگتنی پڑے گی۔

اللہ تعالیٰ نے جہنم کے دردناک عذابوں کے متعلق اپنی مقدس کتاب کے ذریعے بندوں کو صاف صاف آگاہ فرما دیا ہے۔ تاکہ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتے ہیں۔ مرنے جینے کو حق سمجھتے ہیں۔ وہ اپنے آپ کو بچانے کے لئے خدا کے حکم پر عمل کریں۔ ظلم و زیادتی سے بچیں۔ دنیا میں انصاف قائم کریں اور روز قیامت بجائے تاسف و پچھتاوے کے کامیاب و کامران ہوں۔ یہ اللہ تعالےٰ کا احسان ہے۔ جس کا بندے شکریہ ادا نہیں کر سکتے۔ وہ ایسا شہنشاہِ کل و شہنشاہِ دو جہان ہے کہ اس نے کن کہنے کے ساتھ زمین و آسمان، جن و انس عرش و کرسی اور بے شمار ملائکہ کو پیدا کر فرمایا ہے۔ زمین و آسمان اور جنت و جہنم میں اس کے تابع فرمان فوج و سلطنت جسقدر پھیلی ہوئی ہے سب ہی اس کی حمد و ثنا بیان کرتی ہے۔ اس کے تابعِ فرمان فرشتوں کے مقابلے میں انسانوں کی تعداد اتنی بھی نہیں ہے جسطرح کہ ایک بہت بڑے شہر کے مقابلے میں دو چار جھونپڑیوں پر مشتمل ایک گاؤں ہو۔ جس کی آبادی چند نفوس تک محدود ہو۔ اس گاؤں کی آبادی کی حقیقت اسقدر بڑے شہر کے مقابلے میں کیا ہو سکتی ہے؟ یا وہ اسقدر گنجان آباد شہر کے مقابلے میں کیا نظر آئے گا؟ اسی طرح انسان، فرشتوں، جنت کے حور و غلمان، اور جہنم کے نگہبانوں کے مقابلے میں اتنا بھی نہیں جیسا کہ ساری زمین میں چند جھونپڑیاں ہوں۔ اللہ رب العزت کا اسقدر فوج و سلطنت کا شہنشاہ ہونے کے

Marfat.com

باوجود انسان کو ہر چیز کے متعلق صاف صاف آگاہ کرتا۔ نہایت ہی رحم و کرم، سراسر عدل و انصاف اور شفقت و مہربانی ہے۔ ورنہ انسان اس لائق کہاں تھا۔ کہ آسمان دنیا کی آخری حد عرش معلےٰ کی اس طرف سے اللہ تعالیٰ کی باتیں سنتا۔ جن سے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظمت کا واقف ہوتا۔ جہنم کے عذاب و سزا اور جنت کی طرح طرح کی نعمتوں کی معلومات حاصل کرتا۔

اللہ تبارک و تعالیٰ کا اپنے بندوں تک فرشتوں کے ذریعے اپنے مقدس ارشادات کتابوں کی شکل میں نازل فرمانا۔ اپنی قدرت کاملہ، بے مثال شان نور علیٰ نور پر عظمت ذات کی نشانیاں بتانا، ان سے اپنے بندوں کو روشناس کرنا، جنتوں کی اعلیٰ اور بے حد و بے انتہا حسین نعمتوں کا کھول کر بتانا، جہنم کے عذابوں سے آگاہ کرنا، قیامت کی ہولناک گھڑیوں کے متعلق نہایت شفقت سے سمجھانا، گندے کاموں سے نفرت دلانا اور نیک کاموں کی رغبت دلانا، غرضیکہ باایمان بندوں کے نزدیک ایسے احسانات اور شفقتیں ہیں جنکی کوئی حد ہی نہیں ہے۔ سوائے پروردگار عالم کے کوئی ان شفقتوں کا شمار بھی نہیں کر سکتا۔ اسکا جتنا بھی شکر ادا کیا جائے یا جتنی حمد و تعریف کی جائے کم ہے۔ ظاہر ہے کہ جس کے احسانات اور مہربانیاں بے حد و بے حساب ہوتی ہیں اور جس کا عدل و انصاف نہایت مضبوط ہوتا ہے۔ اس کی سزائیں بھی بہت سخت ہوتی ہیں۔ کیونکہ عدل و انصاف کو قائم رکھنے کے لئے مجرمین کو ان کے جرم کی پاداش میں سخت ترین عذابوں کے سوا جرم و گناہ کو ختم کرنے والی اور کوئی چیز نہیں ہے۔ افسوس کہ لوگ اللہ تعالیٰ کے ان احسانات کی قدر اور ان کا شکریہ ادا نہیں کرتے۔ ان مہلت کی گھڑیوں کو غنیمت نہیں جانتے دنیاوی زندگی کی ان چند ساعتوں کو غنیمت جان کر عاقبت کی زندگی کو بہتر بنانے اور اپنی نجات کی کوشش نہیں کرتے۔ بلکہ اکثر لوگ اللہ اور اللہ کے رسول کے ارشادات کو سننے اور دینی معلومات کے باوجود اپنی عاقبت کو بہتر بنانے کی بجائے بدتر بنانے کی کوشش میں مصروف ہیں۔ ان مہلت کی ساعتوں کو آخرت کے لئے غنیمت جاننے کی بجائے اس دنیاوی زندگی کو دائمی سمجھ کر اسے سدھارنے اور عیش و عشرت و لذاتِ نفسانی کو پورا کرنے میں بسر کر رہے ہیں۔ اکثر لوگ جھوٹ فریب اور ظلم و جبر کرتے کانپتے نہیں ہیں۔ رشوت کھاتے، زنا کرتے، شراب پیتے، چوریاں کرتے، ڈاکے ڈالنے، بے گناہ لوگوں کی تن سے گردنیں جدا کرتے، لوگوں کا حق دباتے، غیبت کرتے، بہتان باندھتے، کفر و شرک و منافقت کرتے۔ خدا کا خوف نہیں کھاتے اور عذاب جہنم سے نہیں ڈرتے۔ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ کو ترک کر کے ان سے غفلت برتتے ہیں۔ یتیم و مساکین کے حقوق کو سلب کرتے، والدین کے حقوق سے لاپرواہی کرتے اور خدا کے سامنے

Marfat.com

روز قیامت حساب کتاب دینے سے خوف نہیں کھاتے۔

افسوس کہ جس وقت گناہگار مجرموں کو ان کے گناہوں کی سخت ترین سزائیں دی جائیں گی۔ جس وقت زانیوں کو آگ کے گڑھے میں ڈال کر انہیں ایکدوسرے کی شرمگاہوں کی پیپ پلائی جائے گی۔ جس وقت شرابیوں کو جہنم کے گڑھے میں ڈال کر جہنم کی بہتی ہوئی گرم پیپ پلائی جائے گی۔ جس وقت رشوت خوروں کے منہ میں جہنموں کا پاخانہ اور آگ کے انگارے ٹھونسے جائیں گے۔ جس وقت چوروں کو جہنم کے گڑھے میں ڈالکر ان کے سروں، ہاتھوں اور پاؤں پر گرم گرم گرز مارے جائیں گے۔ بڑے بڑے سانپوں اور بچھوؤں سے انہیں ڈسایا جائے گا۔ جب سود خوروں کو جہنم کے گڑھے میں ڈالکر ان کے پیٹوں میں سانپ اور اژدھے بھر دیئے جائیں گے۔ ان کے منہ میں غلاظت اور جہنم کے انگارے ٹھونس دیئے جائیں گے اور سر پر گرزیں ماری جائیں گی۔ جب ظالم حاکموں اور بادشاہوں کو جہنم کے گڑھے میں ڈال کر آگ کا لباس پہنایا جائے گا۔ خاردار کڑوے درخت منہ میں ٹھونسے جائیں گے اور سر پر بڑے بڑے گرزوں سے مارا جائے گا۔ جس وقت دولت مندوں کو جہنم کے گڑھے میں ڈالدیا جائے گا۔ پھر وہ مال اور خزانے جن پر وہ ناز کرتے تھے۔ جنکی وہ زکواۃ ادا نہیں کرتے۔ اور جن سے حقداروں کا حق ادا نہیں کرتے تھے۔ گرم کرکے ان سے انکی پیشانیوں، ہاتھ پاؤں اور کروٹوں کو داغا جائے گا۔ جب غیبت گو منافقین، بہتان باز لوگوں کو جو دنیا میں ایکدوسرے میں تفریق ڈالا کرتے تھے۔ آگ کے گڑھے میں ڈال کر ان کے منہ آگ کی قینچیوں سے کاٹ دیئے جائیں گے۔ انہیں جہنم کے سب سے نچلے اور بدترین طبقہ میں عذاب دیئے جائیں گے اور جہنمیوں کی پلیدگی۔ خون پیپ وغیرہ بطور مشروب دیا جائیگا۔ جب مشرک و کافر گنہگار لوگوں کو الٹے پاؤں لٹکا کر جہنم میں بطور ایندھن جھونک دیا جائے گا۔ اور ان سے جہنم کو اس طرح تپایا جائے گا۔ جس طرح لکڑیوں وغیرہ سے تنور تپایا جاتا ہے۔ تب وہ اپنے منہ پر ہاتھ ماریں گے۔ ہائے افسوس کے اپنے ہاتھ چبائیں گے۔ اپنے آپ پر لعنت ملامت کریں گے۔ اور کہیں گے کہ افسوس ہم نے ایسا کیوں کیا؟ ہائے اس عذاب دردناک سے کس طرح نجات ہو۔

چونکہ اللہ تعالیٰ دنیا میں صاف صاف بتا چکا ہے کہ تمہارے سامنے برائیوں اور نافرمانیوں کا برا نتیجہ آنے والا ہے۔ اس سے بچنے کا چارہ کرو۔ پھر صاف صاف وعدہ فرما چکا ہے کہ اگر تم نے مرنے سے پہلے ظلم اور سرکشی کو ترک کرکے میری اطاعت قبول نہ کی اور میرے حضور میں اپنے

Marfat.com

گناہوں سے توبہ کرکے معافی طلب نہ کی تو پھر جہنم کے دردناک عذاب کو بھگتنا پڑے گا۔ اللہ تعالےٰ کے عہد و پیمان، کھلی بشارتوں اور آگاہیوں کے بعد عذاب جہنم سے خلاصی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ یہ لوگ چاہے کتنا ہی کیوں نہ چیختے پکارتے رہیں۔ ان کی چیخ و پکار کی اللہ تعالیٰ اسطرح پرواہ نہ کرے گا۔ جس طرح یہ لوگ دنیا میں اس سے جان بوجھ کر غافل رہے اور اس کی نافرمانیاں کرتے رہے۔

خطا اور قصور انسان سے دنیا میں سرزد ہوتے رہتے ہیں۔ انسان چونکہ بشر ہے۔ اس لئے اس سے خطا کا امکان ہی رہتا ہے۔ زمانہ قبل کے لوگوں سے بھی غلطیاں ہوتی رہتی تھیں۔ لیکن وہ ساتھ ہی ساتھ کانپتے، خوف کھاتے اور توبہ کرتے رہتے تھے۔ موجودہ دور میں جو تباہ کن اور ہلاکت خیز افعال ہو رہے ہیں۔ یہ سراسر تعجب کن ہیں۔ زنا اور چوری کھلم کھلا فخریہ طور پر کی جاتی ہیں۔ لوگوں کی گردنیں بے خطا اور اندھا دھند گاجر مولی کی مانند تن سے جدا کی جا رہی ہیں۔ شراب و جوا اور دیگر منشیات کا برسرِ عام استعمال ہو رہا ہے۔ عورتوں کی بے پردگی برہنگی اور ناچ و رقص وغیرہ لوگوں کی غذا اور ایمان بن چکا ہے۔ لوگوں کو یہ احساس بھی نہیں ہوتا کہ ایسا کرنا خطا ہے یا کہ نہیں۔؟

نماز روزہ، حج، زکواۃ کی طرف اکثر لوگ دھیان بھی نہیں دیتے۔ رشوت اور سود کو اکثر لوگوں نے اپنا ذریعہ معاش بنا رکھا ہے۔ اولاد کے دل میں ماں باپ یا عزیز و اقارب میں سے کسی کی عزت کا خیال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ شرم و حیاء تقریباً ختم ہو چکی ہے۔ لوگ جبر و ظلم کرنے کے عادی بن چکے ہیں۔ عدل و انصاف کا کوئی نام لینے والا بھی نہیں ہے۔ یہ سب کچھ اس لئے ہو رہا ہے کہ مرنے جینے کی کسی کو فکر ہی نہیں ہے۔ جنت و جہنم کی بشارتیں لوگوں کو محض خواب و خیال محسوس ہوتی ہیں۔ اللہ اور رسول کی باتوں پر کسی کو یقین ہی نہیں ہے۔ دراصل ان افعال و نظریات میں سب سے آگے بڑھے ہوئے یہود و نصاریٰ، کمیونسٹ اور دھریہ لوگ ہیں۔ جن کے لئے دولت و دنیا کے دروازے کھول دیئے گئے ہیں۔ جن کے لئے جنت کے دروازے بند اور جہنم کے دروازے کھلے ہیں۔ مسلمان بھی انکی پیروی میں ان تک اور ان کے انجام تک پہنچنے کی فکر میں ہیں۔ ان گمراہ کن اقوام کی کوشش بھی یہی ہے کہ ہر ایک شخص اور ہر ایک قوم ان کی ہمخیال و مقلد بن جائے۔ اس مقصد کے لئے انہوں نے طرح طرح کے جال بچھائے ہوئے ہیں۔ یہاں تک کہ مسلمانوں کو دین سے مرتد کرنے کے لئے ان میں سے ہی اپنے ایجنٹ مقرر کئے ہوئے ہیں۔ جن میں سے بعض کو دین سے بالکل مرتد کرکے اپنا پٹھو بنا کر نبی یا امام یا مذہبی لیڈر بنائے ہوئے ہیں۔

Marfat.com

غرض یہ کہ طرح طرح کی تحریکیں پیدا کرنے کے لئے بعض کو کلام اللہ شریف کی ترمیم اور غلط تحریف میں لگا دیا۔ بعض کو اقوال نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی احادیث شریف کو جھٹلانے اور بعض کو آئمہ الحق اولیاء اللہ کے ہاتھوں دین اسلام کے مقرر کردہ معیار کو باطل و منسوخ قرار دینے کی تحریک میں لگایا ہوا ہے۔

غرض یہ کہ مسلمانوں میں افراتفری، غلط رسم و رواج، عیش و عشرت، آزادی و دھریت اور دین سے نفرت پیدا کرنے والی وہ غیر اقوام ہیں جو مسلمانوں کے دینی و اخلاقی دشمن ہیں۔ جو مسلمان کا اپنے اصلی سادہ روپ میں زندگی بسر کرنا ہرگز پسند و برداشت نہیں کر سکتیں۔ افسوس کہ مسلمان ان حقائق کو سمجھنے سے بے حد عاقل ہیں۔

مذکورہ بالا چند مثالوں، ذیل میں درج شدہ ارشادات باری تعالیٰ اور فرامین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مطالعہ کریں۔ ان پر غور کریں اور عمل پیرا ہوں۔ دیگر اخوان المسلمین کو سمجھانے کی بھی حتی الامکان کوشش کریں۔ ذیل میں ارشاد باری و فرمان رسول مفصل مذکور ہیں ان کا مطالعہ کریں اور ان سے نصیحت حاصل کریں اور دوسرے برادران اسلام و اہل و عیال کو سمجھانے میں حتی الامکان کسر نہ چھوڑیں۔

فقط دعاگو

میر عزیز اللہ

وَاللّٰہُ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ

اللہ جسے چاہتا ہے سیدھے راستے کی طرف ہدایت کرتا ہے۔

Marfat.com

وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلَى النَّارِ فَقَالُوْا يٰلَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِاٰيٰتِ رَبِّنَا
کاش کہ آپ دیکھتے جبکہ یہ دوزخ پر لا کر کھڑے کئے جائیں گے اور کہیں گے کیا اچھا ہوتا کہ ہم واپس لوٹائے جاتے اور اپنے رب کی آیتوں
وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ بَلْ بَدَا لَهُمْ مَّا كَانُوْا يُخْفُوْنَ مِنْ قَبْلُ ۭ وَ
کو جھٹلاتے۔ اور ایماندار بن جاتے۔ حقیقت یہ ہے کہ جسے یہ پہلے چھپا رہے تھے۔ وہ ان کے سامنے آگئی بالفرض اگر یہ
لَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝ وَقَالُوْٓا اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا
واپس بھیجے دیئے جائیں تو بھی یقیناً یہ پھر وہی کریں گے جس سے منع کئے گئے ہیں۔ بیشک یہ جھوٹے لوگ ہیں۔ کہتے ہیں کہ بجز ہماری اس
الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ۝ وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلٰي رَبِّهِمْ ۭ قَالَ اَلَيْسَ
زندگانی دنیا کے اور کچھ بھی نہیں۔ اور نہ ہم مرنے کے بعد جلا اٹھائے جانے والے ہیں۔ کاش کہ آپ انہیں اس وقت دیکھتے جبکہ یہ اپنے رب کے سامنے کھڑے
هٰذَا بِالْحَقِّ ۭ قَالُوْا بَلٰي وَرَبِّنَا ۭ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝
کئے جائیں گے اللہ تعالیٰ فرمائیگا۔ کیا یہ سچ نہیں؟ کہیں گے ہاں ہمارے رب کی قسم سچ ہے۔ فرمائیگا کہ اب تو اپنے کفر کا عذاب چکھو۔
قَالَ ادْخُلُوْا فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ فِي النَّارِ ۭ كُلَّمَا
اللہ تعالیٰ فرمائیگا تم سے پہلے جو امتیں جنوں اور انسانوں کی گذر چکی ہیں ان میں مل کر تم بھی جہنم میں جاؤ۔ جب کبھی جماعت جائیگی وہ دوسری ان جیسی
دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَّعَنَتْ اُخْتَهَا ۭ حَتّٰٓي اِذَا ادَّارَكُوْا فِيْهَا جَمِيْعًا ۙ قَالَتْ اُخْرٰىهُمْ
امت پر لعنت کریگی۔ جب سب کے سب وہاں جمع ہو جائیں گے۔ تو ان میں سے پچھلے اگلوں کی نسبت کہیں گے کہ خدایا ان لوگوں نے ہی
لِاُوْلٰىهُمْ رَبَّنَا هٰٓؤُلَاۗءِ اَضَلُّوْنَا فَاٰتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ ۭ قَالَ لِكُلٍّ
ہمیں گمراہ کیا ہے اب تو تو انہیں آگ کا دوہرا دوہرا
ضِعْفٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ ۝ وَقَالَتْ اُوْلٰىهُمْ لِاُخْرٰىهُمْ فَمَا كَانَ لَكُمْ
عذاب دے جواب ملیگا کہ ہر ایک کیلئے ہی دوہرا ہے لیکن تم نہیں جانتے
عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا
تب کہیں گے کہ تمہیں ہم پر کوئی زیادتی نہیں ہے۔ پس تم اپنے کئے کرتوت کے بدلے عذاب کا مزہ چکھو۔ ہماری آیتوں کو جھٹلانے
بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَاۗءِ وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ
والو اور ان سے اکڑ کر بیٹھنے والو کیلئے نہ تو آسمان کے دروازے کھولے جائیں گے۔ اور نہ وہ جنت میں پہنچ سکیں گے یہاں تک کہ
حَتّٰي يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ ۭ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِيْنَ ۝ لَهُمْ مِّنْ
سوئی کے ناکے میں سے نہ گذر جائے۔ گنہگاروں کو ہم ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں ان کیلئے آگ کا بچھونا ہوگا اور ان کے اوپر

جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ۭ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ۝

سے اوڑھنا بھی آگ ہی کا ہوگا۔ ہم ناانصافوں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں۔

وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ اَفِيْضُوْا عَلَيْنَا مِنَ الْمَاۗءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ

دوزخی لوگ جنتیوں کو پکار کر کہیں گے کہ ہم پر تھوڑا سا پانی ہی بہا دو۔ یا جو کچھ خدا نے تمہیں دے رکھا ہے

اللّٰهُ ۭ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَي الْكٰفِرِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ

اس میں سے ہی کچھ دیدو وہ جواب دیں گے کہ یہ دونوں چیزیں اللہ نے کافروں پر حرام کر دی ہیں۔ جنہوں نے اپنے دین کو

لَهْوًا وَّلَعِبًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ نَنْسٰىهُمْ كَمَا نَسُوْا لِقَاۗءَ

کھیل تماشا بنا رکھا تھا اور جنہیں دنیا کی زندگی نے دھوکا دے رکھا تھا۔ پس آج ہم انہیں قصداً بھلا دیں گے جیسے انہوں

خ يَوْمِهِمْ هٰذَا ۙ وَمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ۝

نے اس دن کی ملاقات کو بھلا رکھا تھا اور ہماری آیتوں سے انکار کرتے تھے۔

سورہ توبہ پ۱۰ يَوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَ

جس دن اس خزانے کو آتش دوزخ میں تپایا جائیگا۔ پھر اس سے ان کی پیشانیاں

ظُهُوْرُهُمْ ۭ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ

اور پہلو اور کمریں داغ دی جائیں گی یہ ہے جسے تم اپنے لئے خزانہ بنا رہے تھے

خ تَكْنِزُوْنَ ۝۳۵

پس اپنے خزانوں کا مزہ چکھو۔

سورہ ہود پ۱۲ فَاَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِي النَّارِ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّشَهِيْقٌ ۝۱۰۶

لیکن جو بدبخت ہوئے وہ دوزخ میں ہوں گے ان کی ایک اور موٹی گدھے جیسی آواز ہوگی

سورہ ابراہیم پ۱۳ مِنْ وَّرَاۗىِٕهٖ جَهَنَّمُ وَيُسْقٰى مِنْ مَّاۗءٍ صَدِيْدٍ ۝۱۶ يَّتَجَرَّعُهٗ وَلَا

اس کے سامنے دوزخ ہے جہاں وہ پیپ کا پانی پلایا جائیگا جسے بمشکل گھونٹ گھونٹ پیئے گا۔ پھر

يَكَادُ يُسِيْغُهٗ وَيَاْتِيْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ۭ وَ

بھی اسے گلے میں نہ اتار سکے گا ہر جگہ سے موت آتی دکھائی دے گی لیکن وہ مرنے والا نہیں پھر اس کے

خ مِنْ وَّرَاۗىِٕهٖ عَذَابٌ غَلِيْظٌ ۝

پیچھے بھی سخت عذاب ہے۔

Marfat.com

سورۃ الحج پارہ ۱۷

هٰذٰنِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ ۚ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ
یہ دونوں اپنے رب کے بارے میں اختلاف کرنے والے ہیں پس کافروں کے
ثِيَابٌ مِّنْ نَّارٍ ۚ يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِيْمُ ﴿۱۹﴾ يُصْهَرُ بِهٖ
لئے آگ کے کپڑے بریدت کر کاٹے جائیں گے اور ان کے سروں کے اوپر سے سخت گرم پانی کا تڑاڑا
مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ وَالْجُلُوْدُ ﴿۲۰﴾ وَلَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيْدٍ ﴿۲۱﴾ كُلَّمَا
بہایا جائیگا۔ جس سے ان کے پیٹ کی سب چیزیں اور کھالیں گلادی جائیں گی۔ اور ان کی سزا کے لئے وہ
اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ اُعِيْدُوْا فِيْهَا ۗ وَذُوْقُوْا عَذَابَ
کے ہتھوڑے ہیں۔ یہ جب بھی وہاں سے وہاں کے غم سے نکلکر بھاگنے کا ارادہ کرینگے وہیں
الْحَرِيْقِ ﴿۲۲﴾ ع
لوٹا دیئے جائیں گے۔ جلنے کا عذاب چکھتے رہو۔

سورۃ الشعراء پارہ ۱۹

وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ﴿۹۰﴾ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِلْغٰوِيْنَ ﴿۹۱﴾ وَقِيْلَ
پرہیزگاروں کیلئے جنت بالکل نزدیک لادی جائے گی اور گمراہ لوگوں کے لئے جہنم ظاہر کردی جائے گی اور
لَهُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ﴿۹۲﴾ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ هَلْ يَنْصُرُوْنَكُمْ
اور ان سے پوچھا جائیگا کہ جن کی تم پوجا کرتے رہے کہاں ہیں وہ۔ جو اللہ کے سوا تھے کیا وہ تمہاری مدد کرتے ہیں یا کوئی
اَوْ يَنْتَصِرُوْنَ ﴿۹۳﴾ فَكُبْكِبُوْا فِيْهَا هُمْ وَالْغَاوٗنَ ﴿۹۴﴾ وَجُنُوْدُ اِبْلِيْسَ
بدلہ لے سکتے ہیں۔ اب تو وہ سب اور کل گمراہ لوگ جہنم میں اوندھے ڈالدیئے جائیں گے۔ اور ابلیس کے تمام کے تمام
اَجْمَعُوْنَ ﴿۹۵﴾ قَالُوْا وَهُمْ فِيْهَا يَخْتَصِمُوْنَ ﴿۹۶﴾ تَاللّٰهِ اِنْ كُنَّا لَفِيْ ضَلٰلٍ
لشکر بھی وہاں آپس میں لڑتے جھگڑتے ہوئے کہیں گے کہ قسم خدا کی ہم تو یقیناً کھلی گمراہی میں تھے جب کہ تمہیں رب العلمین
مُّبِيْنٍ ﴿۹۷﴾ اِذْ نُسَوِّيْكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۸﴾ وَمَآ اَضَلَّنَآ اِلَّا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۹۹﴾
کے برابر سمجھ بیٹھے تھے اور ہمیں تو سوائے بڑے مجرموں کے اور کسی نے گمراہ نہیں کیا تھا۔ اب تو ہمارا کوئی سفارشی بھی
فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِيْنَ ﴿۱۰۰﴾ وَلَا صَدِيْقٍ حَمِيْمٍ ﴿۱۰۱﴾ فَلَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً
نہیں اور نہ کوئی سچا غمخوار دوست۔ اگر کاش کہ ہمیں ایک مرتبہ دوبارہ جانا ملتا۔ تو ہم پکے سچے
فَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰۲﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ
مومن بن جاتے۔ یہ ماجرا یقیناً ایک زبردست نشان ہے۔ ان میں کے اکثر لوگ ایمان لانے

Marfat.com

مُّؤْمِنِيْنَ ۝ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝

کے نہیں۔ یقیناً تیرا پروردگار ہی غالب مہربان ہے۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ ۚ لَا يُقْضٰى عَلَيْهِمْ فَيَمُوْتُوْا وَلَا

اور جن لوگوں نے کفر کیا انھیں کیلئے جہنم کی آگ ہے نہ ان کا کام تمام کیا جائے کہ وہ مرجائیں اور نہ ان سے کسی طرح کا عذاب

يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِّنْ عَذَابِهَا ۚ كَذٰلِكَ نَجْزِيْ كُلَّ كَفُوْرٍ ۝ وَهُمْ

ہلکا کیا جائے ہم ہر ناشکرے کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں وہ اس میں چلاتے ہوں گے کہ اے ہمارے پروردگار تو ہمیں نکالدے

يَصْطَرِخُوْنَ فِيْهَا رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ ۚ

تو ہم اچھے عمل کریں گے برخلاف ان کے جو ہم کرتے رہے کیا ہم نے تمہیں اتنی عمر نہ دے رکھی تھی کہ نصیحت حاصل کرنیوالے اس

اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَآءَكُمُ النَّذِيْرُ ۚ

میں نصیحت حاصل کرلیں اور تمہارے پاس ڈرسنانے والے بھی آئے تھے اب مزہ چکھو گناہگاروں۔

فَذُوْقُوْا فَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ ۝

کا کوئی بھی مددگار نہیں۔

اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝

اپنے کفر کا بدلہ پانے کے لئے آج اس میں داخل ہوجاؤ۔

اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِيْٓ اَصْلِ الْجَحِيْمِ ۝ طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ ۝

جو درخت جہنم کی جڑ میں سے نکلتا ہے۔ جسکے خوشے شیطانوں کے سروں جیسے

فَاِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ۝ ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ

ہوتے ہیں۔ جہنمی اسی درخت کو کھائیں گے اور اسی سے پیٹ بوجھل کریں گے۔ پھر اس پر گرم

عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ ۝ ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَاِلَى الْجَحِيْمِ ۝ اِنَّهُمْ

جلتے جلتے پانی کی ملنی ہوگی۔ پھر ان سب کا لوٹنا جہنم کی آگ کے ڈھیر کی طرف ہوگا یقین مانو کہ

اَلْفَوْا اٰبَآءَهُمْ ضَآلِّيْنَ ۝ فَهُمْ عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ يُهْرَعُوْنَ ۝

انہوں نے اپنے باپ دادا کو بہکا ہوا پایا۔ اور یہ انہی کے نشانِ قدم پر دوڑے بھاگے چلتے رہے۔

وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ اَكْثَرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا فِيْهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ۝ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ

یہ تو ہوئی جزا یاد رکھو کہ سرکشوں کیلئے بڑی بری جگہ ہے جو دوزخ ہے جس میں وہ جائیں گے۔ آہ کیا ہی برا

الْمِهَادُ ﴿۵۶﴾ هٰذَا فَلْيَذُوقُوهُ حَمِيمٌ وَّغَسَّاقٌ ﴿۵۷﴾ وَّآخَرُ مِنْ شَكْلِهٖٓ اَزْوَاجٌ ﴿۵۸﴾

بچھونا ہے - یہ ہے - پس اسے چکھیں گرم پانی اور پیپ اور کچھ اور اسی طرح کی چیزیں یہ ایک قوم ہے جو

هٰذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ ۚ لَا مَرْحَبًۢا بِهِمْ ۚ اِنَّهُمْ صَالُوا النَّارِ ﴿۵۹﴾

تمہارے ساتھ آگ میں جانیوالی ہے - انہیں خوشی اور کشادگی نہ ہو - یہی تو جہنم میں جانیوالے ہیں -

قَالُوْا بَلْ اَنْتُمْ ۖ لَا مَرْحَبًۢا بِكُمْ ۚ اَنْتُمْ قَدَّمْتُمُوْهُ لَنَا ۚ فَبِئْسَ الْقَرَارُ ﴿۶۰﴾

وہ کہیں گے بلکہ تم ہی ہو کہ تمہیں خوشی نہ ہو - تم ہی نے تو اسے پہلے ہی سے ہمارے سامنے لا رکھا تھا پس رہنے کی

قَالُوْا رَبَّنَا مَنْ قَدَّمَ لَنَا هٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا ضِعْفًا فِي النَّارِ ﴿۶۱﴾ وَقَالُوْا

بڑی بری جگہ ہے - وہ کہیں گے کہ اے ہمارے رب جس نے کفر کی رسم پہلے سے ہمارے لئے نکالی ہو اس کے حق میں دوزخ کی دوگنی سزا کر دے -

مَا لَنَا لَا نَرٰى رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِّنَ الْاَشْرَارِ ﴿۶۲﴾ اَتَّخَذْنٰهُمْ

جہنمی کہیں گے کیا بات ہے وہ لوگ ہمیں دکھائی نہیں دیتے جنہیں ہم برے لوگوں میں شمار کرتے تھے - کیا ہم نے ہی ان کا مذاق بنا رکھا تھا

سِخْرِيًّا اَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ الْاَبْصَارُ ﴿۶۳﴾ اِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ اَهْلِ

یا ہماری نگاہیں ان سے بہک رہی ہیں ؟ یقین جانو کہ دوزخیوں کا یہ جھگڑا ضرور

النَّارِ ﴿۶۴﴾

ہی ہو گا -

لَهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ۚ ذٰلِكَ

انہیں نیچے اوپر سے آگ کے شعلے مثل سائبان کے ڈھانک رہے ہوں گے - یہی عذاب ہیں جن سے اللہ

يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ عِبَادَهٗ ۚ يٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ ﴿۱۶﴾ اَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ

تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈرا رہا ہے - کہ میرے بندو مجھ سے ڈرتے رہا کرو - بھلا جس شخص پر عذاب کی بات ثابت ہو چکی ہو

كَلِمَةُ الْعَذَابِ ۚ اَفَاَنْتَ تُنْقِذُ مَنْ فِي النَّارِ ﴿۱۷﴾ وَلٰكِنِ الَّذِيْنَ

تو کیا تو اسے جو دوزخ میں ہے چھڑا سکتا ہے ؟ کفاروں کے غرفے

كَفَرُوْا اِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا ۚ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ

ان کی ہانکے جائیں گے جب وہ اس کے پاس پہنچ جائیں گے اس کے دروازے ان کے لئے کھول دیئے جائیں گے اور وہاں کے نگہبان

لَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَتْلُوْنَ عَلَيْكُمْ

ان سے سوال کریں گے کہ کیا تمہارے پاس تم میں سے رسول نہیں آتے تھے ؟ جو تم پر تمہارے رب کی آیتیں پڑھتے تھے اور تمہیں اس دن کی

زمر پ ۲۳، ۲۴

اٰيٰتِ رَبِّكُمْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۭ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنْ
ملاقات سے آگاہ کرتے تھے؟ یہ جواب دیں گے کہ ہاں درست ہے لیکن عذاب کا حکم کافروں
حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝ قِيْلَ ادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ
پر ثابت ہو گیا۔ ان سے کہا جائے گا کہ اب جہنم کے دروازوں
خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝
میں داخل ہو جاؤ۔ جہاں ہمیشگی ہے۔ پس سرکشوں کا ٹھکانا بہت ہی برا ہے۔

وَاِذْ يَتَحَاۗجُّوْنَ فِي النَّارِ فَيَقُوْلُ الضُّعَفٰۗؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا
جبکہ دوزخ میں ایک دوسرے سے جھگڑیں گے تو کمزور لوگ جو تابع تھے تکبر والوں سے جن کے یہ تابع تھے کہیں گے
لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا نَصِيْبًا مِّنَ النَّارِ ۝ قَالَ الَّذِيْنَ
کہ ہم تو تمہارے پیرو تھے تو کیا اب تم ہم سے اس آگ کا کوئی حصہ ہٹا سکتے ہو۔؟ وہ بڑے لوگ جواب دینگے
اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُلٌّ فِيْهَآ ۙ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ ۝ وَقَالَ
کہ ہم تو سبھی سب اس آگ میں ہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ بندوں کے درمیان فیصلے کر چکا ہے۔ تمام جہنمی مل کر جہنم کے داروغوں
الَّذِيْنَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا
سے کہیں گے کہ تم ہی اپنے پروردگار سے دعا کرو کہ وہ کسی دن تو ہمارے عذاب میں کمی کر دے۔ وہ
مِّنَ الْعَذَابِ ۝ قَالُوْٓا اَوَلَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۭ
جواب دیں گے کہ کیا تمہارے پاس تمہارے رسول معجزے لے کر نہیں آتے تھے۔ یہ کہیں گے کہ ہاں
قَالُوْا بَلٰى ۭ قَالُوْا فَادْعُوْا ۚ وَمَا دُعٰۗؤُا الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ۝ ثُمَّ قِيْلَ
آتے تھے تو وہ کہیں گے کہ پھر تم ہی دعا کرو۔ اور کافروں کی دعا محض بے اثر اور بے راہ ہے پھر ان سے پوچھا
لَهُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ۝ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ قَالُوْا ضَلُّوْا
جائیگا کہ جنھیں تم شریک کرتے تھے وہ کہاں ہیں؟ جو خدا کے سوا تھے۔ کہیں گے کہ وہ تو ہم سے بہک گئے
عَنَّا بَلْ لَّمْ نَكُنْ نَّدْعُوْا مِنْ قَبْلُ شَيْـــًٔا ۭ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ الْكٰفِرِيْنَ ۝
بلکہ ہم تو اس سے پہلے کسی کو پکارتے ہی نہ تھے۔ اللہ تعالیٰ کافروں کو اسی طرح گمراہ کرتا ہے۔
ذٰلِكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَفْرَحُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ
یہ بدلہ ہے اس چیز کا جو تم زمین میں ناحق پھولے نہ سماتے تھے۔ اور بے جا اتراتے

تَمْرَحُوْنَ ﴿۷۵﴾ اُدْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى

پھرتے تھے ۔ اب آؤ جہنم میں ہمیشہ رہنے کے لئے اس کے دروازوں میں چلے

الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۷۶﴾

جاؤ کیا ہی بُری اور ذلیل جگہ ہے تکبر کرنے والوں کی ۔

وَيَوْمَ يُحْشَرُ اَعْدَآءُ اللّٰهِ اِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿۱۹﴾ حَتّٰٓى اِذَا مَا جَآءُوْهَا

جس دن دشمنان خدا دوزخ کی طرف لائے جائیں گے اور ان سب کو جمع کر دیا جائیگا ۔ یہانتک کہ جب بالکل

شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَاَبْصَارُهُمْ وَجُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا

جہنم کے پاس آجائیں گے ۔ ان پر ان کے کان اور آنکھیں اور ان کی کھالیں ان کے اعمال کی گواہی دینگے ۔

يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا ۭ قَالُوْٓا

یہ اپنی کھالوں سے کہیں گے کہ تم نے ہمارے خلاف شہادت کیوں دی ؟ وہ جواب دیں گی کہ ہم کو اس خدا

اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَّهُوَ خَلَقَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّاِلَيْهِ

نے قوت گویائی عطا فرمائی جس نے ہر چیز کو بولنے کی طاقت بخشی ہے اسی نے تمہیں اول مرتبہ پیدا کیا اور اسی

تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ

کی طرف تم سب لوٹائے جاؤ گے ۔ تم اپنی بد اعمالیاں کچھ پوشیدہ تو رکھتے ہی نہ تھے کہ تم پر تمہارے کان اور

وَلَآ اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ

تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھالیں گواہی دیں ۔ ہاں تم یہ سمجھتے تھے کہ اللہ جو کچھ بھی کرتے ہو اس میں سے بہت

كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِيْ ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ

سے اعمال سے خدا بے خبر ہے تمہاری اسی بدگمانی نے جو تم نے اپنے رب سے کر رکھی تھی تمہیں ہلاک کر دیا اور

اَرْدٰىكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۲۳﴾ فَاِنْ يَّصْبِرُوْا فَالنَّارُ مَثْوًى

آخر تم زیاں کاروں میں ہو گئے ۔ اب اگر یہ صبر کریں تو بھی ان کا ٹھکانا جہنم

لَّهُمْ ۚ وَاِنْ يَّسْتَعْتِبُوْا فَمَا هُمْ مِّنَ الْمُعْتَبِيْنَ ﴿۲۴﴾

ہی ہے اور اگر یہ عذر معافی کے خواستگار ہوں تو بھی معذور معاف نہیں رکھے جائیں گے

اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ عَذَابِ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ﴿۲۵﴾ لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَ

بیشک گنہگار لوگ عذاب دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے یہ عذاب کبھی بھی ان سے کم نہ کیا جائیگا

Marfat.com

هُمْ فِيهَا مُبْلِسُونَ ﴿٧٥﴾ وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ وَلَٰكِن كَانُوا هُمُ الظَّالِمِينَ ﴿٧٦﴾
اور وہ اسی میں مایوس پڑے رہیں گے اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ یہ خود ہی ظالم تھے اور پکار پکار کر کہیں گے
وَنَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ ۖ قَالَ إِنَّكُم مَّاكِثُونَ ﴿٧٧﴾ لَقَدْ
کہ اے مالک تیرا رب ہمارا کام ہی تمام کر دے۔ وہ کہیگا کہ تمہیں تو ہمیشہ رہنا ہے۔
جِئْنَاكُم بِالْحَقِّ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كَارِهُونَ ﴿٧٨﴾ إِنَّ شَجَرَتَ
ہم تمہارے پاس حق لے آتے لیکن تم میں کے اکثر لوگ حق سے نفرت رکھنے والے ہیں۔
الزَّقُّومِ ﴿٤٣﴾ طَعَامُ الْأَثِيمِ ﴿٤٤﴾ كَالْمُهْلِ يَغْلِي فِي الْبُطُونِ ﴿٤٥﴾
بیشک زقوم کا درخت گنہگاروں کا کھانا ہے۔ جو مثل تلچھٹ کے ہے اور پیٹ میں کھولتا رہتا ہے۔
كَغَلْيِ الْحَمِيمِ ﴿٤٦﴾ خُذُوهُ فَاعْتِلُوهُ إِلَىٰ سَوَاءِ الْجَحِيمِ ﴿٤٧﴾ ثُمَّ صُبُّوا فَوْقَ
مثل تیز گرم پانی کھولنے کے اسے پکڑو پھر گھسیٹتے ہوئے بیچ جہنم تک پہنچاؤ۔ پھر اس کے
رَأْسِهِ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيمِ ﴿٤٨﴾ ذُقْ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْكَرِيمُ ﴿٤٩﴾
سر پر سخت گرم پانی کا عذاب بہاؤ۔ چکھتا رہ تو بڑا ذی عزت اور بڑے اکرام والا تھا
إِنَّ هَٰذَا مَا كُنتُم بِهِ تَمْتَرُونَ ﴿٥٠﴾
یہ وہی چیز ہے جس میں تم شک کیا کرتے تھے۔
يَوْمَ نَقُولُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَأْتِ وَتَقُولُ هَلْ مِن مَّزِيدٍ ﴿٣٠﴾
جس دن ہم دوزخ سے پوچھیں گے کیا تو بھر چکی؟ وہ جواب دیگی کیا کچھ اور زیادہ بھی ہے۔
يُعْرَفُ الْمُجْرِمُونَ بِسِيمَاهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِي وَالْأَقْدَامِ ﴿٤١﴾
گنہگار صرف حلیے سے ہی پہچان لئے جائیں گے اور ان کی پیشانیوں کے بال اور قدم پکڑ لئے جائیں گے کیا پھر بھی تم اپنے
فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٤٢﴾ هَٰذِهِ جَهَنَّمُ الَّتِي يُكَذِّبُ
رب کی کسی نعمت کا انکار کر سکتے ہو۔ یہ ہے وہ جہنم جسے مجرم جھوٹا جانتے تھے۔ اس
بِهَا الْمُجْرِمُونَ ﴿٤٣﴾ يَطُوفُونَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيمٍ آنٍ ﴿٤٤﴾ فَبِأَيِّ
کے کھولتے ہوئے گرم پانی کے درمیان چکر کھائیں گے۔ پھر تم اپنے
آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٤٥﴾
رب کی کونسی نعمت کو جھٹلاتے ہو؟

وَاَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ﴿۴۱﴾ فِیْ سَمُوْمٍ وَّحَمِیْمٍ ﴿۴۲﴾ وَّظِلٍّ مِّنْ
اور بائیں ہاتھ والے کیا ہیں بائیں ہاتھ والے۔ گرم ہوا اور گرم پانی میں۔ اور سیاہ دھوئیں
یَّحْمُوْمٍ ﴿۴۳﴾ لَّا بَارِدٍ وَّلَا کَرِیْمٍ ﴿۴۴﴾ اِنَّهُمْ کَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ
کے سائے میں۔ جو نہ ٹھنڈا ہے نہ عزت والا۔ بیشک اس سے پہلے یہ لوگ بہت نازوں میں پلے
مُتْرَفِیْنَ ﴿۴۵﴾ وَکَانُوْا یُصِرُّوْنَ عَلَی الْحِنْثِ الْعَظِیْمِ ﴿۴۶﴾ وَکَانُوْا یَقُوْلُوْنَ
ہوتے تھے۔ اور بڑے بڑے گناہوں پر مداومت کرتے تھے۔ اور کہتے تھے کیا جب ہم
اَئِذَا مِتْنَا وَکُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿۴۷﴾ اَوَاٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ﴿۴۸﴾
مر جائیں گے اور مٹی اور ہڈی ہو جائیں گے۔ تو کیا ہم پھر دوبارہ کھڑے کئے جائیں گے؟ اور کیا ہمارے اگلے باپ
قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ ﴿۴۹﴾ لَمَجْمُوْعُوْنَ ۙ اِلٰی مِیْقَاتِ یَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۵۰﴾
دادا بھی۔ آپ کہیں کہ یقیناً سب اگلے اور پچھلے۔ البتہ جمع کئے جائیں گے ایک مقرر دن کے وقت
ثُمَّ اِنَّکُمْ اَیُّهَا الضَّآلُّوْنَ الْمُکَذِّبُوْنَ ﴿۵۱﴾ لَاٰکِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ
پھر تم اے گمراہ لوگو جھٹلانے والو۔ البتہ کھانے والے ہو درخت تھور کا۔ اور
زَقُّوْمٍ ﴿۵۲﴾ فَمَالِئُوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿۵۳﴾ فَشٰرِبُوْنَ عَلَیْهِ مِنَ الْحَمِیْمِ ﴿۵۴﴾
اسی سے پیٹ بھرنے والے ہو۔ پھر اس پر گرم کھولتا پانی پینے والے
فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْهِیْمِ ﴿۵۵﴾ هٰذَا نُزُلُهُمْ یَوْمَ الدِّیْنِ ﴿۵۶﴾
ہو۔ پھر پینے والے بھی پیاس سے اونٹوں کی طرح۔ قیامت کے دن ان کی مہمانی یہ ہے۔
یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَکُمْ وَاَهْلِیْکُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَ
اے ایمان والو تم اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ۔ جس کا ایندھن انسان ہیں اور پتھر
الْحِجَارَةُ عَلَیْهَا مَلٰٓئِکَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا یَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَیَفْعَلُوْنَ
جس پر سخت دل مضبوط فرشتے مقرر ہیں۔ جنہیں جو حکم اللہ تعالیٰ دیتا ہے اس کی نافرمانی نہیں
مَا یُؤْمَرُوْنَ ﴿۶﴾
کرتے بلکہ جو حکم کیا جاتا ہے بجا لاتے ہیں۔
کَلَّا وَالْقَمَرِ ﴿۳۲﴾ وَالَّیْلِ اِذْ اَدْبَرَ ﴿۳۳﴾ وَالصُّبْحِ اِذَآ اَسْفَرَ ﴿۳۴﴾ اِنَّهَا لَاِحْدَی
ہرگز نہیں۔ قسم ہے چاند کی۔ اور رات کی جب وہ پیچھے ہٹے اور صبح کی جب کہ روشن ہو جائے

الْكُبَرِ ﴿۳۵﴾ نَذِيرًا لِّلْبَشَرِ ﴿۳۶﴾ لِمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ أَنْ يَتَقَدَّمَ أَوْ يَتَأَخَّرَ ﴿۳۷﴾ جہنم
کہ یقیناً جہنم بڑی چیزوں میں سے ایک ہے۔ بنی آدم کو ڈرانے والی۔ یعنی اے جو تم میں سے
كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِينَةٌ ﴿۳۸﴾ إِلَّا أَصْحَابَ الْيَمِينِ ﴿۳۹﴾ فِي جَنَّاتٍ تَ
آگے بڑھنا پیچھے ہٹنا چاہے۔ ہر شخص اپنے اعمال میں محبوس اور مبتلا ہے مگر دائیں ہاتھ والے کہ وہ بہشتوں میں
يَتَسَاءَلُونَ ﴿۴۰﴾ عَنِ الْمُجْرِمِينَ ﴿۴۱﴾ مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ ﴿۴۲﴾ قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ
بیٹھے ہوئے گنہگاروں سے سوال کریں گے۔ کہ تمہیں دوزخ میں کس چیز نے ڈالا۔ وہ جواب دیں گے۔
الْمُصَلِّينَ ﴿۴۳﴾ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِينَ ﴿۴۴﴾ وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ ﴿۴۵﴾ وَكُنَّا
کہ ہم نمازی نہ تھے۔ نہ مسکینوں کو کھانا کھلاتے تھے۔ اور ہم بحث کرنے والے لکاریوں کا ساتھ دیکر بحث ومباحثہ
نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّينِ ﴿۴۶﴾ حَتَّىٰ أَتَانَا الْيَقِينُ ﴿۴۷﴾
میں مشغول ہی رہا کرتے تھے۔ اور جزا وسزا کے دن کو بھی ہم سچا نہیں جانتے تھے۔ یہاں تک کہ ہمیں موت آگئی۔
إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ سَلَاسِلَا وَأَغْلَالًا وَسَعِيرًا ﴿۴۸﴾
یقیناً ہم نے کافروں کیلئے زنجیریں اور طوق اور شعلوں والی آگ تیار کر رکھی ہے۔
انْطَلِقُوا إِلَىٰ مَا كُنْتُمْ بِهِ تُكَذِّبُونَ ﴿۴۹﴾ انْطَلِقُوا إِلَىٰ ظِلٍّ ذِي ثَلَاثِ شُعَبٍ ﴿۵۰﴾
اس دوزخ کی طرف جاؤ جسے تم جھٹلاتے رہے تھے۔ چلو تین شاخوں والے سائے کی طرف۔ جو نہ
لَا ظَلِيلٍ وَلَا يُغْنِي مِنَ اللَّهَبِ ﴿۵۱﴾ إِنَّهَا تَرْمِي بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ﴿۵۲﴾ كَأَنَّهُ جِمَالَتٌ
نہ سایہ دینے والا ہے اور نہ شعلے سے بچا سکتا ہے۔ یقیناً دوزخ چنگاریاں پھینکتی ہے۔ جو مثل قلعہ کے
صُفْرٌ ﴿۵۳﴾ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴿۵۴﴾ هَٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُونَ ﴿۵۵﴾ وَلَا يُؤْذَنُ
ہیں۔ گویا کہ وہ زرد اونٹ ہیں۔ آج ان جھوٹ جاننے والوں کی درگت ہے آج کا دن
لَهُمْ فَيَعْتَذِرُونَ ﴿۵۶﴾ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴿۵۷﴾ هَٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ
وہ بول بھی نہ سکیں گے۔ اور نہ انہیں معذرت کی اجازت دی جائے گی۔ آج جھوٹا جاننے والوں
جَمَعْنَاكُمْ وَالْأَوَّلِينَ ﴿۵۸﴾ فَإِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ فَكِيدُونِ ﴿۵۹﴾ وَيْلٌ يَوْ
کی خرابی ہے۔ یہ ہے فیصلے کا دن ہم نے تمہیں اور اگلوں کو سب کو جمع کر لیا ہے۔ پس اگر تم مجھ سے کوئی چال
مَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴿۶۰﴾
چل سکتے ہو تو چل لو۔ وائے ہے اس دن جھٹلانے والوں کے لئے۔

Marfat.com

إِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ﴿٢١﴾ لِّلطَّاغِينَ مَآبًا ﴿٢٢﴾ لَّابِثِينَ فِيهَآ أَحْقَابًا ﴿٢٣﴾ لَّا
بیشک دوزخ گھات کی جگہ ہے۔ سرکشوں کا ٹھکانہ وہی ہے۔ اس میں وہ قرنوں صدیوں تک

يَذُوقُونَ فِيهَا بَرْدًا وَلَا شَرَابًا ﴿٢٤﴾ إِلَّا حَمِيمًا وَغَسَّاقًا ﴿٢٥﴾ جَزَآءً وِفَاقًا ﴿٢٦﴾
پڑے رہیں گے۔ نہ کبھی اس میں ٹھنڈک کا مزہ چکھیں گے نہ پانی کا۔ سوائے گرم پانی اور بہتی پیپ کے۔ ان کو پورا پورا بدلہ ملے گا۔

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُمْتُ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَكَانَ عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِينُ وَأَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوسُونَ غَيْرَ أَنَّ أَصْحَابَ النَّارِ قَدْ أُمِرَ بِهِمْ إِلَى النَّارِ وَقُمْتُ عَلَى بَابِ النَّارِ فَإِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت اسامہ بن زیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا (یعنی شب معراج میں یا خواب میں) جو لوگ جنت میں داخل ہوتے ہیں تو ان میں زیادہ تعداد غریبوں کی دیکھی۔ اور دولت مندوں کو دیکھا کہ ان کو میدان قیامت میں روک لیا گیا ہے لیکن دوزخیوں (یعنی کافروں) کو دوزخ کی طرف لے جانے کا حکم دیدیا گیا ہے۔ پھر میں دوزخ کے دروازے پر کھڑا ہوا اور دیکھا تو دوزخ میں جانے والوں کی زیادہ تعداد عورتوں میں سے تھی۔ (بخاری ومسلم)

دوزخ اور دوزخیوں کا حال

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَارُكُمْ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً قَالَ فُضِّلَتْ عَلَيْهِنَّ بِتِسْعَةٍ وَسِتِّينَ جُزْءًا كُلُّهُنَّ مِثْلُ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ تمہاری دنیا کی آگ دوزخ کی آگ کے ستر ٹکڑوں میں سے ایک ٹکڑا ہے (دوزخ کی آگ دنیا کی آگ سے ستر درجے زیادہ گرمی رکھتی ہے) کہا گیا کہ یا رسول اللہ صلعم دنیا کی آگ

Marfat.com

حَرِّهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ وَفِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ نَارُكُمُ الَّتِي يُوقِدُ ابْنُ آدَمَ وَفِيهَا عَلَيْهَا وَكُلُّهَا بَدَلٌ عَلَيْهِنَّ وَكُلُّهُنَّ

رہی عذاب دینے کے لئے کافی تھی۔ آپؐ نے فرمایا۔ دنیا کی آگوں پر دوزخ کی آگ کو انہتر درجے بڑھایا گیا۔ اور ان انہتر حصوں میں سے ہر ایک حصہ تمہاری دنیا کی آگ کے برابر ہے۔

(بخاری ومسلم)

۳ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتَى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُونَ أَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّونَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے قیامت کے دن دوزخ کو (اس جگہ سے جہاں خداوند تعالےٰ نے اس کو پیدا کیا ہے) لایا جائے گا۔ اس طرح کہ) اس کی ستر باگیں ہونگی۔ اور ہر باگ ستر ہزار فرشتوں کے ہاتھ میں ہوگی اور فرشتے اسے کھینچتے ہوئے لائیں گے (مسلم)

۴ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَهْوَنَ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا مَنْ لَهُ نَعْلَانِ وَشِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ كَمَا يَغْلِي الْمِرْجَلُ مَا يَرَى أَنَّ أَحَدًا أَشَدُّ مِنْهُ عَذَابًا وَإِنَّهُ لَأَهْوَنُهُمْ عَذَابًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت نعمان بن بشیرؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ دوزخیوں میں سب سے ہلکا عذاب جس شخص کو دیا جائے گا۔ اس کو آگ کی جوتیاں پہنائی جائیں گی۔ جن کے اوپر آگ کے تسمے ہوں گے۔ اور ان دونوں چیزوں سے اس کا دماغ کھولنے لگے گا۔ جس طرح دیگ جوش کھاتی ہے۔ وہ شخص اس عذاب کو سخت تر عذاب خیال کریگا۔ حالانکہ وہ سب سے ہلکا عذاب ہوگا۔ (بخاری ومسلم)

۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ مَنْكِبَيِ الْكَافِرِ فِي النَّارِ مَسِيرَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ لِلرَّاكِبِ الْمُسْرِعِ وَفِي رِوَايَةٍ

حضرت ابی ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ دوزخ میں کافر کے دونوں مونڈھوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہوگا جتنا کہ تیز رو سوار کی تین دن کی مسافت ہے

Marfat.com

ضِرْسُ الْكَافِرِ مِثْلُ أُحُدٍ وَغِلَظُ جِلْدِهِ مَسِيرَةُ ثَلٰثٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَذُكِرَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ اشْتَكَتِ النَّارُ إِلٰى رَبِّهَا فِي بَابِ تَعْجِيلِ الصَّلٰوةِ

اور ایک روایت میں یہاں ہے کہ دوزخ میں کافر کا دانت احد پہاڑ کے برابر ہوگا اور اس کے جسم کی کھال تین دن کی مسافت کے برابر موٹی ہوگی اور ابوہریرہؓ کی حدیث اشتکت النار الی ربہا تعجیل صلوٰۃ کے باب میں بیان کی گئی (مسلم)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُوقِدَ عَلَى النَّارِ أَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى احْمَرَّتْ ثُمَّ أُوقِدَ عَلَيْهَا أَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى ابْيَضَّتْ ثُمَّ أُوقِدَ عَلَيْهَا أَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى اسْوَدَّتْ فَهِيَ سَوْدَاءُ مُظْلِمَةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت ابی ہریرہؓ کہتے ہیں۔ کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے۔ دوزخ کی آگ کو ایک ہزار برس جلایا گیا۔ یہاں تک کہ وہ سرخ ہوگئی۔ پھر اس کو ایک ہزار برس تک اور جلایا گیا۔ یہاں تک کہ وہ سفید ہوگئی۔ پھر ایک ہزار برس اور جلایا گیا یہاں تک کہ وہ سیاہ ہوگئی۔ اب وہ سیاہ و تاریک ہے۔ (ترمذی)

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضِرْسُ الْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِثْلُ أُحُدٍ فَخِذُهُ مِثْلُ الْبَيْضَاءِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ مَسِيرَةُ ثَلٰثٍ مِثْلُ الرَّبَذَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ قیامت کے دن کافر کے دانت احد پہاڑ کی مانند ہوں گے۔ اس کی ران بیضاء پہاڑ کے مانند ہوگی اور اس کے بیٹھنے کی جگہ تین میل لمبی ہوگی۔ جیسے مدینہ سے ربذہ (تین میل کے فاصلے پر واقع ہے) (ترمذی)

وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ يُسْقٰى مِنْ مَاءٍ صَدِيدٍ يَتَجَرَّعُهُ قَالَ يُقَرَّبُ إِلٰى فِيهِ فَيَكْرَهُهُ فَإِذَا أُدْنِيَ مِنْهُ شَوَّى وَجْهَهُ وَوَقَعَتْ فَرْوَةُ رَأْسِهِ فَإِذَا شَرِبَهُ قَطَّعَ أَمْعَاءَهُ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ دُبُرِهِ يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَسُقُوا

حضرت ابی امامہؓ کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلعم نے اس آیت یسقی من ماء صدید یتجرعہ (یعنی دوزخیوں کو دوزخیوں کا زرد پانی پلایا جائے گا۔ جس کو وہ گھونٹ گھونٹ پئیں گے) کے متعلق فرمایا۔ یہ پانی دوزخیوں کے منہ کے قریب لایا جائے گا جس سے

Marfat.com

مَاءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَاءَهُمْ وَيَقُوْلُ وَاِنْ يَسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ بِئْسَ الشَّرَابُ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

وہ منہ بنائیں گے۔ پھر جب اس پانی کو منہ میں ڈالا جائے گا۔ تو اس کے منہ کو بھون ڈالے گا۔ اور اس کے سر کی کھال گر پڑے گی۔ پھر جب وہ پانی پیٹ میں جائے گا تو آنتوں کو پارہ پارہ کردے گا۔ یہاں تک کہ وہ آنتیں پاخانے کے مقام سے نکل جائیں گی۔ چنانچہ خداوند تعالےٰ فرماتا ہے۔ اور دوزخیوں کو گرم پانی پلایا جائے گا جو ان کی آنتوں کو پاش پاش کردیگا۔ اور خداوند تعالیٰ فرماتا ہے اگر دوزخی پانی کیلئے فریاد کریں گے تو ان کی فریاد رسی اگلا پانی سے کی جائے گی۔ جو تلچھٹ کی مانند ہوگا جو منہ کو بھون ڈالے گا۔ اور یہ پانی بہت بُری پینے کی چیز ہے۔ (ترمذی)

۹ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ دَلْوًا مِنْ غَسَّاقٍ يُهْرَاقُ فِي الدُّنْيَا لَاَنْتَنَ اَهْلَ الدُّنْيَا

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابی سعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے اگر اس زرد پانی کا ایک ڈول جو دوزخیوں کے زخموں سے جاری ہوگا دنیا میں ڈال دیا جائے تو دنیا کے سارے آدمی سڑ جائیں۔ (ترمذی)

۱۰ وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اَبْكُوْا فَاِنْ لَمْ تَسْتَطِيْعُوْا فَتَبَاكَوْا فَاِنَّ اَهْلَ النَّارِ يَبْكُوْنَ فِي النَّارِ حَتّٰى تَسِيْلَ دُمُوْعُهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ كَاَنَّهَا جَدَاوِلُ حَتّٰى يَنْقَطِعَ الدُّمُوْعُ فَتَسِيْلُ الدِّمَاءُ فَتَقَرَّحُ الْعُيُوْنُ فَلَوْ اَنَّ سُفُنًا اُرْسِلَتْ فِيْهَا لَجَرَتْ

(رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے۔ لوگو! (خدا کے خوف سے) روؤ اگر نہ رو سکو تو بہ تکلف روؤ۔ اس لئے کہ دوزخی دوزخ کے اندر روئیں گے۔ اور ان کے آنسو ان کے رخساروں پر اسطرح بہیں گے گویا کہ وہ نالیاں ہیں۔ پھر آنسو ختم ہوجائیں گے۔ اور خون جاری ہوگا اور آنکھوں کو زخمی کردے گا۔ اگر ان کے آنسوؤں میں کشتی جاری کی جائے۔ تو البتہ وہ چل نکلے۔

(شرح السنۃ)

۱۱ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

حضرت ابی دارداءؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُلْقٰی عَلٰی اَھْلِ
النَّارِ الْجُوْعُ فَیَعْدِلُ مَا ھُمْ فِیْہِ مِنَ
الْعَذَابِ فَیَسْتَغِیْثُوْنَ فَیُغَاثُوْنَ بِطَعَامٍ
مِنْ ضَرِیْعٍ لَا یُسْمِنُ وَلَا یُغْنِیْ مِنْ
جُوْعٍ فَیَسْتَغِیْثُوْنَ بِالطَّعَامِ فَیُغَاثُوْنَ
بِطَعَامٍ ذِیْ غُصَّۃٍ فَیَذْکُرُوْنَ اَنَّھُمْ
کَانُوْا یُجِیْزُوْنَ الْغُصَصَ فِی الدُّنْیَا
بِالشَّرَابِ فَیَسْتَغِیْثُوْنَ بِالشَّرَابِ فَیُرْفَعُ
اِلَیْھِمُ الْحَمِیْمُ بِکَلَالِیْبِ الْحَدِیْدِ
فَاِذَا دَنَتْ مِنْ وُجُوْھِھِمْ شَوَتْ
وُجُوْھَھُمْ فَاِذَا دَخَلَتْ بُطُوْنَھُمْ
قَطَّعَتْ مَا فِیْ بُطُوْنِھِمْ فَیَقُوْلُوْنَ
ادْعُوْا خَزَنَۃَ جَھَنَّمَ فَیَقُوْلُوْنَ
اَلَمْ تَکُ تَاْتِیْکُمْ رُسُلُکُمْ
بِالْبَیِّنٰتِ قَالُوْا بَلٰی قَالُوْا فَادْعُوْا وَمَا
دُعَاءُ الْکٰفِرِیْنَ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ قَالَ
فَیَقُوْلُوْنَ ادْعُوْا مَالِکًا فَیَقُوْلُوْنَ
یَا مَالِکُ لِیَقْضِ عَلَیْنَا رَبُّکَ قَالَ
فَیُجِیْبُھُمْ اِنَّکُمْ مَاکِثُوْنَ قَالَ
الْاَعْمَشُ بَلَغَنِیْ اَنَّ بَیْنَ دُعَائِھِمْ
وَاِجَابَۃِ مَالِکٍ اِیَّاھُمْ اَلْفَ عَامٍ قَالَ
فَیَقُوْلُوْنَ اُدْعُوْا رَبَّکُمْ فَلَا اَحَدَ
خَیْرٌ مِنْ رَبِّکُمْ فَیَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا غَلَبَتْ
عَلَیْنَا شِقْوَتُنَا وَکُنَّا قَوْمًا ضَالِّیْنَ

نے فرمایا ہے۔ دوزخی سخت بھوک میں مبتلا
کئے جائیں گے اور بھوک کا یہ عذاب اس
عذاب کے مساوی ہوگا جس میں وہ دوزخی پہلے
سے گرفتار ہوں گے پھر وہ بھوک کی شدت
سے فریاد کریں گے ان کی فریاد کو سنا جائیگا
اور کھانے کے لئے ان کو ضریع دیا جائیگا۔
(ضریع ایک خاردار اور سخت کڑوا گھاس ہے)
یہ کھانا نہ ان کا پیٹ بھرے گا اور نہ انکی بھوک
کو رفع کرے گا۔ وہ دوبارہ فریاد کریں گے
کھانا مانگیں گے ان کی فریاد کو سنا جائے گا اور
ایسا کھانا دیا جائے گا جو گلے میں اٹک جائے گا
یعنی نہ تو پیٹ میں جائے اور نہ منہ سے باہر
آئے پھر ان کو یہ بات یاد آئے گی کہ دنیا کے کھانا
جب کوئی چیز گلے میں اٹک جاتی تھی تو وہ اس کو
پانی سے اتار لیا کرتے تھے۔ وہ پانی کے لئے فریاد
کریں گے اور ان کو زنجیروں سے پکڑ کر پانی پلایا
جائیگا۔ پانی پیٹ کے اندر داخل ہوگا تو پیٹ کی
چیزوں کو پارہ پارہ کر دے گا۔ پھر دوزخی آپس
میں کہیں گے کہ دوزخ کے محافظوں سے دعا
کراؤ (کہ ہمارے عذاب میں تخفیف ہو جائے)
دوزخ کے محافظ ان کی درخواست کو سن کر
کہیں گے کیا تمہارے پاس خدا کے رسولؐ واضح
نشانیاں اور دلائل لیکر نہیں آئے تھے۔ دوزخی
کہیں گے۔ ہاں آئے تھے۔ دوزخ کے محافظ

Marfat.com

رَبَّنَا اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ قَالَ فَيُجِيْبُهُمْ اُخْسَئُوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ قَالَ فَعِنْدَ ذٰلِكَ يَئِسُوْا مِنْ كُلِّ خَيْرٍ وَّعِنْدَ ذٰلِكَ يَاخُذُوْنَ فِي الزَّفِيْرِ وَالْحَسْرَةِ وَالْوَيْلِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَالنَّاسُ لَا يَرْفَعُوْنَ هٰذَا الْحَدِيْثَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

کہیں گے تم خود دعا کرو (یعنی ہم تمہارے لئے دعا نہیں کرتے تم خود اپنے لئے دعا کرو) اور کافروں کی دعا بالکل بے فائدہ اور بے کار ہو گی (یعنی خدا ان کو نہیں سنے گا) پھر دوزخی آپس میں کہیں گے دوزخ کے داروغہ کو بلاؤ۔ چنانچہ وہ دوزخ کے داروغہ (مالک) سے کہیں گے۔ اے مالک تو اپنے پروردگار سے دعا کر کہ وہ ہم کو موت دے۔ دوزخ کا داروغہ کہے گا۔ تم ہمیشہ یہیں اور اسی حال میں رہو گے

اس حدیث کے ایک راوی اعمش رضؓ کا بیان ہے کہ مجھ کو بتایا گیا ہے کہ اور دوزخیوں اور داروغہ دوزخ کے درمیان جو گفتگو ہو گی اس میں ایک ہزار برس گذر جائیں گے پھر دوزخی اس طرف سے مایوس ہو کر آپس میں کہیں گے اپنے پروردگار سے دعا کرو کہ تمہارے پروردگار سے بہتر کوئی نہیں ہے۔ چنانچہ وہ کہیں گے۔ اے ہمارے پروردگار ہماری بدنصیبی ہم پر غالب آ گئی ہے اور ہم گمراہ لوگوں میں سے ہیں۔ اے پروردگار! ہم کو دوزخ سے نکال اگر ہم اس کے بعد بھی کفر کی جانب جائیں تو اپنے اوپر ظلم کرنے والے ہوں گے۔ خداوند تعالیٰ ان کو جواب دے گا۔ دور ہو اور کتوں کی مانند ذلیل و خوار ہو اور آئندہ کبھی مجھ سے بات نہ کرو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کا یہ جواب سن کر وہ ہر بھلائی سے مایوس ہو جائیں گے اور اس کے بعد وہ نالہ و فریاد کرتے رہیں گے اور حسرت و افسوس کے ساتھ عذاب برداشت کرتے رہیں گے۔ (ترمذی)

۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ رَصَاصَةً مِثْلَ هٰذِهٖ وَاَشَارَ اِلٰى مِثْلِ الْجُمْجُمَةِ اُرْسِلَتْ مِنَ السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْضِ وَهِيَ مَسِيْرَةُ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ لَبَلَغَتِ الْاَرْضَ قَبْلَ اللَّيْلِ وَلَوْ اُرْسِلَتْ مِنْ رَاْسِ السِّلْسِلَةِ لَسَارَتْ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے اگر سیسے کے ایک گول ٹکڑے کو جو کھوپڑی کے مانند ہو۔ آسمان سے زمین کی طرف ڈالا جائے جس کا فاصلہ پانچ سو برس کی راہ کا ہے تو وہ ایک رات گذرنے سے پہلے زمین پر پہنچ جائے۔ لیکن اگر اس سیسے کے

Marfat.com

اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ قَبْلَ اَنْ تَبْلُغَ اَصْلَهَا اَوْ قَعْرَهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

ٹکڑے کو اس زنجیر کے کنارے سے چھوڑا جائے۔ جس میں دوزخیوں کو باندھا جائے گا۔ تو چالیس برس تک لڑھکتے رہنے کے باوجود اس کی انتہا یا جڑ تک نہ پہنچے گا۔

(ترمذی)

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي النَّارِ حَيَّاتٍ كَاَمْثَالِ الْبُخْتِ تَلْسَعُ اِحْدٰهُنَّ اللَّسْعَةَ فَيَجِدُ حَمْوَتَهَا اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا وَاِنَّ فِي النَّارِ عَقَارِبَ كَاَمْثَالِ الْبِغَالِ الْمُوْكَفَةِ تَلْسَعُ اِحْدٰهُنَّ اللَّسْعَةَ فَيَجِدُ حَمْوَتَهَا اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا رَوَاهُمَا اَحْمَدُ

حضرت عبداللہ بن حارث بن جزءؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ دوزخ میں بختی اونٹ کے برابر سانپ ہیں۔ یہ سانپ ایک مرتبہ کسی کو کاٹے تو اس کا درد اور زہر چالیس برس تک رہے گا اور دوزخ میں پالان باندھے خچروں کے مانند بچھو ہیں۔ ان کے ایک مرتبہ کاٹنے کا اثر و زہر چالیس سال تک رہے گا۔

(احمد)

اعلیٰ مقام جنّت کی خوبیاں

بَابْ ذیل میں ایمان والوں کی پرخلوص زندگی، سچائی نیز زندگی کے مصائب کے صلہ جنت کے متعلق جن کی نعمتیں اعلیٰ سے اعلیٰ، برتر سے برتر، بے شمار اور نہ ختم ہونے والی ہیں۔ جو رب العزت کے جلوہ فروز ہونے کی جگہ، بے نظیر، بے مثال اور نہایت ہی پاک مقام ہے۔ مفصل تلقین مذکور ہے۔

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ سورۂ آل عمران

اپنے رب کی بخشش کی طرف اور اس جنت کی طرف دوڑو جس کی چوڑائی زمینوں اور آسمانوں کے برابر ہے جو پرہیزگاروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔

وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

ان ایماندار مردوں عورتوں سے اللہ تعالیٰ نے ان جنتوں کا وعدہ فرمایا ہے۔ جنکے نیچے نہریں لہریں لے رہی

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ۭ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ

ہیں۔ جہاں وہ ہمیشہ ہمیش رہنے والے ہیں اور ان صاف ستھرے پاکیزہ محلات کا جو ان ہمیشگی والی

اَكْبَرُ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ (سورۂ توبہ)

جنتوں میں ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی سب سے بڑی چیز ہے۔ یہی زبردست کامیابی ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ۭ

اللہ تعالیٰ نے اپنے ایمان والوں سے ان کی جانیں اور ان کے مال خرید لئے ہیں۔ اس قیمت پر کہ ان

يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَ

کے لئے جنت ہے۔ وہ راہ خدا میں جہاد کرتے ہیں۔ پھر مارتے بھی ہیں اور شہید بھی ہوتے ہیں۔ یہ وعدہ خدا کے

الْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ ۭ وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ

تعالیٰ نے اپنے اوپر واجب کر لیا ہے۔ تورات، انجیل اور قرآن میں بھی۔ اللہ سے زیادہ وعدہ کا پورا کرنے

الَّذِیْ بَایَعْتُمْ بِهٖ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝ سورۂ توبہ
والا اور کون ہو سکتا ہے۔ پس تمہیں اس خرید و فروخت پر خوش ہو جانا چاہیئے جو تم نے کی ہے یہی ہے زبردست کامیابی

وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ۝ فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ۝
اور جو اعلیٰ درجے کے ہیں وہ تو آگے والے ہی ہیں۔ وہ بالکل نزدیکی حاصل کئے ہوئے ہیں آرام

مُتَّكِـِٕیْنَ عَلٰی سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ ۝ یَطُوْفُ عَلَیْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۝
وہ جنتوں میں ہیں۔ تختوں پر ایک دوسرے کے سامنے تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے۔ ان کے پاس ایسے لڑکے جو

بِاَكْوَابٍ وَّاَبَارِیْقَ ۙ وَكَاْسٍ مِّنْ مَّعِیْنٍ ۝ لَّا یُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا
ہمیشہ لڑکے ہی رہیں گے آمد و رفت کریں گے۔ آب خورے اور آفتابے لے کر اور ایسا جام لے کر جو بہتی ہوئی شراب

یُنْزِفُوْنَ ۝ وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا یَتَخَیَّرُوْنَ ۝ وَلَحْمِ طَیْرٍ مِّمَّا یَشْتَهُوْنَ ۝ وَحُوْرٌ
سے پُر ہو، جس سے نہ سر میں درد ہو اور نہ عقل میں فتور آئے اور ایسے میوے کئے ہوئے جو ان کی پسند

عِیْنٌ ۝ كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ ۝ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝ لَا یَسْمَعُوْنَ
کے ہوں اور پرندوں کے گوشت جو انہیں مرغوب ہوں اور گوری گوری بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں۔ جو

فِیْهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِیْمًا ۝ اِلَّا قِیْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ۝
اچھوتے موتیوں کی طرح ہیں۔ یہ صلہ ہے ان کے اعمال کا نہ وہاں بکواس سنیں گے اور نہ گناہ کی بات صرف سلام ہی سلام کی آواز ہوگی

اِنَّ الْاَبْرَارَ یَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا ۝ عَیْنًا یَّشْرَبُ
بے شک نیک لوگ وہ جام پئیں گے جس کی ملونی کافور کی ہے۔ جو ایک چشمہ ہے جس سے اللہ کے بندے

بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ یُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِیْرًا ۝ یُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَیَخَافُوْنَ
پئیں گے۔ اس کی نہریں نکال لے جائیں گے جدھر چاہیں۔ جو نذر پوری کرتے ہیں جس کی برائی چاروں طرف

یَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِیْرًا ۝ وَیُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّهٖ مِسْكِیْنًا وَّیَتِیْمًا
پھیل جانے والی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی محبت میں کھانا کھلاتے ہیں مسکین یتیم اور قیدیوں کو ہم تو

وَّاَسِیْرًا ۝ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِیْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا ۝ سورۂ دھر
تمہیں صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے کھلاتے ہیں نہ تم سے بدلہ چاہتے ہیں نہ شکر گذاری۔

فِیْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ ۝ وَّاَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ ۝ وَّنَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ ۝ وَّ
ان میں اونچے اونچے تخت ہوں گے اور آب خورے رکھے ہوئے ہوں گے اور ایک قطار میں لگے ہوئے

Marfat.com

نَمَارِقُ مَبْثُوثَةٌ ۝ سورۃ الغاشیہ
تکیئے ہوں گے اور مخملی مسندیں پھیلی پڑی ہونگی۔!

فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ:۔

(۱) حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے صبح اور شام کو خداوند تعالیٰ کا ایک بار کا میدان کپڑا اور جو کچھ دنیا کے اندر ہے۔ سب سے بہتر ہے اگر جنتیوں میں سے کسی کی عورت دنیا کی طرف جھانک لے تو مشرق و مغرب کے درمیان روشن کر دے اور ساری فضائے مشرق و مغرب کو خوشبو سے بھر دے اور سر کی اوڑھنی دنیا اور جو کچھ دنیا کے اندر ہے۔ سب سے بہتر ہے۔ (بخاری و مسلم)

(۲) حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جو لوگ جنت میں سب سے پہلے داخل ہوں گے وہ چودھویں رات کے چاند کی مانند ہوں گے اور ان کے بعد جو جماعت داخل ہوگی وہ اس روشن ستارے کی مانند ہوگی جو سورج اور چاند سے کم اور دوسرے ستاروں سے زیادہ روشن ہے اور جنتیوں کے دل ایک شخص کے دل کی مانند ہوں گے۔ یعنی نہ تو ان میں اختلاف ہوگا اور نہ بغض و عداوت اور جنت میں ہر جنتی کی دو بیویاں حور عین میں سے ہوں گی جن کی پنڈلیوں کا گودا، ہڈی اور گوشت نظر آتا ہوگا (یعنی وہ اس قدر حسین ہوں گی) کہ ان کا گودا ہڈیوں اور گوشت کے اندر سے دکھائی دے گا۔ جنتی صبح و شام اللہ تعالیٰ کو یاد کریں گے۔ نہ تو بیمار ہوں گے۔ نہ پیشاب کریں گے نہ پائخانہ پھریں گے نہ تھوکیں گے اور نہ رینٹھ سنکیں گے۔ اور جنتیوں کے برتن سونے چاندی کے ہوں گے۔ ان کی کنگھیاں سونے کی ہونگی۔ ان کی انگیٹھیوں کے ایندھن اگر ہوگا۔ ان کا پسینہ مشک ہوگا اور سارے جنتی ایک شخص کی سیرت و عادت پر ہوں گے اور صورت میں اپنے باپ آدمؑ کی شکل پر اور ان کا قد ساٹھ گز اونچا ہوگا۔

(بخاری و مسلم)

(۳) حضرت سعیدؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جنت میں مرد نشتر مسندوں پر تکیہ لگا کر بیٹھے گا اور یہ صرف ایک پہلو پر ہوں گے۔ دوسرے پہلو پر اور طرح طرح کی مسندیں اور تکیے ہوں گے۔ پھر جنت کی عورتوں میں سے ایک عورت اس کے پاس آئے گی اور اس کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے اس کے کاندھے پر ٹھوکا دیگی۔ مرد اس کی طرف متوجہ ہوگا اور اس کے رخساروں میں جو آئینہ سے زیادہ صاف و روشن ہوں گے اپنا چہرہ دیکھے گا۔ اور اس عورت کا معمولی سا موتی اتنا بیش قیمت ہوگا کہ مشرق و مغرب کے درمیان کو روشن کرے گا۔ یہ عورت اس مرد کو سلام کرے گی اور مرد اس کے

Marfat.com

سلام کا جواب دے گا اور پوچھے گا کہ تو کون ہے؟ عورت کہے گی میں مزید میں سے ہوں۔ (یعنی ان چیزوں میں سے جو جنتیوں کو اپنے پاس سے اور دے گا) اس عورت کے جسم پر ستر کپڑے رنگ برنگے کے ہوں گے۔ جن کے اندر سے اس کا جسم اندر سے نظر آئے گا۔ یہانتک کہ اس کی پنڈلی کا گودا تک بھی دکھائی دے گا۔ اور اس کے سر پر تاج ہوں گے۔ جن کا ایک معمولی موتی مشرق و مغرب کے درمیان کو روشن کر دے گا۔

(احمد)

خلاصہ یہ ہے کہ بندے اللہ تبارک وتعالیٰ کے اس انعام واکرام کا جو اس نے ان پر کیا ہے شکر ادا نہیں کر سکتے اس قدوس وعزیز وپر عظمت ذات کی کتنی ہی تعریف کی جائے لیکن وہ ہر لحاظ سے کم ہے۔ اور پوری نہیں ہو سکتی کوئی سمجھے یا نہ سمجھے۔ لیکن وہ ہر لحاظ سے تعریفوں کے لائق ہے۔ کائنات کی ہر چیز میں اس کی تعریف ہے۔ کائنات میں جو چیز دائیں بائیں، اوپر نیچے اطراف میں پوشیدہ سمائی ہوئی ہیں ان کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا کیا شانِ قدرت ہے۔ جس نے اتنی بڑی زمین پیدا کی۔ جس کے کنارے کا پتہ نہیں چلتا۔ جس کے چپہ چپہ میں انسان بھرے ہوئے ہیں۔ جنکا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ ان انسانوں کے انتظام بہبودی کے لئے ہزاروں بادشاہ، وزراء اور دیگر خلقت سبھی مجبور ہیں۔ لیکن اللہ رب العزت ان تمام کے لئے ضرورت کی ہر چیز زمین سے پیدا کر کے انہیں مہیا فرماتا ہے۔

علاوہ ازیں آدم علیہ السلام کی پیدائش سے لے کر تا قیامت ہزاروں صدیوں کی مخلوق کا اندازہ ہر حال میں ناممکن ہے اگر یہ ساری مخلوق بیک وقت اس زمین پر ہو تو وہ یہاں قطعی طور پر نہیں سما سکتی۔ اسقدر مخلوق کو سمانے کے لئے دو بہت بڑے مقامات پیدا کئے ہیں۔ جہاں یہ ساری کی ساری مخلوق بہ آسانی سما سکتی ہے۔ ان دونوں مقامات کا انتظام اس کی قدرت کاملہ سے خود بخود ہو گا۔ وہ دونوں مقامات جنت وجہنم ہیں۔ اتنے بڑے مقامات کا پیدا کرنا۔ ان میں ساری مخلوق کو سمانا نیز دنیا میں رنگا رنگ اور قسم قسم کے مقاماتِ راحت اور کھانے پینے کی اشیاء کا بلا تکلیف وزحمت پیدا کرنا معمولی سی چیز نہیں ہیں۔ اس کے علاوہ جنت میں ہر مخلوق کے لئے جدا جدا ہر جنتی کو بہت بڑی کشادہ جاگیریں، حور وغلمان، بیویاں، محلات اور سیر وسیاحت کے لئے آزاد جگہیں دنیا اس کی قدرت کے بہت بڑے کرشمے اور کارنامے ہیں۔ اس قدرت کی کیا وصف وتعریف ہو سکتی ہے۔ اگر تمام عمر سر بسجود اس کی ثنا خوانی کی جائے۔ لاکھوں بار اپنے منہ کو دھو کر اسکا نام لیں پھر بھی کم ہے۔ اس کی ذات اقدس ان چیزوں سے بدرجہا بالا ہے اور کئی گنا زیادہ مستحق ہے۔ اس کی قدرتِ کاملہ کے نزدیک ان تمام

Marfat.com

چیزوں کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ اور نہ ہی یہ سب کچھ اس کے لئے کوئی مشکل ہے۔ مگر مخلوق سے جو میں سمجھ کا مادہ ہے ان کے لئے یہ سب کچھ خوف وعبرت کے مقامات ہیں۔ وہ ان باتوں پر غور کر کے پانی پانی اور شرمسار رہتے ہیں۔ انہیں ہر وقت یہ احساس رہتا ہے کہ اگر ہم اس کی نعمتوں کا شکر نہ ادا کر سکے اور اس کی عظمت کو نہ پہچانا تو کہیں ایسا نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کے باعث ہمارے دین و دنیا دونوں تباہ ہو جائیں۔ جس کی وجہ سے اس کی پرنور مقدس ذات کی خوشنودی سے بھی محروم ہونا پڑے۔

اللہ تعالےٰ نے انسان کے خاص وجود میں بھی بہت سی خوبیاں رکھی ہیں۔ دنیا میں اسے قسم قسم کی نعمتیں عنایت کی ہیں۔ اور آخرت کے لئے جنت میں بہت بڑے مقامات، گوناگوں نہایت حسین حور و غلمان اور بیویاں پیدا کی ہیں۔ آخرت کی نعمتیں ایسی ہیں کہ معمولی سی معمولی نعمت کے مقابلے میں ساری دنیا کی زیب وزینت اور خزانے ہیچ ہیں۔ ہر شخص کے لئے ایسے شاہی انتظامات کر رکھے ہیں۔ جو دنیا میں ہفت اقلیم کے بادشاہوں کو نصیب نہیں ہیں۔ جنت کے محلات کی دیواریں موتی وجواہرات سے مزین ہیں۔ جنسے چاند کی مانند نور چمکتا ہے۔ ان کے چاروں طرف سیر و سیاحت کے لئے اتنے کشادہ باغیچے ہیں جن کے کناروں تک نظر کام نہیں کرتی۔ اس تمام باغ کی مٹی عنبر اور کنکریاں موتی وجواہرات ہیں۔ محلات کے نیچے دودھ، شہد، شراب اور مختلف لذیز مشروبات کی نہریں جاری ہیں۔ اہل جنت کو جس چیز کی خواہش ہوگی۔ انہیں دور جانے کی ضرورت نہ پڑے گی۔ باغات ایسے ہیں۔ جن میں انگور، کھجور، سیب انار اور ہر قسم قسم کے پھلوں کے درخت اپنے پھلوں کے گچھے محلات پر لٹکائے ہوئے ہیں۔ جس طرح طبیعت چاہے اہل جنت تخت اور مسہریوں پر ہی پکڑ پکڑ کر کھائیں گے۔ اطراف میں نور سے چمکیلے اور گورے نوجوان غلمان خدمت میں قسم قسم کی نعمتوں کے جام ہاتھوں میں لئے پھریں گے۔ جس چیز کی طبیعت چاہے گی اسی چیز کا جام غلمان کے ہاتھ میں تیار ملے گا۔ مکان میں موتی وجواہرات سے جڑے ہوئے تاج وتخت، مسہریاں، پلنگ اور ریشم واطلس وغیرہ کے ایسے عالی شان لباس ہوں گے۔ جو دنیا میں کسی آنکھ نے نہ دیکھے ہوں گے۔ سیر و تفریح کے لئے ہر قسم کی قوت حاصل ہوگی چاہے مجسم پرواز کریں۔ چاہے تخت پر بیٹھ کر اسے اڑنے کا حکم دیں۔ چاہے جنتی گھوڑوں، اونٹوں اور براقوں پر سواری کریں۔ غرضیکہ جس طرح چاہیں گے عیش وعشرت کی ہر خواہش کو پورا کریں گے۔ مردوں اور عورتوں کو ایسا حسن عنایت ہوگا کہ اگر ان کے جسم کے کسی حصے پر ہاتھ رکھا جائے تو دوسری طرف نظر آئے۔ اگر جنتی مرد یا عورت اس حسن وزینت کو لے کر دنیا میں آئے تو چاند اور سورج کی

Marfat.com

روشنی مانند پڑ جائے اور ان کی خوشبو سے دنیا پر بے ہوشی طاری ہو جائے۔ اس قسم کی خوبصورت عورتیں ایک ہی نہیں بلکہ ایک مرد کو کئی کئی ملیں گی۔ کیا ایسی بادشاہت اور عیش و عشرت کے مقابلے میں کوئی دوسری چیز ہو سکتی ہے۔ یہ غیر فانی نعمتیں اگر بارگاہِ الٰہی سے حاصل نہ ہوں تو ساری دنیا کی طاقتیں بھی کوشش کریں تو ان کا حاصل کرنا قطعی ناممکن ہے۔

یہ قابل غور بات ہے کہ جس شہنشاہِ کل اور عظمت والے پروردگار نے اپنے ذلیل بندوں اور غلاموں کے لئے آخرت کی زندگی کے لئے ایسا عالیشان انتظام کر رکھا ہو۔ کیا اسکا شکریہ ادا ہو سکتا ہے۔؟ اور اس کی بلندی و قدرت کاملہ کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔؟ مگر عقلمندوں اور ایمان رکھنے والوں کے لئے اس جسمانی راحت کی نعمتوں کے علاوہ سب سے بڑی اور بالاتر نعمت وہ روحانی راحت و سکون ہے۔ جو دیدار خداوندی سے حاصل ہوگا۔ جس کی ایک تجلی سے جنت کی تمام نعمتوں، حور و غلمان کی حسن و زینت اور عطر و خوشبو کو بھول جائیں گے۔

تمام جنتیوں کے آپس میں ملاپ کے لئے مقامات سے جدا سیرگاہیں ہوں گی۔ جہاں ہر قسم کی نعمتیں بازاروں کی طرح مہیا ہوں گی۔ تمام جنتی وقت مقررہ پر وہاں ایک دوسرے سے ملاقات کیا کریں گے دیدار الٰہی کے لئے جنت الفردوس اعلیٰ میں ایک خصوصی مقام ہوگا جو تمام جنتوں سے اعلیٰ اور افضل ہے۔ دوسری جنتوں کے حالات اور خوبیوں کا اندازہ لگانے سے ہی عقل قاصر ہے۔ پھر یہ جگہ کسقدر بہتر ہوگی۔ وہاں دیدار الٰہی کے لئے اپنے اپنے درجات کے مطابق وقت مقرر ہوگا جہاں عطر و عنبر سے معطر فرش اور لعل و جواہرات سے مزین تخت و پلنگ بچھے ہوں گے۔ پھر تجلیوں کے وقت ہر شخص کو ایک بہترین قسم کے بادل میں لپیٹ لیا جائے گا۔ کوئی کسی کو دیکھ نہ سکے گا۔ اس میں تجلی ہوتی رہے گی جس سے بندوں پر باوجود جنت کی عالیشان اور پر جلال و پر عظمت نعمتوں کو سہنے کے دیدار الٰہی کی تاب نہ لا کر ایک بے ہوشی چھا جائے گی۔ خداوند عالم سے ایسی ہمکلامی اور ناز و نیاز سے باتیں کرنے کا شرف حاصل ہوگا کہ ہر چیز بھول کر مسرت اور سرور ہی سرور حاصل ہوگا اس وقت لوگ دنیا کے اندر اپنی سابقہ نافرمانیوں پر پچھتائیں گے اور خدا کی بخشش و عنایت کا شکریہ ادا کریں گے۔ اپنی ان گھڑیوں پر خدا کا شکر ادا کریں گے جو دنیا میں خدا کی عبادت اور اس کے راستے میں تکلیف میں کٹی تھیں۔ ہر شخص یہی خواہش کرے گا کہ دنیا میں جا کر خوب اللہ کی عبادت کرے بار بار اس کے راستے میں شہید ہو اور مصائب اٹھائے۔ لیکن خدا کا فیصلہ اٹل ہے اس وقت مہلت ملنا مشکل ہے۔ غرضیکہ وہاں ہر قسم کی نعمت میسر ہے۔

Marfat.com

جنّت ، اس کے طول وعرض اور اسکی نعمتوں کا بیان کرنا تو درکنار بلکہ ان کی مثال دنیا بھی مشکل ہے اگر اس کے لئے دفتر کے دفتر لکھ دیئے جائیں اور ساری عمر ضائع کی جائے لیکن پھر بھی جنت کی نعمتوں کی خوبیاں لکھی نہیں جاسکتیں۔ البتہ اتنا سمجھایا جاتا ہے جس کے سمجھنے میں عقلِ انسانی کام کرے۔ اس کے لئے اللہ اور رسولؐ کے ارشادات بذات خود کفیل ہیں۔

باب ذیل میں ارشادات باری تعالےٰ اور فرامین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مفصل مذکور ہیں انہیں سمجھیں ، ان پر عمل کریں۔ اور دیگر امت المسلمین کو بھی سمجھائیں۔

فقط والسلام

میر عزیز اللہ

وَاللّٰہُ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ

اللہ جسے چاہتا ہے سیدھے راستے کی طرف ہدایت کرتا ہے۔

Marfat.com

وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ كُلَّمَا
سورہ البقرہ پارہ ۱
ایمانداروں اور نیک عمل کرنے والوں کو ان جنتوں کی خوشخبری دو۔ جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ جب کبھی
رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۙ قَالُوْا هٰذَا الَّذِيْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ ۙ وَاُتُوْا بِهٖ
پھلوں کی روزیاں دیئے جائیں گے تو کہیں گے کہ یہ وہی ہے۔ جو ہم سے پہلے دیئے گئے تھے اور
مُتَشَابِهًا ۭ وَلَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۙ وَّهُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝۲۵
ہم شکل لائے جائیں گے اور ان کے لئے بیویاں ہیں۔ صاف ستھری اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔
قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ ۭ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ
سورہ آل عمران پارہ ۳
آپ فرمادیں کہ کیا میں تمہیں اس سے بہتر جنتیں بتاؤں متقیوں والوں کے لئے انکے رب کے پاس جنتیں ہیں جنکے نیچے
تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَاَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ
نہریں بہہ رہی ہیں۔ جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور پاکیزہ بیویاں اور خدا کی رضامندی ہے۔ سب بندے
بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۝۱۵ وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا
اللہ کی نگاہ میں ہیں۔ اپنے رب کی بخشش کی طرف اور اس جنت کی طرف دوڑو جن کی چوڑائی
السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝۱۳۳
زمینوں اور آسمانوں کے برابر ہے جو پرہیزگاروں کیلئے تیار کی گئی ہے۔
اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ
سورہ انعام پارہ ۸
کیا ایک وہ شخص جو مردہ تھا۔ اسے زندہ کردیا اور اسے ایک نور عطا فرمایا جس کے ساتھ وہ لوگوں میں چل پھر رہا
فِي الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ۭ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝۱۲۲
مثل اس شخص کی ہے جس کی حالت یہ ہو کہ اندھیروں میں گھرا ہوا ہو۔ جس سے نکل نہیں سکتا۔ ٹھیک اسی طرح کافروں کیلئے انکے
وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ اَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا
سورہ اعراف پارہ ۸
اعمال خوبصورت کردیئے گئے ہیں۔ جنتی جہنمیوں کو پکار کر کہیں گے کہ ہم سے ہمارے رب کا جو وعدہ تھا ہم نے اسے بالکل سچا پایا
وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ۭ قَالُوْا نَعَمْ ۚ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ بَيْنَهُمْ اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى
کیا تم سے تمہارے رب نے جو وعدہ کیا تھا تم نے بھی اسے سچا پایا وہ جواب دیں گے کہ ہاں، اسی وقت انکے
الظّٰلِمِيْنَ ۝۴۴ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ
درمیان ایک منادی کرے گا کہ ناانصافوں پر خدا کی لعنت ہے جو راہ خدا سے لوگوں کو روکتے رہے اور

كٰفِرُوْنَ ۝ وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ ۚ وَعَلَى الْاَعْرَافِ رِجَالٌ يَّعْرِفُوْنَ كُلًّا بِسِيْمٰهُمْ ۚ
اسے ٹیڑھا کرنے کی کوشش کرتے رہے اور جو آخرت کے بھی منکر ہی رہے۔ ان دونوں کے درمیان ایک آڑ ہے اور
وَنَادَوْا اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ۚ لَمْ يَدْخُلُوْهَا وَهُمْ يَطْمَعُوْنَ ۝
پر کچھ لوگ ہوں گے جو ہر ایک کو ان کے چہروں کے نشان سے پہچانتے ہونگے وہ جنتیوں سے کہیں گے تم پر سلام ہو گو
وَاِذَا صُرِفَتْ اَبْصَارُهُمْ تِلْقَآءَ اَصْحٰبِ النَّارِ ۙ قَالُوْا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ
وہ جنت میں نہیں گئے لیکن انہیں امید ہے۔ اور جب ان کی نگاہیں دوزخیوں کی طرف جا پڑتی ہیں تو کہتے ہیں پروردگار ہمیں
الظّٰلِمِيْنَ ۝
ظالم لوگوں کے ساتھ نہ کر دینا۔

وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ
ان ایماندار مردوں عورتوں سے اللہ تعالیٰ نے اُن جنتوں کا وعدہ فرمایا ہے جن کے نیچے نہریں لہریں لے رہی
فِيْهَا وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ۭ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ۭ
ہیں۔ جہاں وہ ہمیشہ ہمیش رہنے والے ہیں اور ان صاف ستھرے پاکیزہ محلات کا جو ان ہمیشگی والی
ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ
جنتوں میں ہیں اور اللہ کی رضامندی سب سے بڑی چیز ہے یہی زبردست کامیابی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایمان والوں
وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ۭ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ
سے انکی جانیں اور انکے مال خرید لئے ہیں اس قیمت پر کہ انکے لئے جنت ہے وہ راہ خدا میں جہاد کرتے ہیں پھر مارتے
وَيُقْتَلُوْنَ ۣ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ ۭ
بھی ہیں اور شہید بھی ہوتے ہیں یہ وعدہ خدا تعالیٰ نے اپنے اوپر واجب کر لیا ہے۔ توراۃ میں اور انجیل اور
وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ
قرآن میں بھی اللہ سے زیادہ وعدہ کا پورا کرنے والا کون ہو سکتا ہے پس تمہیں اس خرید و فروخت پر
بِهٖ ۭ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝
خوش ہو جانا چاہئے جو تم نے کی ہے۔ یہی ہے زبردست کامیابی۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا ۝
یقیناً جو لوگ ایمان لائیں نیک اعمال کریں ہم تو کسی نیک عمل کرنے والے کا ثواب ضائع نہیں کرتے۔

Marfat.com

اُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا
ان کے لئے ہمیشگی والی جنتیں ہیں ان کے نیچے سے نہریں جاری ہوں گی۔ وہاں یہ سونے کا کنگھن پہنائے جائیں

مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّيَلْبَسُوْنَ ثِيَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ
گے اور سبز رنگ نرم و باریک اور موٹے ریشم کے لباس پہنیں گے۔ وہاں تختوں کے اوپر تکیے

مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ ؕ نِعْمَ الثَّوَابُ ؕ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ﴿۳۱﴾ جَنّٰتِ
لگائے ہوئے ہوں گے۔ کیا خوب بدلہ ہے اور کس قدر عمدہ آرام گاہ ہے۔ ہمیشگی والی

عَدْنٍ الَّتِيْ وَعَدَ الرَّحْمٰنُ عِبَادَهٗ بِالْغَيْبِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ وَعْدُهٗ مَاْتِيًّا ۝
جنتوں میں جن کا غائبانہ وعدہ خدائے مہربان نے اپنے بندوں سے کیا ہے۔ بے شک اسکا وعدہ آنیوالا ہی

لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا اِلَّا سَلٰمًا ؕ وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيْهَا بُكْرَةً وَّ
ہے وہ لوگ کوئی لغویات وہاں نہ سنیں گے صرف سلام ہی سلام سنیں گے ان کے لئے وہاں صبح و شام ان کا رزق

عَشِيًّا ﴿۶۲﴾ تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْ نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِيًّا ﴿۶۳﴾
ہوگا یہ ہے۔ وہ جنت جس کا وارث ہم اپنے بندوں سے انہیں بناتے ہیں جو متقی ہوں۔

اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
ایمان والوں اور نیک اعمال کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ اپنی جنتوں میں لے جائیگا جن کے درختوں کے تلے

يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ؕ وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ﴿۲۳﴾ وَ
سے نہریں لہریں لے رہی ہیں۔ جہاں وہ سونے کے کنگھن پہنائے جائینگے اور سچے موتی بھی وہاں ان

هُدُوْٓا اِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ ۚ وَهُدُوْٓا اِلٰى صِرَاطِ الْحَمِيْدِ ﴿۲۴﴾
کا لباس خالص ریشم ہوگا۔ پاکیزہ بات کی رہنمائی کر دی گئی اور قابل صد تعریف راہ کی ہدایت کر دی گئی۔

قُلْ اَذٰلِكَ خَيْرٌ اَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ كَانَتْ لَهُمْ جَزَآءً
پوچھ تو کہ کیا یہ بہتر ہے یا وہ ہمیشگی والی جنت جس کا وعدہ پرہیزگاروں سے کیا گیا ہے جو ان کا بدلہ

وَّمَصِيْرًا ﴿۱۵﴾ لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَآءُوْنَ خٰلِدِيْنَ ؕ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ وَعْدًا
ہے اور انکے لوٹنے کی اصلی جگہ ہے وہ جو چاہیں گے ان کے لئے وہاں موجود ہوگا۔ ہمیشہ رہنے والے یہ تو تیرے

مَّسْـُٔوْلًا ﴿۱۶﴾
رب کے ذمے وعدہ ہے جس کا مطالبہ کیا جا سکتا ہے۔

Marfat.com

سورہ لقمان پ ۲۱ — اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتُ النَّعِيْمِ ۝ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا
بے شک جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور کام بھی مطابق سنت کئے انکے لئے نعمتوں والی جنتیں ہیں جہاں وہ ہمیشہ
خ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝
رہیں گے۔ خدا کا سچا وعدہ ہے وہ بہت بڑی عزت والا اور کامل حکمت والا ہے۔

سورہ فاطر پ ۲۲ — جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ۚ وَ
ان ہمیشگی والی جنتوں میں داخل ہوں گے۔ جہاں سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے اور موتی اور جہاں
لِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ۝ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ۭ اِنَّ
ان کا لباس خالص ریشم کا ہوگا۔ کہیں گے کہ ساری تعریفیں اسی معبود برحق کے لئے سزاوار ہیں جس نے ہم سے
رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ۝ الَّذِيْٓ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ لَا يَمَسُّنَا
غم واندوہ دور کر دیا۔ یقیناً ہمارا رب بہت ہی بخشنے والا اور بڑا ہی قدر شناس ہے جس نے ہمیں اپنے فضل سے ہمیشگی
خ فِيْهَا نَصَبٌ وَّلَا يَمَسُّنَا فِيْهَا لُغُوْبٌ ۝
والے گھر میں اتارا جہاں نہ تو کوئی رنج پہنچے نہ وہاں ہمیں کوئی تکلیف و تکان ہو۔

سورہ یٰسین پ ۲۳ — اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ۝ هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِيْ
جنتی لوگ آج کے دن اپنے دلچسپ مشغلوں میں ہشاش بشاش ہیں۔ وہ اور ان کی بیویاں سایوں میں مسرور
ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوْنَ ۝ لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ ۝
پستکیے لگائے بیٹھے ہوں گے۔ ان کے لئے جنت میں ہر قسم کے میوے ہوں گے اور
خ سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ۝
بھی جو کچھ وہ طلب کریں۔ مہربان پروردگار کی طرف سے انہیں سلام کہا جائیگا۔

سورہ صٰفّٰت — اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ ۝ فَوَاكِهُ ۚ
مگر اللہ کے خالص برگزیدہ بندے انھیں کے لئے مقررہ روزی ہے۔ میوے ہر طرح کے اور
وَهُمْ مُّكْرَمُوْنَ ۝ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝ عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ۝ يُطَافُ
وہ ذی عزت واکرام ہیں۔ نعمتوں والی جنتوں میں تختوں پر ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے
عَلَيْهِمْ بِكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ۝ بَيْضَآءَ لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ۝ لَا فِيْهَا غَوْلٌ
ہوں گے۔ جاری شراب کے جام کا ان پر دور چل رہا ہوگا۔ جو سفید اور پینے میں

Marfat.com

وَلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِيْنٌ ﴿۴۸﴾ كَاَنَّهُنَّ
لذیذ ہوگی۔ نہ اس سے درد سر ہو اور نہ اس کے پینے سے بہکیں۔ اور ان کے پاس نیچی نظروں والی
بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿۴۹﴾ فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿۵۰﴾ قَالَ قَآئِلٌ
بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں ہونگی۔ ایسی جیسے چھپائے ہوئے موتی ایک دوسرے کی طرف رخ کر کے پوچھیں گے۔ ان میں سے
مِّنْهُمْ اِنِّيْ كَانَ لِيْ قَرِيْنٌ ﴿۵۱﴾ يَّقُوْلُ اَئِنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِيْنَ ﴿۵۲﴾
ایک کہے گا کہ میرا ایک ہمنشین تھا۔ جو مجھ سے کہا کرتا تھا کہ کیا تو قیامت کے آنے کا یقین کرنے
ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَدِيْنُوْنَ ﴿۵۳﴾ قَالَ هَلْ اَنْتُمْ
والوں میں ہے کیا جب کہ ہم مر کر مٹی اور ہڈی ہو جائیں گے۔ کیا ہم اس وقت جلا دیئے جانے والے ہیں کہ کہے گا
مُّطَّلِعُوْنَ ﴿۵۴﴾ فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ فِيْ سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ﴿۵۵﴾ قَالَ تَاللّٰهِ اِنْ كِدْتَّ
کہ تم چاہتے ہو کہ جھانک کر دیکھلو۔ جھانکتے ہی اسے تو بیچ دیچ جہنم میں جلتا ہوا دیکھے گا۔ کہے گا کہ بخدا قریب تھا کہ تو مجھے
لَتُرْدِيْنِ ﴿۵۶﴾ وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ﴿۵۷﴾ اَفَمَا نَحْنُ
بھی برباد کر دے۔ اگر میرے رب کا احسان نہ ہوتا تو میں بھی دوزخ میں حاضر کیا گیا ہوتا۔ کیا یہ صحیح ہے
بِمَيِّتِيْنَ ﴿۵۸﴾ اِلَّا مَوْتَتَنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿۵۹﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ
ہم مرنے والے ہی نہیں بجز پہلی ایک موت کے اور نہ ہم عذاب کئے جانے والے ہیں۔ پھر تو وہ بڑا ہے
الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۶۰﴾ لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ﴿۶۱﴾
کہ یہ بڑی کامیابی ہے۔ ایسی کامیابی کیلئے عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہیئے۔
هٰذَا ذِكْرٌ وَاِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ لَحُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۶۲﴾ جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ
یہ ہے نصیحت یقین مانو کہ پرہیزگاروں کی بڑی اچھی جگہ ہے۔ یعنی ہمیشگی والی جنتیں جن کے دروازے ان
الْاَبْوَابُ ﴿۶۳﴾ مُتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ وَّشَرَابٍ ﴿۶۴﴾
کیلئے کھلے ہوئے ہیں۔ جن میں بافراغت تکیے لگائے ہوئے بیٹھے ہوئے طرح طرح کے میوے اور قسم قسم کی شرابوں
وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ اَتْرَابٌ ﴿۶۵﴾ هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۶۶﴾
کی فرمائشیں کر رہے ہیں اور ان کے پاس نیچی نظروں والی ہم عمر کمسن حوریں ہونگی یہ ہے جس کا وعدہ تم
اِنَّ هٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهٗ مِنْ نَّفَادٍ ﴿۶۷﴾
سے حساب کے دن کیا جاتا تھا بے شک یہ روزیاں خاص ہمارا عطیہ ہیں جن کا کبھی خاتمہ ہی نہیں۔

Marfat.com

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ
یہ کہیں گے کہ خدا کا شکر ہے۔ جس نے ہمارے سے اپنا وعدہ پورا کیا اور ہمیں اس زمین کا وارث بنا
الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَآءُ ۚ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۝ يٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ
کہ جنت میں جہاں جہاں چاہیں مقام کریں۔ پس عمل کرنے والوں کا بہت ہی اچھا بدلہ ہے۔ میرے بندو
وَلَا اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ۝
نہ تم پر کوئی خوف و ہراس ہے اور نہ تم بددل اور غمزدہ ہوگے۔ جو ہماری آیتوں پر ایمان لائے اور تھے بھی
اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُوْنَ ۝ يُطَافُ عَلَيْهِمْ
فرمانبردار مسلمان تم اور تمہاری جوڑ کے لوگ ہشاش بشاش راضی خوشی جنت میں چلے جاؤ۔ ان کے چاروں
بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّاَكْوَابٍ ۚ وَفِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ وَ
طرف سے سونے کی رکابیاں اور سونے کے گلاسوں کا دور لگا دیا جائیگا۔ ان کے جی جس چیز کی
تَلَذُّ الْاَعْيُنُ ۚ وَاَنْتُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْٓ اُوْرِثْتُمُوْهَا
خواہش کریں اور جس سے ان کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں سب وہاں ہوگا اور تم یہاں ہمیشہ رہوگے
بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ لَكُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ كَثِيْرَةٌ مِّنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝
یہی وہ بہشت ہے کہ تم اپنے اعمال کے بدلے اس کے وارث بنائے گئے ہو۔ یہاں تمہارے لئے بکثرت میوے
فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ ۚ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝
ہیں جنہیں تم کھاتے رہوگے یہ صرف آپ کے رب کا فضل ہے۔ یہی ہے بڑی مراد ملنی۔
مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ۚ فِيْهَآ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ ۚ
اس جنت کی صفت جس کا پرہیزگاروں سے وعدہ کیا گیا ہے۔ یہ ہے کہ اس میں پانی کی نہریں ہیں۔
وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ
جو بدبو کرنے والا نہیں اور دودھ کی نہریں ہیں جن کا مزہ نہیں بدلا۔ اور شراب کی نہریں ہیں جن
لِّلشّٰرِبِيْنَ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ۚ وَلَهُمْ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ
میں پینے والوں کو بڑی لذت ہے اور نہریں ہیں شہد کی جو بہت صاف ہے اور ان کے لئے وہاں
وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ ۚ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِي النَّارِ وَسُقُوْا مَآءً
ہر قسم کے میوے ہیں۔ اور ان کے رب کی طرف سے مغفرت ہے کیا یہ مثل اس کے ہیں جو ہمیشہ آگ میں رہنے

Marfat.com

حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ ۝

والا ہے اور جنہیں گرم کھولتا پانی پلایا جائیگا جس سے ان کی آنتیں ٹکڑے ٹکڑے ہو جائینگی۔

سورہ فتح پارہ ۲۶

لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

انجام کار یہ ہے کہ مسلمان مردوں اور عورتوں کو اُن جنتوں میں لے جائے جنکے نیچے چشمے بہہ رہے ہیں

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ ۚ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ

جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے اور ان سے ان کے گناہ دور کر دے۔ خدا کے نزدیک بہت

اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝

بڑی کامیابی حاصل کر لینا ہے۔

سورہ طور پارہ ۲۷

وَاَمْدَدْنٰهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَّلَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ۝ يَتَنَازَعُوْنَ

ہم اُن کے لئے میوے اور مرغوب گوشت کی ریل پیل کر دیں گے۔ خوش طبعی کے ساتھ ایک

فِيْهَا كَاْسًا لَّا لَغْوٌ فِيْهَا وَلَا تَاْثِيْمٌ ۝ وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ

دوسرے سے جام شراب کی چھینا چھینی کریں گے۔ جس شراب کے سرور میں نہ تو بیہودگی ہوگی

لَّهُمْ كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ ۝ وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ

نہ گناہ ان کے ارد گرد ان کے نوعمر غلام پھر رہے ہونگے گویا کہ وہ مروارید ہیں جو ڈھکے رکھے تھے

يَتَسَآءَلُوْنَ ۝ قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِيْٓ اَهْلِنَا مُشْفِقِيْنَ ۝ فَمَنَّ اللّٰهُ

آپس میں ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر باتچیت کریں گے۔ کہیں گے کہ اس سے پہلے ہم اپنے گھر والوں

عَلَيْنَا وَوَقٰىنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ ۝ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوْهُ اِنَّهٗ

میں بہت ڈرا کرتے تھے۔ اللہ نے ہم پر بڑا احسان کیا اور ہمیں تیز و تند گرم ہواؤں کے عذاب سے بچا لیا ہم

هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيْمُ ۝

اس سے پہلے ہی اس کی عبادت کیا کرتے تھے بے شک وہ محسن اور مہربان ہے۔

سورہ رحمٰن پارہ ۲۷

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝

اس شخص کے لئے جو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا دو جنتیں ہیں پس اپنے پروردگار کی نعمتوں میں سے

فِيْهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجٰنِ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

کس کو تم جھٹلاتے ہو ان دونوں جنتوں میں ہر قسم کے میوے بھی جوڑ جوڑ ہونگے پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی

Marfat.com

تُكَذِّبٰنِ ۝ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى فُرُشٍۭ بَطَآئِنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ ؕ
جھٹلاؤ گے۔ یہ جنتی ایسے فرشتوں پر تکیہ لگائے ہوئے ہوں گے جن کے استر دبیز ریشم کے ہوں گے
وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ فِيْهِنَّ قٰصِرٰتُ
اور اُن دونوں جنتوں کے میوے بالکل قریب ہوں گے پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاتے ہو؟
الطَّرْفِ ۙ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ
وہاں شرمیلی نگاہ والی حوریں ہیں جنہیں اس سے پہلے کسی جن و انس نے ہاتھ نہیں لگایا۔ پس اپنے
رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ فِيْهِنَّ خَيْرٰتٌ حِسَانٌ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ
پالنے والے کی نعمتوں میں سے تم کس کے منکر ہو۔ ان میں نیک سیرت خوب صورت عورتیں ہیں پس تمہارے
رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِي الْخِيَامِ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ
جھٹلانے کا تعلق خدا کی کس نعمت کیساتھ ہے؟ گوری رنگت کی حوریں جنتی خیموں میں محفوظ ہیں۔ پس اے
رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّعَبْقَرِيٍّ
جن و انس تم اپنے رب کی کس نعمت کا انکار کرو گے؟ سبز مسندوں اور عمدہ فرشتوں پر تکیہ لگائے ہونگے
حِسَانٍ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝
پس اے جنو اور انسانو تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔
وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ۝ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝
اور جو اعلیٰ درجے کے ہیں وہ تو آگے والے ہی ہیں وہ بالکل نزدیکی حاصل کئے ہوئے ہیں آرام و جنتوں
عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ۝ مُّتَّكِـِٕيْنَ عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِيْنَ ۝ يَطُوْفُ
میں ہیں۔ یہ لوگ سونے کے تاروں سے بنے ہوئے تختوں پر ایک دوسرے کے سامنے تکیہ لگائے بیٹھے ہونگے
عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۝ بِاَكْوَابٍ وَّاَبَارِيْقَ ۙ وَكَاْسٍ مِّنْ
انکے پاس ایسے لڑکے جو ہمیشہ لڑکے ہی رہیں گے آمد و رفت کرینگے۔ آب خورے اور آفتابے لیکر اور ایسا جام
مَّعِيْنٍ ۝ لَّا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُوْنَ ۝ وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا
لے کر جو بہتی ہوئی شراب سے پُر ہو جس سے نہ سر میں درد ہو اور نہ عقل میں فتور آئے اور ایسے میوے
يَتَخَيَّرُوْنَ ۝ وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ۝ وَحُوْرٌ عِيْنٌ ۝
جو ان کی پسند کے ہوں اور پرندوں کے گوشت جو انہیں مرغوب ہوں۔ اور گوری گوری بڑی بڑی آنکھوں

كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ ﴿۲۳﴾ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۴﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا
والی حوریں جو چھوتے موتیوں کی طرح ہیں۔ یہ صلہ ہے اُن کے اعمال کا۔ نہ وہاں بکواس سنیں گے اور
لَغْوًا وَّلَا تَاْثِيْمًا ﴿۲۵﴾ اِلَّا قِيْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ﴿۲۶﴾ وَاَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ﴿۲۷﴾
نہ گناہ کی بات۔ صرف سلام ہی سلام کی آواز ہوگی۔ اور داہنے ہاتھ والے کیا ہی اچھے ہیں داہنے
فِيْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ﴿۲۸﴾ وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ﴿۲۹﴾ وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ﴿۳۰﴾ وَّمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ﴿۳۱﴾ وَّ
ہاتھ والے۔ وہ بغیر کانٹوں کی بیریوں اور تہ بہ تہ کیلوں۔ اور لمبے لمبے سایوں اور بہتے ہوئے پانیوں۔ اور بکثرت
فَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ ﴿۳۲﴾ لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ ﴿۳۳﴾ وَّفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ﴿۳۴﴾
پھلوں۔ جو نہ ختم ہوں۔ اور نہ روک لئے جائیں اور اونچے اونچے فرشوں میں ہوں گے۔ ہم
اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً ﴿۳۵﴾ فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ﴿۳۶﴾ عُرُبًا اَتْرَابًا ﴿۳۷﴾ لِّاَصْحٰبِ
نے ان بیویوں کو خاص طور پر بنایا ہے۔ اور ہم نے انہیں کنواریاں کر دی ہیں۔ وہ محبوبہ اور ہم عمر ہیں
الْيَمِيْنِ ﴿۳۸﴾ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۹﴾ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ﴿۴۰﴾
دائیں ہاتھ والوں کے لئے ہیں۔ جس میں غیر ہے اگلوں میں سے اور بہت بڑی جماعت ہے۔ پچھلوں میں سے۔
اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ﴿۴۱﴾ عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ﴿۴۲﴾ تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ
بے شک نیک لوگ وہ جام پئیں گے۔ جس کی ملونی کافور کی ہے۔ جو ایک چشمہ ہے۔ جس سے
النَّعِيْمِ ﴿۴۳﴾ يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ ﴿۴۴﴾ خِتٰمُهٗ مِسْكٌ ۚ وَفِيْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ
اللہ کے بندے پئیں گے۔ اس کی نہریں نکال لے جائیں گے۔ جدھر چاہیں۔ جو نذر پوری کرتے ہیں
الْمُتَنَافِسُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَمِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيْمٍ ﴿۴۶﴾ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۴۷﴾
اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی برائی چاروں طرف پھیل جانے والی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی محبت میں کھانا کھلاتے ہیں
اِنَّ الْاَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا ﴿۵﴾ عَيْنًا
بے شک نیک لوگ وہ جام پئیں گے۔ جس کی ملونی کافور کی ہے۔ جو ایک چشمہ ہے۔ جس سے
يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا ﴿۶﴾ يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُوْنَ يَوْمًا
اللہ کے بندے پئیں گے۔ اس کی نہریں نکال لے جائیں گے۔ جدھر چاہیں۔ جو نذر پوری کرتے ہیں
كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا ﴿۷﴾ وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّ
اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی برائی چاروں طرف پھیل جانے والی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی محبت میں کھانا کھلاتے ہیں
اَسِيْرًا ﴿۸﴾ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا ﴿۹﴾
مسکین یتیم اور قیدیوں کو۔ ہم تو تمہیں صرف اللہ تعالیٰ کی رضامندی کیلئے کھلاتے ہیں نہ تم سے بدلہ چاہتے ہیں
اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا ﴿۱۰﴾ فَوَقٰىهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ
نہ شکر گذاری۔ بے شک ہم اپنے پروردگار سے اس دن کا خوف کرتے ہیں۔ جو تنگی۔ ترشی اور سختی والا ہوگا پس انہیں
وَلَقّٰىهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا ﴿۱۱﴾ وَجَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّحَرِيْرًا ﴿۱۲﴾
اللہ تعالیٰ نے اس دن کی برائی سے بچالیا اور انہیں تازگی اور خوشی پہنچائی اور انہیں اپنے صبر کے بدلے جنت اور ریشمی لباس عطا

Marfat.com

مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ ۚ لَا يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيْرًا ﴿۱۳﴾
فرماتے۔ یہ وہاں تختوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہونگے نہ وہاں آفتاب کی گرمی دیکھیں گے نہ جاڑے کی سختی۔ اُن جنتیوں
وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا ﴿۱۴﴾ وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ
کے سائے ان پر جھکے ہوئے ہوں گے اور ان کے میوے اور لچھے نیچے لٹکائے ہوئے ہونگے اور ان پر چاندی کے
بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّاَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيْرَا ۙ﴿۱۵﴾ قَوَارِيْرَا مِنْ فِضَّةٍ
برتنوں اور ان جاموں کا دور کرایا جائیگا جو شیشے کے ہوں گے۔ شیشے بھی چاندی کے جن کو ساقی
قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا ﴿۱۶﴾ وَيُسْقَوْنَ فِيْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلًا ﴿۱۷﴾
نے اندازے سے ناپ رکھا ہوگا اور انہیں وہاں وہ جام پلائے جائیں گے۔ جن کی ملونی زنجبیل کی ہوگی۔ جو
عَيْنًا فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا ﴿۱۸﴾ وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۚ اِذَا
جنت کی ایک نہر ہے۔ جس کا نام سلسبیل ہے۔ اور ان کے ارد گرد گھومتے پھرتے ہیں۔ وہ کم سن بچے جو
رَاَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا ﴿۱۹﴾ وَاِذَا رَاَيْتَ ثَمَّ رَاَيْتَ نَعِيْمًا
ہمیشہ رہنے والے ہیں جب آپ انہیں دیکھیں۔ تو سمجھیں کہ وہ بکھرے ہوئے موتی ہیں۔ آپ وہاں جہاں کہیں بھی
وَّمُلْكًا كَبِيْرًا ﴿۲۰﴾ عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّاِسْتَبْرَقٌ ۫ وَّحُلُّوْٓا
نظر ڈالیں گے سراسر نعمتیں اور عظیم الشان سلطنت ہی دیکھینگے۔ ان کے جسموں پر سبز مہین اور موٹے ریشمی
اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ ۚ وَسَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا ﴿۲۱﴾ اِنَّ هٰذَا كَانَ
کپڑے ہوں گے اور انہیں چاندی کے کنگن کا زیور پہنایا جائے گا اور انہیں انکا سب پاک صاف شراب پلائیگا
لَكُمْ جَزَآءً وَّكَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿۲۲﴾
کہا جائیگا کہ یہ ہے تمہارے اعمال کا بدلہ اور تمہاری کوششوں کی قدردانی۔
اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ﴿۳۱﴾ حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا ﴿۳۲﴾ وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًا ﴿۳۳﴾ وَّكَاْسًا
یقیناً پرہیزگار لوگوں کے لئے کامیابی ہے۔ باغات ہیں اور انگور ہیں۔ اور نوجوان کنواری ہم عمر عورتیں ہیں اور
دِهَاقًا ﴿۳۴﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا ﴿۳۵﴾ جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ
چھلکتے ہوئے جام شراب ہیں۔ وہاں نہ تو وہ بیہودہ باتیں سنیں گے اور نہ جھوٹی باتیں سنیں گے۔ ان کو
عَطَآءً حِسَابًا ﴿۳۶﴾
آپ کے رب کی طرف سے نیک اعمال کا یہ بدلہ ملے گا۔ جو کافی انعام ہوگا۔

Marfat.com

سورۃ الغاشیۃ پارہ ۳۰

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ۝ لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ۝ فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۝
بہت سے چہرے اس دن تروتازہ اور آسودہ حال ہونگے۔ اپنے اعمال سے خوش ہونگے بلند و بالا
لَّا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً ۝ فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ۝ فِيْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ ۝
جنتوں میں ہونگے جہاں کوئی بیہودہ بات کان میں نہ پڑے گی۔ جہاں چشمے جاری ہونگے اور اونچے اونچے
وَّاَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ ۝ وَّنَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ ۝ وَّزَرَابِيُّ مَبْثُوْثَةٌ ۝
تخت ہونگے اور آب خورے رکھے ہوئے ہوں گے۔ اور ایک قطار میں لگے ہوئے تکیئے ہوں گے۔ اور مخملی
مسندیں پھیلی پڑی ہونگی

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

وَعَنْ اَبِيْ مَالِكِ الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ غُرَفًا يُّرٰى ظَاهِرُهَا مِنْ بَاطِنِهَا وَبَاطِنُهَا مِنْ ظَاهِرِهَا اَعَدَّ اللّٰهُ لِمَنْ اَلَانَ الْكَلَامَ وَاَطْعَمَ الطَّعَامَ وَتَابَعَ الصِّيَامَ وَصَلّٰى بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَلِيٍّ نَحْوَهٗ وَفِيْ رِوَايَتِهٖ لِمَنْ اَطَابَ الْكَلَامَ

حضرت ابو مالک اشعریؓ کہتے ہیں۔ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ جنت میں ایسے بالاخانے ہیں جن کے اندر سے باہر کی چیزیں نظر آتی ہیں اور باہر کی چیزیں اندر سے اللہ تعالیٰ نے ان کو ان لوگوں کے لئے بنایا ہے جو نرمی سے بات کرتے ہیں کھانا کھلاتے ہیں اور پے در پے روزے رکھتے اور رات کو اس وقت نماز پڑھتے ہیں۔ جبکہ لوگ سو رہے ہوں۔

(بیہقی۔ در شعب الایمان)

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَعَمَدًا مِنْ يَاقُوْتٍ عَلَيْهَا غُرَفٌ مِنْ زَبَرْجَدٍ لَهَا اَبْوَابٌ مُّفَتَّحَةٌ يُضِيْءُ هٰكَذَا يُضِيْءُ الْكَوْكَبُ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں۔ میں رسول اللہ صلعم کے ساتھ تھا۔ کہ آپ نے فرمایا۔ جنت میں یاقوت کے ستون ہیں جن کے اوپر زبرجد کے بالاخانے بنائے گئے ہیں۔ ان بالاخانوں کے دروازے کھلے ہوتے ہیں۔ یہ بالاخانے اور ان کے دروازے روشن ہیں اور اسطرح چمکتے ہیں جس طرح روشن ستارے چمکتے ہیں۔

Marfat.com

الذِّكْرِ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ يَسْكُنُهَا قَالَ الْمُتَحَابُّوْنَ فِي اللّٰهِ وَالْمُتَجَالِسُوْنَ فِي اللّٰهِ وَالْمُتَلَاقُوْنَ فِي اللّٰهِ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ

نے پوچھا یا رسول اللہ ان میں کون رہے گا فرمایا وہ لوگ جو خدا کے لئے محبت کرتے ہیں اور خدا کے لئے باہم بیٹھ کر ذکر الٰہی کرتے ہیں اور خدا کی خوشنودی کے لئے آپس میں ملاقات کرتے ہیں۔ (بیہقی)

جنت اور جنتیوں کا بیان

۳ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِيْنَ مَا لَا عَيْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ وَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ خداوند تعالیٰ نے فرمایا ہے میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی چیز تیار کی ہے جس کو کسی ایک آنکھ نے آج تک نہیں دیکھا۔ نہ اس کی خوبیوں کو سنا ہے اور نہ کسی انسان کے دل میں اس کا خیال پیدا ہوا اگر تم اس کی تصدیق چاہو تو یہ آیت پڑھو۔ اخفی لھم من قرۃ اعین (یعنی کوئی شخص اس چیز کو نہیں جانتا جس کو پوشیدہ رکھا گیا ہے اور جو آنکھ کی ٹھنڈک کا سبب ہے۔ (بخاری و مسلم)

۲ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدْوَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَلَوْ اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ نِّسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَتْ اِلَى الْاَرْضِ لَاَضَاءَتْ مَا بَيْنَهُمَا وَلَمَلَاَتْ مَا بَيْنَهُمَا رِيْحًا وَلَنَصِيْفُهَا عَلٰى رَاْسِهَا خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا رَوَاهُ

حضرت انسؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ صبح اور شام کو خداوند تعالیٰ کی راہ میں ایک بار جانا دنیا اور دنیا کے اندر جو کچھ ہے سب سے بہتر ہے۔ اگر جنتیوں میں سے کسی کی عورت دنیا کی طرف جھانک دے تو مشرق و مغرب کے درمیان روشن کر دے اور ساری فضائے مشرق و مغرب کو خوشبو سے بھر دے اور سر کی اوڑھنی دنیا اور جو کچھ دنیا کے اندر ہے سب

البُخَارِیُّ۔

وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلْمُؤْمِنِ فِی الْجَنَّۃِ لَخَیْمَۃً مِنْ لُؤْلُؤَۃٍ وَّاحِدَۃٍ مُّجَوَّفَۃٍ عَرْضُھَا وَفِیْ رِوَایَۃٍ طُوْلُھَا سِتُّوْنَ مِیْلًا فِیْ کُلِّ زَاوِیَۃٍ مِنْھَا اَھْلٌ مَا یَرَوْنَ الْاٰخَرِیْنَ یَطُوْفُ عَلَیْھِمُ الْمُؤْمِنُ وَجَنَّتَانِ مِنْ فِضَّۃٍ اٰنِیَتُھُمَا وَمَا فِیْھِمَا وَجَنَّتَانِ مِنْ ذَھَبٍ اٰنِیَتُھُمَا وَمَا فِیْھِمَا وَمَا بَیْنَ الْقَوْمِ وَبَیْنَ اَنْ یَّنْظُرُوْا اِلٰی رَبِّھِمْ اِلَّا رِدَاءُ الْکِبْرِیَاءِ عَلٰی وَجْھِہٖ فِیْ جَنَّۃِ عَدْنٍ

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابوموسیٰؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ جنت میں مومن کے لئے ایک خالی موتی کا خیمہ ہوگا جس کا عرض (ایک روایت میں ہے) جس کا طول ساٹھ کوس کا ہوگا اس خیمے کے ہر گوشے میں اس کی بیویاں وغیرہ ہونگی اور ایک گوشے کے آدمی دوسرے گوشہ کے آدمیوں کو نہ دیکھ سکیں گے۔ ان سب گھروں میں مسلمان چلتا پھرتا رہے گا اور مومن کے لئے دو جنتیں ہوں گی۔ جن کے برتن اور تمام چیزیں چاندی کی ہونگی اور دو جنتیں سونے کی ہونگی۔ جن کے برتن اور تمام چیزیں سونے کی ہوں گی اور لوگوں اور ان کے پروردگار کے درمیان بزرگی وعظمت باری کا صرف ایک پردہ حائل ہوگا۔ (جنت عدن کے اندر)

(بخاری ومسلم)

وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَۃٍ یَّدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ عَلٰی صُوْرَۃِ الْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ کَاَشَدِّ کَوْکَبٍ دُرِّیٍّ فِی السَّمَاءِ اِضَاءَۃً لَا تَحَاسُدَ بَیْنَھُمْ عَلٰی قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ لَا اِخْتِلَافَ بَیْنَھُمْ وَلَا تَبَاغُضَ لِکُلِّ امْرِیٍٔ مِّنْھُمْ زَوْجَتَانِ مِنَ الْحُوْرِ الْعِیْنِ یُرٰی مُخُّ سُوْقِھِنَّ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ جو لوگ جنت میں سب سے پہلے داخل ہوں گے۔ وہ چودھویں رات کے چاند کی مانند ہوں گے اور ان کے بعد جو جماعت داخل ہوگی وہ اس روشن ستارے کی مانند ہوگی۔ جو سورج اور چاند سے کم اور دوسرے ستاروں سے زیادہ روشن ہے اور جنتیوں کے دل ایک شخص کے دل کی مانند ہوں گے یعنی نہ تو ان میں اختلاف ہوگا اور نہ بغض و

مِنْ ذِرَاعِ الْعَظْمِ وَاللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ يُسَبِّحُوْنَ اللّٰهَ بُكْرَةً وَّعَشِيًّا لَا يَسْقَمُوْنَ وَلَا يَبُوْلُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا يَتْفُلُوْنَ وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ اٰنِيَتُهُمُ الذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ وَاَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَوُقُوْدُ مَجَامِرِهِمُ الْاَلُوَّةُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ عَلٰى خَلْقِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ عَلٰى صُوْرَةِ اَبِيْهِمْ اٰدَمَ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فِي السَّمَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

عداوت۔ اور جنت میں ہر جنتی کی دو حوریں ہوں گی۔ جن کی پنڈلیوں کا گودا ہڈی اور گوشت نظر آتا ہوگا۔ (یعنی اس قدر حسین ہونگی) کہ ان کا گودا ہڈیوں اور گوشت کے اندر سے دکھائی دے گا۔ جنتی صبح و شام اللہ تعالیٰ کو یاد کریں گے۔ نہ تو بیمار ہوں گے اور نہ پیشاب کریں گے۔ نہ پاخانہ پھریں گے نہ تھوکیں گے اور رینٹھ سنکیں گے۔ اور جنتیوں کے برتن سونے چاندی کے ہونگے ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی۔ ان کی انگیٹھیوں کا ایندھن اگر ہوگا۔ ان کا پسینہ مشک ہوگا اور سارے جنتی ایک شخص کی صورت و عادت پر ہوں گے اور صورت میں اپنے باپ آدمؑ کی شکل پر اور ان کا قد ساٹھ گز اونچا ہوگا۔ (بخاری و مسلم)

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ يَاْكُلُوْنَ فِيْهَا وَيَشْرَبُوْنَ وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ وَلَا يَبُوْلُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا يَتْفُلُوْنَ قَالُوْا فَمَا بَالُ الطَّعَامِ قَالَ جُشَاءٌ وَرَشْحٌ كَرَشْحِ الْمِسْكِ يُلْهَمُوْنَ التَّسْبِيْحَ وَالتَّحْمِيْدَ كَمَا تُلْهَمُوْنَ النَّفَسَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت جابرؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جنتی جنت میں کھائیں گے اور پئیں گے۔ لیکن نہ تو تھوکیں گے۔ نہ پیشاب کریں گے نہ پاخانہ پھریں گے۔ نہ رینٹھ سنکیں گے۔ صحابہؓ نے پوچھا کھانے کا فضلہ کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا ڈکار ہو جائے گا، اور پسینہ مشک کی خوشبو کی مانند اور سبحان اللہ والحمد للہ کہنا جنتیوں کے دل میں ڈال دیا جائیگا اور وہ اس طرح ان کی زبان پر رواں ہوگا جیسے سانس جاری ہے۔ (مسلم)

وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ يَتَرَاءَوْنَ اَهْلَ

حضرت ابی سعیدؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ جنتی اپنے اوپر کے بالاخانے والوں کو اس طرح دیکھیں گے جس طرح تم اس شخص

Marfat.com

الْغُرُبِ مِنْ فَوْقِهِمْ كَمَا تَرَاؤُنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ الْغَابِرَ فِي الْأُفُقِ مِنَ الْمَشْرِقِ أَوِ الْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا بَيْنَهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ تِلْكَ مَنَازِلُ الْأَنْبِيَاءِ لَا يَبْلُغُهَا غَيْرُهُمْ قَالَ بَلَى وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ رِجَالٌ آمَنُوا بِاللّٰهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِينَ متفق عليه

ستارہ کو دیکھتے ہو جو طلوع و غروب کے وقت آسمان کے افق میں ہوتا ہے اور یہ بالاخانے بزرگی اور فرق مراتب کے سبب سے ہونگے جو جنتیوں کے درمیان پایا جائیگا۔ صحابہؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلعم کیا یہ بالاخانے انبیاءؑ کے مکانات ہونگے اور انبیاء کے سوا ان میں کوئی نجا سکے گا۔ آپؐ نے فرمایا۔ ہاں قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ ان میں وہ لوگ جا سکیں گے جو خدا تعالیٰ پر ایمان لائے اور پیغمبر کی تصدیق کی۔ (بخاری و مسلم)

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَدْنَى مَقْعَدِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ أَنْ يَقُولَ لَهُ تَمَنَّ فَيَتَمَنَّى وَيَتَمَنَّى فَيَقُولُ لَهُ هَلْ تَمَنَّيْتَ فَيَقُولُ نَعَمْ فَيَقُولُ لَهُ فَإِنَّ لَكَ مَا تَمَنَّيْتَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ابی ہریرہؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ تم میں ادنیٰ شخص کا جنت میں یہ مرتبہ ہوگا کہ خداوند تعالیٰ اس سے فرمائیگا۔ آرزو ظاہر کر۔ وہ اپنی آرزو ظاہر کرنا شروع کرے گا۔ پھر اس سے کہا جائے گا۔ اور سب کو پورا کیا جائے گا۔ تیرے دل میں جتنی آرزوئیں ہیں تو نے پوری کرلیں۔ وہ کہے گا ہاں خداوند تعالیٰ فرمائے گا۔ وہ سب چیزیں جو تو نے مانگیں۔ اور اسی قدر اور تجھ کو دی جاتی ہیں۔ (مسلم)

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيْحَانُ وَجَيْحَانُ وَالْفُرَاتُ وَالنِّيلُ كُلٌّ مِنْ أَنْهَارِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ابی ہریرہؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ سیحان۔ جیحان۔ فرات اور نیل یہ سارے دریا جنت کی نہریں ہیں۔ (مسلم)

وَعَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدٍ قَالَ ذُكِرَ لَنَا أَنَّ الْحَجَرَ يُلْقَى مِنْ شَفَةِ جَهَنَّمَ فَيَهْوِي

حضرت عتبہ بن عبدؓ کہتے ہیں کہ ہمارے سامنے یہ ذکر کیا گیا۔ (یعنی رسول اللہ صلعم کی

فِيْهَا سَبْعِيْنَ عَدِيْقًا لَا يُدْرِكُ لَهَا قَعْرٌ اَوَاللّٰهِ لَتُمْلَأَنَّ وَلَقَدْ ذُكِرَ لَنَا اَنَّ مَا بَيْنَ مِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيْعِ الْجَنَّةِ مَسِيْرَةُ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً وَلَيَاْتِيَنَّ عَلَيْهَا يَوْمٌ وَهُوَ كَظِيْظٌ مِنَ الزِّحَامِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حدیث بیان کی گئی، کہ اگر دوزخ کا ایک پتھر گرایا جائے تو وہ ستر برس تک چلا جائیگا اور دوزخ کی تہ تک نہ پہنچیگا اور قسم ہے خدا تعالیٰ کی۔ دوزخ کا یہ گہرا بھرا جائیگا اور ہمارے سامنے ذکر کیا گیا کہ جنت کے دروازے کے دونوں کواڑوں کے درمیان چالیس برس کی مسافت کا فاصلہ ہے اور ایک دن ایسا ہوگا کہ یہ جنت لوگوں سے بھری ہوئی ہوگی۔ (مسلم)

۱۲ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَمُجْتَمَعًا لِلْحُوْرِ الْعِيْنِ يَرْفَعْنَ بِاَصْوَاتٍ لَمْ تَسْمَعِ الْخَلَائِقُ مِثْلَهَا يَقُلْنَ نَحْنُ الْخَالِدَاتُ فَلَا نَبِيْدُ وَنَحْنُ النَّاعِمَاتُ فَلَا نَبْتَئِسُ وَنَحْنُ الرَّاضِيَاتُ فَلَا نَسْخَطُ طُوْبٰى لِمَنْ كَانَ لَنَا وَكُنَّا لَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت علیؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ جنت میں حورعین کے اجتماع کی ایک جگہ ہوگی (یعنی ایک جگہ ایسی ہوگی جہاں حوریں جمع ہوا کریں گی) اس اجتماع میں حوریں بلند آواز سے ترانے گائیں گی۔ ان کی آواز اس قدر دلکش ہوگی کہ لوگوں نے کبھی بھی نہ سنی ہوگی۔ یہ حوریں اس قسم کا ترانہ گائیں گی۔ ہم ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ کبھی ہلاک نہ ہوں گے۔ ہم چین و آسائش سے رہیں گے کبھی فکرمند نہ ہوں گے۔ ہم اپنے پروردگار یا اپنے خاوندوں سے راضی اور خوش رہیں گے۔ کبھی ناخوش نہ ہوں گے۔ خوشخبری ہو اس شخص کے لئے جو ہمارے لئے ہے اور ہم اس کے لئے ہیں۔ (ترمذی)

۱۳ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ فِي الْجَنَّةِ لَيَتَّكِئُ فِي الْجَنَّةِ سَبْعِيْنَ مَسْنَدًا قَبْلَ اَنْ يَتَحَوَّلَ ثُمَّ تَاْتِيْهِ امْرَاَةٌ فَتَضْرِبُ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ فَيَنْظُرُ وَجْهَهٗ فِيْ خَدِّهَا اَصْفٰى مِنَ الْمِرْاٰةِ وَاِنَّ اَدْنٰى لُؤْلُؤَةٍ عَلَيْهَا

حضرت ابی سعیدؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ جنت میں مرد ستر مسندوں پر تکیہ لگا کر بیٹھے گا اور یہ صرف ایک پہلو پر ہونگے (دوسرے پہلو پر اور طرح طرح کی مسند اور تکئے ہوں گے) پھر جنت کی عورتوں میں سے ایک عورت اس کے پاس آئیگی اور اس کو اپنی طرف متوجہ کرنے کیلئے

تُضِيءُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ فَتُسَلِّمُ عَلَيْهِ يَرُدُّ السَّلَامَ وَيَسْأَلُهَا مَنْ أَنْتِ فَتَقُولُ أَنَا مِنَ الْمَزِيدِ إِنَّهُ لَيَكُونُ عَلَيْهَا سَبْعُونَ ثَوْبًا فَيَنْفُذُهَا بَصَرُهُ حَتَّى يَرَى مُخَّ سَاقِهَا مِنْ وَرَاءِ ذَالِكَ وَإِنَّ عَلَيْهَا مِنَ التِّيجَانِ إِنَّ أَدْنَى لُؤْلُؤَةٍ مِنْهَا لَتُضِيءُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ رَوَاهُ أَحْمَدُ

اس کے کاندھے پر ٹھوکا دیگی۔ مرد اس کی طرف متوجہ ہوگا اور اس کے رخساروں میں جو آئینہ سے زیادہ صاف و روشن ہوں گے اپنا چہرہ دیکھے گا اور اس عورت کا معمولی سا موتی لاتنا بیش قیمت ہوگا کہ مشرق و مغرب کے درمیان کو روشن کرے گا۔ عورت اس مرد کو سلام کرے گی اور مرد اس کے سلام کا جواب دے گا اور پوچھے گا کہ تو کون ہے؟ عورت کہے گی میں مزید میں سے ہوں (یعنی انعامیوں میں سے جو اللہ تعالیٰ جنتیوں کو اپنے پاس سے اور دے گا۔ اس عورت کے جسم پر ستر کپڑے (رنگ برنگ کے) ہوں گے۔ جن کے اندر سے اس کا جسم اندر سے نظر آئے گا۔ یہاں تک کہ اس کی پنڈلی کا گودا تک بھی دکھائی دے گا اور اس کے سر پر تاج ہوں گے جن کا ایک معمولی موتی مشرق و مغرب کے درمیان کو روشن کر دے گا۔ (احمد)

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَنَامُ أَهْلُ الْجَنَّةِ قَالَ النَّوْمُ أَخُو الْمَوْتِ وَلَا يَمُوتُ أَهْلُ الْجَنَّةِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ

حضرت جابرؓ کہتے ہیں ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ کیا جنتی سوئیں گے؟ آپؐ نے فرمایا نیند موت کا بھائی ہے۔ اور جنتی مریں گے نہیں مطابق کردہ سوئیں گے نہیں۔ (بیہقی)

دیدار الٰہی کا بیان

وَعَنْ صُهَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى تُرِيدُونَ شَيْئًا أَزِيدُكُمْ فَيَقُولُونَ

حضرت صہیبؓ کہتے ہیں۔ نبی صلعم نے فرمایا ہے جب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے تو خداوند تعالیٰ ان سے فرمائے گا اور کچھ چاہتے ہو کہ میں تم کو زیادہ دوں جنتی کہیں گے کیا تو نے ہمارے چہروں کو

Marfat.com

اَلَمْ تُبَيِّضْ وُجُوْهَنَا اَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ قَالَ فَيَرْفَعُ الْحِجَابَ فَيَنْظُرُوْنَ اِلٰى وَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَمَا اُعْطُوْا شَيْئًا اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ اِلٰى رَبِّهِمْ ثُمَّ تَلَا لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

روشن نہیں کیا؟ کیا تو نے ہم کو جنت میں داخل نہیں کیا؟ کیا تو نے ہم کو دوزخ سے نجات نہیں دی؟ (یعنی اے پروردگار تیرے یہ احسانات کیا کم ہیں کہ ہم اور مطالبہ کریں) رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ یہ سن کر اللہ تعالیٰ اپنے چہرے سے نقاب الٹ دیگا اور جنتی خداوند بزرگ و برتر کے دیدار سے مشرف ہوں گے اور جنتیوں کو اس سے بہتر کوئی چیز نہ دی گئی ہوگی کہ وہ اپنے پروردگار کا دیدار کریں۔ اس کے بعد حضور نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ للذین احسنوا الحسنی وزیادۃ (یعنی جن لوگوں نے نیکی کی ہے ان کا ثواب نیک ہے یعنی جنت اور اس پر زیادہ دیدار الٰہی) (مسلم)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً لَمَنْ يَنْظُرُ اِلٰى جِنَانِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَنَعِيْمِهٖ وَخَدَمِهٖ وَسُرُرِهٖ مَسِيْرَةَ اَلْفِ سَنَةٍ وَاَكْرَمُهُمْ عَلَى اللّٰهِ مَنْ يَنْظُرُ اِلٰى وَجْهِهٖ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً ثُمَّ قَرَاَ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے جنت میں مرتبہ کے لحاظ سے ادنیٰ وہ شخص ہوگا جو اپنے باغوں۔ اپنی بیویوں اپنی نعمتوں۔ اپنے خدمتگاروں۔ اپنی نشست گاہوں کو جو ایک ہزار برس کی مسافت کے اندر پھیلے ہوں گے دیکھے گا۔ (اور خوش رہے گا) اور خداوند تعالیٰ کے نزدیک بڑے مرتبے کا جنتی وہ ہوگا جو صبح و شام دیدار الٰہی سے مشرف ہوگا۔ اس کے بعد آپؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربہا ناظرۃ (بہت سے چہرے اس روز اپنے پروردگار کے دیدار سے تروتازہ اور خوش و خرم ہوں گے) (احمد۔ ترمذی)

۱۷ وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا اَهْلُ الْجَنَّةِ فِيْ نَعِيْمِهِمْ اِذْ

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے جبکہ جنتی آرام و آسائش میں مشغول ہوں گے

سَطَعَ لَهُمْ نُوْرٌ فَرَفَعُوْا رُؤُسَهُمْ فَاِذَا الرَّبُّ قَدْ اَشْرَفَ عَلَيْهِمْ مِنْ فَوْقِهِمْ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ قَالَ وَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ قَالَ فَنَظَرَ اِلَيْهِمْ وَيَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ وَلَا يَلْتَفِتُوْنَ اِلٰى شَيْءٍ مِّنَ النَّعِيْمِ مَا دَامُوْا يَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ حَتّٰى يَحْتَجِبَ عَنْهُمْ وَيَبْقٰى نُوْرُهٗ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

ناگہاں ایک بڑی تیز روشنی نظر آئے گی۔ وہ اپنے سروں کو اٹھا کر اس روشنی کو دیکھیں گے تو اپنے پروردگار کو اپنے اوپر جلوہ گر پائیں گے۔ خداوند تعالیٰ جنتیوں سے فرمائے گا۔ جنتیو! تم پر سلامتی ہو۔ اور یہی معنی ہیں۔ خداوند تعالیٰ کے اس قول کے۔ سلامٌ قولا من رب رحیم۔ اس کے بعد رسولِ خدا صلعم نے فرمایا کہ پھر خداوند تعالیٰ جنتیوں کی طرف دیکھے گا اور جنتی خدا تعالیٰ کی طرف دیکھیں گے اور دیدار الٰہی میں اسقدر محو ہوں گے کہ جنت کی نعمتوں میں سے کسی چیز کی طرف متوجہ نہ ہوں گے اور خداوند تعالیٰ کو دیکھتے رہیں گے۔ یہاں تک کہ خداوند تعالیٰ ان کی نظروں سے مخفی ہوجائیگا اور صرف اسکا نور باقی رہ جائیگا۔ (ابن ماجہ)

Marfat.com

۱۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا جنت میں ایک کوڑے کے برابر جگہ دنیا اور جو کچھ دنیا کے اندر ہے سب سے بہتر ہے۔ (بخاری ومسلم)

۱۹ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا وَلَقَابُ قَوْسِ اَحَدِكُمْ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ اَوْ تَغْرُبُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت ابی ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جنت میں ایک درخت ہے اگر کوئی سوار اس کے سایہ میں سو برس تک چلتا رہے۔ تب بھی وہ سایہ ختم نہ کر سکے اور جنت میں تمہاری کمان کی برابر جگہ ان تمام چیزوں سے بہتر اور برتر ہے جن پر آفتاب طلوع وغروب ہوتا ہے۔ (بخاری ومسلم)

۲۰ عَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنَّةِ مِائَةُ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَالْفِرْدَوْسُ اَعْلَاهَا دَرَجَةً مِنْهَا تَفَجَّرُ اَنْهَارُ الْجَنَّةِ الْاَرْبَعَةُ وَمِنْ فَوْقِهَا يَكُوْنُ الْعَرْشُ فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْئَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَلَمْ اَجِدْهُ فِي الصَّحِيْحَيْنِ وَلَا فِيْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ۔

حضرت عبادہ بن صامتؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے جنت میں سو درجے ہیں ان میں سے ہر درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا کہ آسمان وزمین کے درمیان ہے۔ اور فردوس جنت کے تمام درجوں سے اعلیٰ و برتر ہے اور اسی فردوس سے جنت کی چاروں طرف نہریں نکلی ہیں (جو جنت کے تمام درجوں میں جاری ہیں۔) اور فردوس کے اوپر عرش الٰہی ہے۔ جب تم خدا سے جنت مانگو تو جنت الفردوس مانگو۔

۲۱ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوْقًا يَاْتُوْنَهَا كُلَّ جُمُعَةٍ فَتَهُبُّ رِيْحُ الشِّمَالِ فَتَحْثُوْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ وَثِيَابِهِمْ فَيَزْدَادُوْنَ حُسْنًا وَجَمَالًا فَيَرْجِعُوْنَ

حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا ہے جنت میں ایک بازار ہے جس میں ہر جمعہ کو جنتی جمع ہوں گے اور وہاں شمالی ہوا چلے گی جو جنتیوں کے منہ اور کپڑوں پر خوشبو ڈالے گی اور اس کے حسن وجمال میں زیادتی ہو جائے گی

Marfat.com

إِلَى أَهْلِيهِمْ وَقَدِ ازْدَادُوا حُسْنًا وَجَمَالًا فَيَقُولُ لَهُمْ أَهْلُوهُمْ وَاللّٰهِ لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا فَيَقُولُونَ وَأَنْتُمْ وَاللّٰهِ لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

پھر جب وہ زیادہ حسین وجمیل بن کر اپنی بیویوں کے پاس جائیں گے تو ان کی بیویاں کہیں گی قسم ہے خدا تعالےٰ کی ہم سے جدا ہو کر تم نے اپنے حسن وجمال کو بڑھا لیا۔ اس کے جواب میں وہ کہیں گے اور ہمارے بعد تمہارے حسن و جمال میں زیادتی ہوگی (مسلم)

۲۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَقْوَامٌ أَفْئِدَتُهُمْ مِثْلُ أَفْئِدَةِ الطَّيْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جنت میں ایک جماعت ایسے لوگوں کی داخل ہوگی جس کے دل پرندوں کے دل کے مانند ہوں گے یعنی نہایت نرم اور حسد وبغض سے خالی (مسلم)

۲۳ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقُولُونَ لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ فَيَقُولُ هَلْ رَضِيتُمْ فَيَقُولُونَ وَمَا لَنَا لَا نَرْضَى يَا رَبِّ وَقَدْ أَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ فَيَقُولُ أَلَا أُعْطِيكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَيَقُولُونَ يَا رَبِّ وَأَيُّ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ فَيَقُولُ أُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي فَلَا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت ابی سعیدؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ خدا تعالےٰ جنتیوں سے فرمائے گا اے جنتیو! وہ کہیں گے اے ہمارے پروردگار ہم حاضر ہیں، تیری خدمت میں موجود ہیں اور بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ خداوند تعالےٰ فرمائے گا کیا تم راضی اور خوش ہو؟ وہ کہیں گے۔ اے پروردگار ہم کیونکر راضی اور خوش نہ ہوں تو نے ہم کو اس قدر دیا ہے۔ کہ اپنی مخلوق میں سے کسی کو نہیں دیا۔ خداوند تعالیٰ فرمائے گا۔ کیا میں ان سب چیزوں سے بہتر ایک اور چیز تم کو عطا کروں۔؟ وہ کہیں گے اے پروردگار ان چیزوں سے بہتر اور کونسی چیز ہوگی۔ خداوند تعالیٰ

Marfat.com

فرمائے گا۔ میں تم کو اپنی خوشنودی عطا کروں گا اور اس کے بغیر پھر تم سے کبھی ناخوش نہ ہوں گا

(بخاری و مسلم)

۲۴ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِمَّ خُلِقَ الْخَلْقُ قَالَ مِنَ الْمَآءِ قُلْنَا الْجَنَّةُ مَا بِنَاءُهَا قَالَ لَبِنَةٌ مِنْ ذَهَبٍ لَبِنَةٌ مِنْ فِضَّةٍ وَمَلَاطُهَا الْمِسْكُ الْاَذْفَرُ وَحَصْبَاؤُهَا اللُّؤْلُؤُ وَالْیَاقُوْتُ وَتُرْبَتُهَا الزَّعْفَرَانُ مَنْ یَّدْخُلُهَا یَنْعَمُ وَلَا یَبْاٰسُ وَیَخْلُدُ وَلَا یَمُوْتُ وَلَا یَبْلٰی ثِیَابُهُمْ وَلَا یَفْنٰی شَبَابُهُمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ۔

حضرت ابی ہریرہؓ کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مخلوق کو کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے؟ فرمایا پانی سے پھر میں نے پوچھا جنت کی تعمیر کس چیز سے ہوئی ہے؟ ایک اینٹ سونے کی ایک چاندی کی اور اس تعمیر کا مصالحہ یا گارا نیز خوش بو مشک سے اور اس کی کنکریاں موتی اور یاقوت ہیں۔ اور مٹی اس کی زعفران ہے۔ جو اس میں داخل ہوگا۔ چین و آرام سے رہیگا فکر مند نہ ہوگا۔ ہمیشہ رہے گا مرے گا نہیں۔ اس کے کپڑے پرانے نہ ہوں گے اور اس کا شباب فنا نہ ہوگا۔

(احمد۔ ترمذی۔ دارمی)

۲۵ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَةٍ یَّدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ صُوْرَةُ وُجُوْهِهِمْ عَلٰی مِثْلِ ضَوْءِ الْقَمَرِ لَیْلَةَ الْبَدْرِ وَالزُّمْرَةُ الثَّانِیَةُ عَلٰی مِثْلِ اَحْسَنِ کَوْکَبٍ دُرِّیٍّ فِی السَّمَآءِ لِکُلِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ زَوْجَتَانِ عَلٰی کُلِّ زَوْجَةٍ سَبْعُوْنَ حُلَّةً یُّرٰی مُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَّرَآءِ حُلَلِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ

حضرت ابی سعیدؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے قیامت کے دن جنت کے اندر جو لوگ سب سے پہلے داخل ہوں گے ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی مانند ہوں گے۔ اور دوسری جماعت جو ان کے بعد داخل ہوگی ان کے چہرے آسمان کے سب سے زیادہ چمکنے والے ستارے کی مانند ہوں گے اور ہر جنتی کو دو بیویاں ملیں گی ہر بیوی کے جسم پر ستر جوڑے لباس کے ہوں گے اور ان کی پنڈلیوں کے اندر کا گودا نظر آتا ہوگا۔ (ترمذی)

Marfat.com

۲۶ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُعْطَى الْمُؤْمِنُ فِي الْجَنَّةِ قُوَّةَ كَذَا وَكَذَا مِنَ الْجِمَاعِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوَيُطِيْقُ ذٰلِكَ قَالَ يُعْطٰى قُوَّةَ مِائَةٍ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں نبی صلعم نے فرمایا ہے جنت میں مومن کو جماع کی اتنی قوت عطا کی جائے گی (یعنی مثلاً دس عورتوں سے جماع کرنے کے متعلق پوچھا گیا یا رسول اللہ صلعم! کیا مرد کو اتنی عورتوں سے جماع کرنے کی قوت ہوگی؟ فرمایا جب جب مرد کو سو مردوں کے برابر قوت عطا کی جائے گی۔ تو پھر وہ کیوں اتنی عورتوں سے جماع کی قوت نہ رکھ سکے گا۔ (ترمذی)

۲۷ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَوْ اَنَّ مَا يُقِلُّ ظُفْرٌ مِمَّا فِي الْجَنَّةِ بَدَا لَتَزَخْرَفَتْ لَهٗ مَا بَيْنَ خَوَافِقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَوْ اَنَّ رَاجُلًا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَ فَبَدَا اَسَاوِرُهٗ لَطَمَسَ ضَوْءُهٗ ضَوْءَ الشَّمْسِ كَمَا تَطْمِسُ الشَّمْسُ ضَوْءَ النُّجُوْمِ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت سعد بن وقاصؓ کہتے ہیں نبی صلعم نے فرمایا ہے اگر جنت کی چیزوں میں سے ناخن برابر کوئی چیز ظاہر ہو جائے تو آسمان و زمین کے تمام اطراف و جوانب اس سے زینت پا جائیں۔ اور اگر جنتیوں میں سے کوئی شخص جنت و دنیا کی طرف جھانک لے اور اس کے ہاتھوں کے کڑے نمایاں ہو جائیں تو ان کی چمک آفتاب کی روشنی کو ماند کر دے۔ جس طرح آفتاب ستاروں کی روشنی کو ماند کر دیتا ہے۔

(ترمذی)

۲۸ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَحَدَّثُ وَعِنْدَهٗ رَاجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ اَنَّ رَاجُلًا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اسْتَاْذَنَ رَبَّهٗ فِي الزَّرْعِ فَقَالَ لَهٗ اَلَسْتَ

حضرت ابی ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ کے پاس ایک دیہاتی شخص بیٹھا ہوا تھا۔ اور آپ یہ بیان فرما رہے تھے کہ جنتیوں میں سے ایک شخص اپنے پروردگار سے کھیتی کرنے کی اجازت طلب کرے گا

Marfat.com

فِيمَا شِئْتَ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنِّيْ أُحِبُّ
أَنْ أَزْرَعَ فَبَذَرَ الْأَرْضَ
فَنَبَتَ وَاسْتَوَاءُهُ وَاسْتِحْصَادُهُ
فَكَانَ أَمْثَالَ الْجِبَالِ فَيَقُوْلُ
اللّٰهُ تَعَالٰى دُوْنَكَ مَا بْنَ آدَمَ
فَإِنَّهُ لَا يُشْبِعُكَ شَيْءٌ فَقَالَ
الْأَعْرَابِيُّ وَاللّٰهِ لَا تَجِدُهُ إِلَّا
قُرَشِيًّا أَوْ أَنْصَارِيًّا فَإِنَّهُمْ
أَصْحَابُ زَرْعٍ وَأَمَّا نَحْنُ فَلَسْنَا
بِأَصْحَابِ زَرْعٍ فَضَحِكَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

خداوند تعالےٰ فرمائے گا کہ جس حال میں تو ہے کیا یہ کافی نہیں ہے۔ یعنی تیری ہر خواہش کو پورا کیا جاتا ہے۔ اور جس چیز کو تو چاہتا ہے وہ تجھ کو مل جاتی ہے۔ کیا یہ تیرے لئے کافی نہیں ہے جو کھیتی کی اجازت چاہتا ہے؟ وہ کہے گا ہاں۔ لیکن میں زراعت و کاشتکاری کو پسند کرتا ہوں چنانچہ اس کو اجازت دے دی جائے گی۔ وہ زمین میں بیج ڈالے گا۔ کہ پلک جھپکاتے سبزہ اگ آئے گا۔ بڑھ جائے گا اور کٹ جائے گا۔ اور پہاڑوں کے برابر انبار لگ جائیں گے۔ خداوند تعالےٰ اس سے فرمائے گا۔ آدم کے بیٹے! تیری خواہش پوری ہوگئی۔ تیری حرص کا پیٹ کوئی چیز نہیں بھرتی۔ حضور کا یہ ارشاد سن کر اس دیہاتی نے جو آپ کے قریب بیٹھا تھا عرض کیا خدا تعالیٰ کی قسم وہ شخص قریشی ہوگا یا انصاری اس لئے کہ یہی لوگ زراعت پیشہ ہیں۔ اور ہم، ہمارا پیشہ زراعت نہیں ہے اس دیہاتی کی یہ بات سنکر رسول اللہ ہنس پڑے۔ (بخاری)

Marfat.com

مسدس کامل از مسل حقانی

تصنیف و تالیف

پیر عزیز اللہ حقانی

ناشر محمد دار الکتب
سیالکوٹ ۳۰۲ بازار کراچی

Marfat.com